BUDGET 2026-27

BUDGET SPEECH BY SYED MURAD ALI SHAH CHIEF MINISTER SINDH

2026-27

Finance Department
Government of Sindh

شروع کرتا ہوں اللہ کے بابرکت نام سے

جناب اسپیکر،

یہ میرے لئے بہت عزت کی بات ہے کہ میں اس معزز ایوان کے سامنے سندھ کا مالی سال برائے2026-27 کا **3562.058**بلین روپے کا سالانہ ٹیکس فری بجٹ پیش کررہا ہوں۔ میں اس موقع پر باری تعالیٰ کابھی شکر گزار ہوں کہ اس کی ہم پر بے شمار رحمتیں ہیں کہ اس نے ہمیں سندھ کے عوام کی نمائندگی کرنے کا موقع دیا جنہوں نے صوبہ کی ترقی اور اس کے عوام کی زندگیوں اورآنے والی نسلوں کے لئے امید کا چراغ روشن کرنے اور سندھ کی ترقی کے لئے کام کرنے کے لئے پاکستان پیپلزپارٹی پر اپنے اعتماد کا اظہار کیا۔

عالمی، قومی اور معاشی تناظر ، شہری چیلنجز

جناب اسپیکر،

آج میں اس معزز ایوان کے سامنے ذمہ داری کے پورے احساس کے ساتھ کھڑا ہوں کہ کسی بھی صوبے کا بجٹ مروجہ ، قومی معیشت، عالمی جیوپولیٹیکل واقعات اور ناگہانی آفتوں کو سامنے رکھے بغیر نہیں بنایاجاسکتا۔ 2020ء سے 2026ء کے دوران ہمیں غیر معمولی چیلنجز کا سامنا کرنا پڑا جس میں کووڈ-19 کے بعد پیدا ہونے والے اثرات، ملک میں آنے والے تباہ کن سیلاب خاص طوپر سندھ میں عالمی سپلائی چین میں رکاوٹیں، بڑھتا ہوا افراطِ زر، توانائی بحران بشمول ایندھن کی بڑھتی قیمتیں اور دنیا کے مختلف خطوں میں بڑھتی ہوئی جیو پولیٹیکل کشیدگیاں/ تنازعات شامل ہیں۔ ان تمام واقعات کا خاطر خواہ اثر پبلک فنانس، معاشی نشوونما اور صوبے کے ترقیاتی ترجیحات/منصوبوں پر پڑا۔

جناب اسپیکر،

موجودہ مالی سال کی کارکردگی اور اگلے مالی سال کے بجٹ کی تفصیلات کا ذکر کرنے سے پہلے میں اس معزز ایوان کو ان معاشی چیلنجز کے بارے میں اورخاص طور پر صوبہ سندھ کو جن مسائل کا سامنا گزشتہ پانچ

برسوں یا ا س سے زائد عرصے سے کرنا پڑ رہا ہے کے بارے میں آگاہ کرنا چاہوں گا۔

جناب اسپیکر،

یہ بات یہاں قابل ذکر ہے کہ پاکستان کو غیر معمولی قومی، علاقائی اور عالمی سطح پر ہونے والے غیر معمولی معاشی حالات کا سامنا رہا۔ گزشتہ برسوں میں ہمارے وطنِ عزیز کو غیر معمولی سانحات کا سامنا رہا جس نے ہماری معیشت، اداروں اور لوگوں کے صبرکوآزمایا۔ کووڈ کی وباء نے ہماری معاشی نشوونما کو2020ء میں ایک فیصد سے لے کر 2 فیصد تک کم کیا۔ ورلڈ بینک کی اکنامک رپورٹ کے مطابق اس وباء نے گھریلو سرگرمیوں کو شدید نقصان پہنچایا۔ بڑے پیمانے پر نجی شعبے میں تقریباً 37 فیصد کٹوتی ہوئی اور مزدور طبقے کی آمدن میں 12 فیصد کمی دیکھنے میں آئی، جبکہ جی ڈی پی میں 85 فیصد سے زیادہ قرضوں میں اضافہ دیکھنے میں آیا۔ اس کے علاوہ خوراک کی افراطِ زر8.6 فیصد تک بڑھی۔ حکومت سندھ نے متاثرہ افراد کو صحت کی سہولیات فراہم کرنے کے لئے انتھک کوششیں کیں اور اپنے تمام وسائل بروئے کار لاتے ہوئے یہ کوشش کی کہ عوام پر بے روزگاری، افراطِ زر اور خوراک کی قلت کے اثرات کم سے کم ہوں۔

جناب اسپیکر،

یہ تباہی 2022ء کے سیلابوں کے ساتھ جاری رہی جس نے پاکستان اور خاص طور پر سندھ کی ماحولیاتی تبدیلی کی کمزوری کو عیاں کردیا جب کہ یہ بات بالکل واضح ہے کہ عالمی سطح پر گرین ہاؤس سے خارج ہونے والی گیس میں ہمارا حصہ ایک فیصد سے بھی کم ہے۔ سندھ میں تباہ کن سیلابوں نے بڑے پیمانے پر تباہی پھیلاتے ہوئے اس کے انفراسٹرکچر ، زراعت، مال مویشی اور سرکاری املاک کو نقصان پہنچایا جس نے سندھ کی معیشت پر تقریباً 100 ارب روپے کا اضافی بوجھ ڈالا اور تمام ترقیاتی منصوبوں کو ہلا کررکھ دیا۔اس تباہی نے نہ صرف ہزاروں افراد کو بے گھر کردیا بلکہ معیشت پر بڑا بھاری بوجھ ڈالا جس کے ریلیف ، بحالی اور دوبارہ تعمیرکے لئے بہت زیادہ وسائل کی ضرورت پڑی۔ بین الاقوامی اداروں کی جانب سے لگائے گئے تخمینوں کے مطابق پاکستان بھر میں 30 بلین یو ایس ڈالر سے بھی زائد کی تباہی دیکھنے میں آئی اور اس تباہی کا سب سے زیادہ سامنا سندھ نے کیا۔ ملک کا ایک تہائی حصہ زیرِ آب آگیا جس نے 33 ملین افراد کو متاثر کیا اور8 ملین افراد بے گھر ہوگئے۔ جی ڈی پی میں نقصان کا تخمینہ تقریباً 15.2 بلین یو ایس ڈالر لگایا گیا اور بحالی

کے کاموں کے لئے مجموعی طور پر 16.3 بلین یو ایس ڈالر کی ضرورت محسوس کی گئی۔ جن شعبوں کو زیادہ نقصان کا سامنا کرنا پڑا ان میں ہاؤسنگ کو 5.6 بلین یو ایس ڈالر ، زراعت ، خوراک، مال مویشی اور فشریز کے شعبوں کو 3.7 بلین یو ایس ڈالر اور ٹرانسپورٹ و مواصلات کو 3.3 بلین یو ایس ڈالر کے نقصان کا سامنا رہا۔ ٹرانسپورٹ اور مواصلات کے شعبے کی دوبارہ تعمیر اور بحالی کے لئے 5 بلین یو ایس ڈالر کی ضرورت تھی جب کہ زراعت ، خوراک، مال مویشی اور ماہی گیری کے لئے 4 بلین یو ایس ڈالر کی ضرورت تھی جبکہ مکانات کی تعمیر کے لئے 2.8 بلین یو ایس ڈالر کی ضرورت تھی۔ صوبہ سندھ نے تعمیرِ نو اور بحالی کے لئے 50 فیصد اخراجات خود برداشت کئے۔ کووڈ اور سیلابوں کے زمانے میں ملک میں سب سے زیادہ بوجھ کا سامنا سندھ کو کرناپڑا اور 2022ء میں غیر معمولی تباہی دیکھنے میں آئی جس کے نتیجے میں 1000افراد جاں بحق اور تقریباً 8 ہزار افراد زخمی ہوئے اور مکانات، ٹرانسپورٹ، زراعت ، آبپاشی اور موصلات کے انفراسٹرکچربُری طرح متاثر ہوئے۔ ضلعی انتظامیہ ، ورلڈ بینک، یواین ڈی پی، یورپی یونین اور دیگر کی جانب سے لگائے جانے والے تخمینے یہ بتاتے ہیں کہ ان سیلابوں کی وجہ سے 4.4 ملین ایکڑ کی زرعی زمین، آبپاشی اور سیلاب سے بچانے والے نظام تباہ ہوئے۔ 117.3 ملین یو ایس ڈالر کی قیمت کے تقریباً 436435مال مویشی ہلاک ہوگئے اور تقریباً 60 فیصد سڑکوں کا نیٹ ورک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوگیا۔ مزید براں مجموعی طورپر 2.36 ملین مکانات تباہ ہوئے جس سے 12.36 ملین لوگ متاثر ہوئے جن میں سے 650272 جزوی طور پر اور 1.44 ملین مکمل طور پر تباہ ہوئے، جبکہ 2548 سرکاری عمارتیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوئیں، جو قومی اعداد و شمار کا تقریباً 83 فیصد ہیں۔ سندھ میں صرف مکانات کے شعبے میں 5.5 بلین یو ایس ڈالر کا نقصان دیکھنے میں آیا۔ جس کے نتیجے میں حکومتِ سندھ کو اپنے ترقیاتی منصوبوں پر نظر ثانی کرنی پڑی اور دستیاب وسائل کو بحالی کی سرگرمیوں کے لئے بروئے کار لانا پڑا۔حکومت سندھ نے ورلڈ بینک کے ساتھ پانچ منصوبوں کی سرمایہ کاری کے لئے 1.69 بلین یو ایس ڈالر کے لئے مذاکرات کیے اور سندھ کے سیلاب زدہ علاقوں کے لوگوں کے لئے ایشیائی ترقیاتی بینک سے 200 ملین یو ایس ڈالر کا تعاون حاصل کیا۔

جناب اسپیکر،

سال 2025 میں پاکستان کی سیکیورٹی، معیشت اور ترقی کے ایجنڈے کو علاقائی کشیدگی کے نتیجے میں سخت چیلنجز کاسامنا کرنا پڑا۔ اپنی خود مختاری کی خلاف ورزی اور فوجی جارحیت کے جواب میں پاکستان کی مسلح افواج نے آپریشن بنیان المرصوص کی صورت میں بھرپور جواب دیا۔اس کارروائی نے قوم کے اتحاد، ہمت اور باوقار امن کے لیے اس کے عزم کی عکاسی کی۔ کشیدگی کے اس اضافے نے معیشت پر اضافی دباؤ ڈالا اور قیمتی وسائل کا رخ سیکیورٹی اور ہنگامی حالات سے نمٹنے کی تیاریوں کی طرف موڑ دیا۔ اس آزمائشی دور میں پاکستان کے عوام اپنے اداروں کے پیچھے مضبوطی سے کھڑے رہے۔ اس کے معاشی اثرات کے نتیجے میں پاکستان اور شمالی بھارت کے کچھ حصوں پر فضائی حدود بند ہوئیں، سندھ طاس معاہدے کی مختصر معطلی عمل میں آئی اور بعض تجارت و پورٹ (بندرگاہ) کی سہولیات کی عارضی بندش کی وجہ سے سپلائی چین میں رکاوٹیں پیدا ہوئیں۔ اس صورتحال نے قومی بجٹ اور دفاعی اخراجات پر اضافی بوجھ ڈالا۔

جناب اسپیکر،

جغرافیائی و سیاسی تناؤ، عالمی مالیاتی منڈیوں میں سخت حالات اور بین الاقوامی سرمایہ کاری منڈیوں میں سود کی بڑھتی ہوئی شرح نے ان دباؤ کو مزید بڑھا دیا۔ اس کا نتیجہ ایک زیادہ غیر یقینی، بکھرے ہوئے اور مہنگے عالمی معاشی ماحول کی شکل میں نکلا جو پاکستان جیسے درآمدات پر منحصر ترقی پذیر ملک کے لیے خاص طور پر بڑا چیلنج ہے۔ پاکستان تیل کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ اور بیرونی معاشی جھٹکوں کے سامنے اب بھی کمزور ہے جو افراطِ زر (مہنگائی)، غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر اور مالیاتی انتظام پر دباؤ ڈالتے ہیں۔ پاکستان اپنا تقریباً 80 فیصد تیل درآمد کرتا ہے جو کہ بنیادی طور پر خلیجی ممالک سے آتا ہے۔ اس تنازع نے بحری تجارتی راستوں کو متاثر کیا ہے جبکہ توانائی کی قیمتوں کو آسمان پر پہنچا دیا ہے جس سے ماہانہ درآمدی بل میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ پٹرولیم اور مال برداری (فریٹ) کے اخراجات میں اس اچانک اضافے نے ٹرانسپورٹیشن، بجلی کی پیداوار اور صنعتی پیداواری لاگت کو شدید متاثر کیا ہے۔اس کا براہِ راست نتیجہ عام گھرانوں کے لیے قیمتوں میں اضافے کی صورت میں نکلتا ہے۔ اس سے بھی اہم بات یہ ہے کہ یہ بندش ایسے وقت عمل میں آئی ہے جب حکومت پہلے ہی سے کووڈ (Covid)، روس-یوکرین توانائی بحران اور امریکی ٹیرف نظام کے اثرات کا سامنا کر رہی تھی۔ پاکستان اس معاشی جھٹکے کے سامنے ساختی طور پر سب سے زیادہ کمزور

ممالک میں شامل ہے۔ پٹرولیم مصنوعات ملک کی مجموعی درآمدات کا ایک بڑا حصہ ہیں اور معیشت میں تیل کی 80 فیصد سے زائد ضروریات درآمدات کے ذریعے پوری کی جاتی ہیں۔ نتیجے کے طور پرحکومت میکرو اکنامک (کلّی معاشی) جھٹکے کو سنبھالنے کے لیے پٹرولیم کی قیمتوں میں بڑے پیمانے پر ردوبدل کرنے پر مجبور ہوئی۔ اس کے گھریلو اثرات دو لہروں کی صورت میں آئے۔ حکومت نے پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں نمایاں اضافہ کیا۔ تاہم عام آدمی کو ریلیف دینے اور توازن برقرار رکھنے کے لیے وفاقی اور صوبائی حکومتوں نے سبسڈیز (امدادی رقم) کی مد میں 100 بلین روپے سے زائد خرچ کیے۔

پاکستان نے اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے فعال انداز میں کام کیا۔ یہ کوششیں تصادم کے بجائے مذاکرات اور تنازع کے بجائے سفارت کاری کے لیے پاکستان کے دیرینہ عزم کی عکاسی کرتی ہیں۔ ان اقدامات کے ذریعے حاصل ہونے والی پیش رفت نے بین الاقوامی برادری میں پاکستان کے وقار کو بڑھایا ہے اور خطے میں امن، استحکام اور تعاون کے لیے ایک قوت کے طور پر اس کے کردار کو نمایاں کیا ہے۔ سندھ کے عوام صدر آصف علی زرداری اور چیئرمین بلاول بھٹو زرداری کی بصیرت افروز قیادت میں تناؤ کے پرامن حل کی حوصلہ افزائی کرنے اور باہمی افہام و تفہیم، علاقائی سلامتی اور عالمی استحکام کے لیے سازگار ماحول پیدا کرنے میں پاکستان پیپلز پارٹی کے کردار پر فخر محسوس کر سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر،

ان کٹھن چیلنجوں کے باوجود پاکستان کے عوام نے غیر معمولی ہمت اور استقلال کا مظاہرہ کیا ہے۔ یہ ہماری اجتماعی ذمہ داری ہے کہ ہم بہترین طرزِ حکمرانی، دانشمندانہ مالیاتی انتظام اور اپنے عوام پر سرمایہ کاری کے ذریعے ملک کی معاشی بنیادوں کو مضبوط بنائیں۔ سندھ کو اپنے ان کسانوں پر فخر ہے جنہوں نے اپنے روزگار کو دوبارہ بحال کیا، ہمارے مزدوروں پر ناز ہے جنہوں نے مشکل ترین حالات میں بھی معاشی سرگرمیوں کو جاری رکھا اور اپنے اداروں پر مان ہے جنہوں نے بنیادی عوامی خدمات کی فراہمی کا سلسلہ برقرار رکھا۔ اس عرصے کے دوران حکومتِ سندھ نے استحکام کے لیے ٹھوس اقدامات کیے، وفاقی حکومت کی مدد کے لیے بین الاقوامی مالیاتی اداروں کے ساتھ روابط استوار کیے تاکہ آئی ایم ایف (IMF) سے 7 بلین امریکی ڈالر کا ایکسٹینڈڈ فنڈ فیسیلٹی (EFF) پروگرام حاصل کیا جا سکے، توانائی کی قیمتوں اور مالیاتی پالیسیوں میں ضروری ردوبدل کیا اور خلیجی ممالک، چین اور دیگر تجارتی

شراکت داروں سے سرمایہ کاری کے وعدے حاصل کر کے بیرونی اعتماد کو بحال کرنے کی کوشش کی۔

اس نازک موڑ پرپاکستان پیپلز پارٹی اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ بھارت کے ساتھ مسلسل کشیدگی، افغان سرحد پر سیکیورٹی کی بگڑتی ہوئی صورتحال اور ملک کے اندر جاری عسکریت پسندی کے پیشِ نظر پاکستان کو اپنی عسکری تیاریوں کو برقرار رکھنا ہے۔ چنانچہ وسیع تر قومی مفاد میں پاکستان پیپلز پارٹی وفاقی حکومت کی جانب سے مالی سال 2026-27 کے لیے دفاعی خدمات کے لیے تجویز کردہ مختص فنڈز کی توثیق کرتی ہے۔ ایک ایسے وقت میں جب علاقائی ماحول تیزی سے کٹھن ہوتا جارہا ہے یہ اضافہ دفاع اور سیکیورٹی کو دی جانے والی مسلسل ترجیح کی عکاسی کرتا ہے ۔اس تجویز کردہ اضافے کا مقصد اسلحہ، گولہ بارود، فوجی سازوسامان اور اس سے متعلقہ دیگر خریداریوں کے لیے فنڈز فراہم کرنا ہے۔

جناب اسپیکر،

یہ اقدامات اکثر تکلیف دہ ہوتے ہیں لیکن یہ اس حقیقت کی عکاسی کرتے ہیں کہ پائیدار ترقی کے لیے مضبوط دفاع کے ساتھ ساتھ میکرو اکنامک (کلّی معاشی) استحکام پہلی بنیادی شرط ہے۔ ہمت اور لچک کے اسی جذبے سے رہنمائی لیتے ہوئے پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت قومی سلامتی کے تقاضوں کو پورا کرنے، معاشی استحکام کو بحال کرنے، مالیاتی ڈسپلن کو مضبوط بنانے، ترقیاتی کاموں کو تیز کرنے اور معاشرے کے کمزور ترین طبقات کے تحفظ کے لیے پرعزم ہے۔

جناب اسپیکر،

سندھ کے لیے سبق بالکل واضح ہے۔ ایک ایسا صوبہ جس کی شہری معیشت وسیع ہے، جہاں بڑی بندرگاہیں، صنعتی سرگرمیاں اور اہم زرعی پیداوار موجود ہے، وہ عالمی سطح پر ہونے والے کسی بھی اُتار چڑھاؤ سے شدید متاثر ہو سکتا ہے۔ ہم ایک وسیع اور زیادہ ڈیجیٹائزڈ ریونیو بیس (آمدنی کے ذرائع)، بہتر ٹیکس انتظامیہ، ڈیٹا انٹیگریشن، توانائی کی بچت، قابلِ تجدید توانائی، ٹرانسپورٹ، پانی، سیلاب سے بچاؤ کی صلاحیت میں سرمایہ کاری، برآمدات پر مبنی صنعت، لاجسٹکس، ٹیکنالوجی ، ویلیو ایڈڈ زراعت کے لیے مدد،

ضرورت مند خاندانوں کے لیے ٹارگیٹڈ سماجی تحفظ اور عوامی مالیات کے ایسے شفاف انتظام کے ذریعے صوبائی معاشی لچک کو مضبوط بنانے کے طریقہ کار تیار کر رہے ہیں جو مالیاتی ڈسپلن کو برقرار رکھتے ہوئے ترقیاتی ترجیحات کا تحفظ کر سکے۔

پاکستان پیپلز پارٹی نے شہید ذوالفقار علی بھٹو اور شہید محترمہ بینظیر بھٹو کے وژن سے رہنمائی لیتے ہوئے عوام کی امیدوں پر پورا اترنے کے لیے ہمیشہ مسلسل جدوجہد کی ہے۔ پارٹی، اس کی قیادت اور 2008 سے 2026 تک ہماری کارکردگی پر عوام کے دائمی اعتماد اور غیر متزلزل حمایت نے ہمیں اس قابل بنایا ہے کہ ہم صوبائی وسائل کی ترقی کے ذریعے اعلیٰ معیار اور شمولیت پر مبنی نمو کو فروغ دے کر اپنے وژن کو حقیقت کا روپ دے سکیں۔ گلگت بلتستان کے حالیہ عام انتخابات میں ہماری شاندار اور بھاری اکثریت سے کامیابی اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ پاکستان کے عوام ہماری بصیرت افروز قیادت پر بھروسہ کرتے ہیں۔ میں اس معزز ایوان کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ پاکستان پیپلز پارٹی نے موجودہ مالی سال میں بٹ خیلہ، مالاکنڈ میں 999.5 ملین (تقریباً 1 ارب) روپے کی لاگت سے 'ویمن ٹیکنیکل اینڈ ووکیشنل ایجوکیشن اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ' (خواتین کے لیے تکنیکی و پیشہ ورانہ تعلیم اور تربیتی ادارے) کے قیام کا ایک منصوبہ شروع کیا ہے۔ اس کے علاوہ، بلوچستان میں صحبت پور اور جعفرآباد (سابقہ نصیرآباد) کے اضلاع میں سیلاب سے متاثرہ 4,500 گھروں کی دوبارہ تعمیر کے لیے 2 بلین روپے مختص کیے گئے ہیں۔ انشا اللہ یہ تمام گھر مئی 2027 تک مکمل کر لیے جائیں گے جو یکجہتی اور عوام دوست بحالی کے وسیع تر قومی جذبے کی عکاسی کرتا ہے۔

جناب اسپیکر،

تقریباً دو دہائیاں قبل جب پاکستان پیپلز پارٹی نے اقتدار سنبھالا ہے، سندھ کا معاشی منظرنامہ استحکام، مالیاتی نظم و ضبط، مسلسل ترقی اور نمو کے ساتھ ساتھ عوامی سرمایہ کاری کے ایک مضبوط پورٹ فولیو کو برقرار رکھنے کے حوالے سے نمایاں رہا ہے۔ یہ ان شعوری فیصلوں کا نتیجہ ہے جو ہم نے بڑھتی ہوئی غیر یقینی صورتحال اور عالمی جنگوں کے دور میں بھی کیے، جن کے باعث عالمی معاشی نظام درہم برہم ہوا اور افراطِ زر (مہنگائی) کے دباؤ نے صوبے کے ہر طبقے کو بری طرح متاثر کیا۔ ہماری حکومت نےصدر آصف علی زرداری کی رہنمائی اور چیئرمین بلاول بھٹو زرداری کی متحرک قیادت

میں ہمیشہ واضح اور مستقل مزاجی کے ساتھ الجھن کے بجائے عمل کو، لفاظی کے بجائے اصلاحات کو اور پاپولزم (عوام پسندی کے کھوکھلے نعروں) کے بجائے حقیقی عوام کو چنا ہے۔ لہٰذا جو بجٹ آج میں پیش کر رہا ہوں وہ ان چیلنجوں کے واضح ادراک اور مشکلات کو مواقع میں بدلنے کے غیر متزلزل عزم کے ساتھ تیار کیا گیا ہے۔

مالی سال 2025-26 میں کیے گئے وعدوں پر پیش رفت

جناب اسپیکر،

اگلے مالی سال 2026-27 کے لیے ترجیحات اور تجاویز کا خاکہ پیش کرنے سے پہلے، میں معزز اراکین سے گزارش کروں گا کہ وہ گزشتہ سال کی تقریر میں کیے گئے وعدوں کے مقابلے میں موجودہ مالی سال کے دوران حاصل ہونے والی پیش رفت پر ایک سرسری نظر ڈالیں۔

عوام کے لیے ہاؤسنگ اورشیلٹر

جناب اسپیکر،

ایک محفوظ گھر محض سر چھپانے کی چھت کا نام نہیں ہوتا۔ یہ انسان کو وقار، تحفظ اور بہتر مستقبل کی امید فراہم کرتا ہے۔ ہماری حکومت سندھ بھر میں کم آمدنی والے اور ضرورت مند خاندانوں کے لیے رہائش تک رسائی بڑھانے اور ان کے حالاتِ زندگی کو بہتر بنانے کے لیے پرعزم رہی ہے۔

لاکھوں شہریوں کو متاثر کرنے والے تباہ کن سیلاب کے بعد سندھ نے دنیا کے سب سے بڑے سیلاب کے بعد کے ہاؤسنگ ریکنسٹرکشن (گھروں کی دوبارہ تعمیر کے) پروگراموں میں سے ایک پر عمل درآمد جاری رکھا۔ سندھ پیپلز ہاؤسنگ فار فلڈ افیکٹیز پروگرام (SPHFAP) کے ذریعے سیلاب سے متاثرہ اضلاع میں گھروں کی تعمیر نو کا کام آگے بڑھا جس نے ہزاروں خاندانوں کو وقار اور ہمت کے ساتھ اپنی زندگیوں کو نئے سرے سے شروع کرنے کے قابل بنایا۔

جناب اسپیکر،

یہ ہماری حکومت کے لیے انتہائی فخر اور اطمینان کی بات ہے کہ 'سندھ پیپلز ہاؤسنگ پروجیکٹ' صوبے کے سیلاب زدہ اور پسماندہ خاندانوں کو باوقار پناہ گاہیں فراہم کرنے کے حوالے سے ایک تاریخی اقدام بن کر ابھرا ہے۔ ہمیں یہ بتاتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے کہ یہ انقلابی منصوبہ ہمارے عوام کی فلاح و بہبود کے لیے ہمارے غیر متزلزل عزم کی عکاسی کرتا ہے اور زندگیوں کی

دوبارہ تعمیر، امیدوں کی بحالی، اور ہر مستحق خاندان کے لیے ایک محفوظ گھر تک رسائی کو یقینی بنانے کے ہمارے پختہ ارادے کا ثبوت ہے۔سندھ پیپلز ہاؤسنگ پروجیکٹ محض ایک ہاؤسنگ اسکیم نہیں ہے یہ ہمت، ہمدردی اور شمولیت پر مبنی ترقی کے لیے حکومت کے لگن کی علامت ہے۔ اب یہ ثبت قدمی، جدت طرازی اور عوام دوست بحالی کی ایک عالمی مثال بن چکا ہے۔ یہ اعتراف چیئرمین بلاول بھٹو زرداری کی بصیرت افروز قیادت کی بدولت ممکن ہوا ہےجن کے عزم نے اسے حقیقت کا روپ دیاہر سال اس بجٹ تقریرمیں ، میں اس اقدام کو اس معزز ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں تاکہ اس کے گہرے ہوتے ہوئے اثرات، اس کے بڑھتے ہوئے دائرہ کار اور ہمارے عوام کی زندگیوں میں آنے والی واضح تبدیلی کو اجاگر کیا جا سکے۔

یہ منصوبہ صوبے کی اس صلاحیت پر سرمایہ کاروں اور عطیہ دہندگان کے اعتماد کی علامت ہے جس کے تحت وہ بڑے پیمانے پر ایسے اقدامات کو مؤثر طریقے سے نافذ کر سکتا ہے جو عوام کو براہ راست اور واضح فوائد پہنچاتے ہیں۔ اسی لیے فروری 2023 میں شروع کیے جانے والے اس منصوبے نے (جو کہ سیلاب کے بعد کا سب سے تیزی سے نافذ ہونے والا ہاؤسنگ پروگرام ہے) اب تک 1.675 بلین یو ایس ڈالر کی غیر ملکی فنڈنگ حاصل کی ہے۔آج 2026 میں جب میں یہاں کھڑا ہوں 1.6 ملین (16 لاکھ) سے زائد گھروں کی تعمیر کا مرحلہ شروع ہو چکا ہے، جن میں سے 1.0 ملین (10 لاکھ) گھر مکمل طور پر تعمیر کیے جا چکے ہیں اور صرف خیرپور میں ہی 200,000 (دو لاکھ) گھر شامل ہیں۔ یہ کامیابی دستیاب فنڈز کا 94 فیصد حصہ استعمال میں لا کر حاصل کی گئی ہے۔ ان فنڈز نے براہِ راست ضلع کی معیشت کو مضبوط کیا، مقامی بازاروں اور مقا می لو گوں میں سرمائے کی گردش کو یقینی بنایا اور مستفید ہونے والوں کو براہِ راست رقم کی منتقلی کے دور رس اور مثبت اثرات کو ظاہر کیا۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ جہاں یہ سرمایہ کاری نہ صرف گھروں کی تعمیر میں مددگار ثابت ہو رہی ہے بلکہ وہاں بڑے پیمانے پر معاشی سرگرمیوں اور روزگار کے مواقع بھی پیدا کر رہی ہے۔

جناب اسپیکر،

مذکورہ بالا کے علاوہ ہمیں سندھ میں ورلڈ بینک (عالمی بینک) کے صدر اجے بنگا کی میزبانی کا اعزاز بھی حاصل ہوا، جہاں انہوں نے لاڑکانہ کے سیلاب متاثرہ گاؤں بھاول جھٹ کا دورہ کیا۔ انہوں نے اس تبدیلی کا خود اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا اور اسے دنیا کی سب سے بڑی کمیونٹی کی زیرِ قیادت

بحالی کی کوششوں میں سے ایک قرار دیتے ہوئے سراہا، جہاں خاندان اپنے گھر خود تعمیر کر رہے ہیں، آمدنی مقامی برادریوں کے اندر ہی رہ رہی ہے اور یہ اقدام مقامی بازاروں کو نئی زندگی بخشنے کے ساتھ ساتھ مستقل روزگار بھی پیدا کر رہا ہے۔جب ہم نے اس پروگرام کے تحت گھروں کی تعمیر کا آغاز کیا تھا، تو ہم سے ان علاقوں میں جہاں گھر بن رہے ہیں، (WASH) اور اس سے منسلک انفراسٹرکچر کے بارے میں پوچھا گیا تھا۔ اس وقت ہماری اولین ترجیح ہاؤسنگ (رہائش) تھی کیونکہ مستقبل کی بارشوں یا کسی بھی قدرتی آفت کے پیشِ نظر لوگوں کے پاس سب سے پہلے محفوظ پناہ گاہ اور تحفظ ہونا ضروری تھا۔ تاہم اس منصوبے کے تحت ہم نے واش (WASH) اور بستیوں کے انفراسٹرکچر کی بہتری پر بیک وقت کام شروع کر دیا ہے۔ (WASH) اقدام کے پہلے مرحلے میں 214 ملین امریکی ڈالر کی فنڈنگ سے تقریباً 1,800 دیہاتوں اور 215,000 خاندانوں کو پانی، صفائی ستھرائی اور حفظانِ صحت کی ضروری سہولیات تک رسائی فراہم کی جائے گی جس سے یہ یقینی بنایا جائے گا کہ دس لاکھ سے زائد لوگوں کو پینے کا صاف پانی، صفائی ستھرائی کا بہتر نظام اور حفظانِ صحت کا انفراسٹرکچر میسر آئے۔مزید برآں، UNIDOکے اشتراک اور یورپی یونین کے مالی تعاون سے چلنے والے PAIDAR پروگرام کے ذریعے (SPHF) پانچ اضلاع (ٹھٹہ، بدین، سجاول، تھرپارکر اور لاڑکانہ کے 22,970 گھرانے /خاندانوں کے لیے 'کلائمیٹ ریزیلیینٹ سیٹلمنٹ ڈویلپمنٹ پلانز' (CRSDPs - ماحولیاتی تبدیلیوں کے خلاف مستحکم بستیوں کی ترقی کے منصوبے) پر عمل درآمد کر رہا ہے، جس میں تقریباً 22,970 خاندان شامل ہیں۔ اس ماڈل کو بعد میں 40,000 بستیوں تک بڑھایا جائے گا۔

فروری 2026 میں، ایس پی ایچ ایف (SPHF) نے کراچی میں 'ایشیا پسفک شیلٹر اینڈ سیٹلمنٹس فورم 2026 کا انعقاد کیا جو 2018 میں اس فورم کے آغاز سے لے کر اب تک کی تاریخ کا سب سے بڑا اجتماع تھا۔ اس تقریب میں 77 ممالک کے 100 سے زائد بین الاقوامی مندوبین کے ساتھ ساتھ 1,000 سے زائد ملکی شخصیات نے شرکت کی جو عالمی فلاحی اور ترقیاتی برادری کے مختلف شعبوں کی نمائندگی کر رہے تھے۔ وفود نے ٹھٹہ، جامشورو اور حیدرآباد میں پروجیکٹ سائٹس کا دورہ بھی کیا جہاں انہوں نے سیلاب سے متاثرہ بستیوں کی زندگیوں پر اس اقدام کے وسیع پیمانے، شفافیت اور انقلابی اثرات کا خود مشاہدہ کیا۔ عالمی سطح پر ملنے والی اس پذیرائی اور زمین پر موجود عملی نتائج کے اس ملاپ نے نہ صرف پاکستان کے ترقیاتی بیانیے کو مضبوط کیا ہے

بلکہ سندھ کو ماحولیاتی شخصیات اور عوام دوست تعمیرِ نو میں ایک قائد کے طور پر دوبارہ لا کھڑا کیا ہے جوکہ ناصرف خطے بلکہ پوری دنیا کے لیے ایک نئی مثال قائم کر رہا ہے۔

پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے ذریعے ترقی کا فروغ

جناب اسپیکر،

حکومتِ سندھ انفراسٹرکچر کی ترقی اور عوامی خدمات کی فراہمی کے لیے ایک جدید ہتھیار کے طور پر پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ (PPP) کو بروئے کار لانے میں ملک بھر میں بدستور سب سے آگے ہے۔ ایک مضبوط قانونی اور ادارہ جاتی فریم ورک کے ذریعے، سندھ نے تزویراتی اہمیت کے حامل منصوبوں کے لیے نجی شعبے کی شرکت کو راغب کرنے میں خود کو قومی سطح پر ایک رہنما کے طور پر قائم کیا ہے۔

مالی سال 2025-26 کے دوران، صوبائی پی پی پی (PPP) پورٹ فولیو بڑھ کر تقریباً 625 بلین روپے تک پہنچ گیا، جو اس خطے میں سب سے بڑے Sub-National پی پی پی پروگراموں میں سے ایک بناتا ہے۔ تقریباً 190 بلین روپے مالیت کے منصوبے اس وقت زیرِ تعمیر ہیں، جبکہ 365 بلین روپے سے زائد کے منصوبے خریداری (procurement)، ٹرانزیکشن ایڈوائزری، اور سرمایہ کاری کے حصول کے مراحل میں ہیں۔ اس سال کے دوران ایک بڑا سنگِ میل 'شاہراہِ بھٹو ایکسپریس وے' کو فعال کرنا تھا، جو سندھ میں شہری ٹرانسپورٹ کے انفراسٹرکچر کے سب سے بڑے منصوبوں میں سے ایک ہے۔

اس کے علاوہ 'ماربل سٹی پروجیکٹ' پر بھی نمایاں پیش رفت حاصل کی گئی ہے، جو کہ صنعتی ترقی، سرمایہ کاری اور روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لیے 300 ایکڑ پر محیط ایک انڈسٹریل اسٹیٹ (صنعتی زون) کے طور پر تیار کیا جا رہا ہے۔ یہ منصوبہ اب تک 20 ملین (2 کروڑ) امریکی ڈالر کی لاگت سے عملی جامہ پہنانے کے مراحل میں نمایاں پیش رفت حاصل کر چکا ہے، اور توقع ہے کہ یہ صوبے میں صنعتی ترقی کے لیے ایک محرک ثابت ہوگا۔

مالی سال 2025-26 کے دوران، سندھ نے انفراسٹرکچر کی ترقی، نجی سرمایہ کاری اور عوامی خدمات کی بہتر فراہمی کے لیے ایک اہم پلیٹ فارم کے طور پر 50 بلین روپے کی مختص رقم کے ساتھ اپنے پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ (PPP) پروگرام کو مضبوط بنانا جاری رکھا۔ ہم نے موجودہ مالی سال کے دوران بڑی کامیابیاں حاصل کرنے کے لیے 30 بلین روپے خرچ کیے:

- 04 بڑے پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ منصوبوں کا تجارتی بنیادوں پر کام کا آغاز۔
- ای ایم او ماڈل کے تحت 19 اپ گریڈ شدہ گرلز اسکولز مکمل طور پر فعال ہو چکے ہیں۔
- 500 الیکٹرک بسوں کے منصوبے کو (Investor Solicitation) ذریعے آگے بڑھایا گیا ہے۔
- یلو لائن بی آر ٹی (BRT) پروجیکٹ اسٹرکچر کے تحت 256 الیکٹرک بسوں کے منصوبے پر پیش رفت ۔

جناب اسپیکر،

سندھ کے پی پی پی (PPP) فریم ورک کو بین الاقوامی سطح پر بھی پذیرائی ملی ہے، جس میں ہمارے چار منصوبوں کو اقوامِ متحدہ کے اقتصادی کمیشن برائے یورپ (UNECE) کے پی پی پی فورم 2026Compendium میں شامل کرنے کے لیے منتخب کیا گیا ہےیو این ای سی ای (UNECE) کا بنیادی مقصد اپنے رکن ممالک کے درمیان معاشی انضمام، تعاون اور پائیدار ترقی کو فروغ دینا ہے۔ اس کے علاوہ، جنگلات کے ذریعے کاربن کے خاتمے (Carbon Removal) سے متعلق 115ملین یو ایس ڈالر مالیت کے پی پی پی (PPP) منصوبوں نے 'پی پی پی ڈیل آف دی ایئر (ساؤتھ ایشیا) ایوارڈ 2026' حاصل کیا ہے۔ پی پی پی پورٹ فولیو 88,022 ہیکٹر اراضی پر محیط بڑے پیمانے پر ایکو سسٹم کی بحالی کے اقدام کے ذریعے ابھرتے ہوئے شعبوں میں مسلسل پھیل رہا ہے۔ 'نبیسر واجِہار واٹر ورکس پروجیکٹ' نے تھر میں 1,650 میگاواٹ بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت کے حامل انفراسٹرکچر کو مضبوط کیا ہے۔

مزید برآں سرمایہ کاری کے ماحول کو مزید سازگار بنانے کے لیے، حکومت نے سندھ پی پی پی ایکٹ 2010 اور سندھ پبلک پروکیورمنٹ رولز 2010 میں ترامیم کے ذریعے گورنمنٹ ٹو گورنمنٹ (حکومتوں کے درمیان) شراکت داری، بین الاقوامی ثالثی (آربٹریشن) اور غیر منقولہ تجاویز (Unsolicited Proposals) سے متعلق اہم اصلاحات متعارف کروائی ہیں، جس سے سرمایہ کاروں کے اعتماد کو تقویت ملی ہے اور سندھ بھر میں مستقبل کے انفراسٹرکچر میں سرمایہ کاری کو مدد ملی ہے۔

مالی سال 2025-26 میں مکمل/شروع کیے گئے پی پی پی منصوبے (Commissioned PPP Projects)

اب میں موجودہ مالی سال کے دوران شروع کیے گئے کچھ پی پی پی (PPP) منصوبوں پر تفصیلی روشنی ڈالنا چاہوں گا۔

'شاہراہِ بھٹو ایکسپریس وے' منصوبے میں قیوم آباد سے قائد آباد تک کا 15 کلومیٹر کا پہلا حصہ مکمل کر کے جون 2025 میں عوام کے لیے کھول دیا گیا تھا۔ روزانہ 22,000 سے زیادہ گاڑیاں اس حصے کو استعمال کرتی ہیں، جبکہ مئی 2026 سے عوامی استعمال کے لیے پورے 39 کلومیٹر کے راستے کو فعال کر دیے جانے سے شاہراہِ فیصل کا ایک متبادل اور (Controlled Access) راہداری میسر آئے گی، جس سے کراچی-حیدرآباد موٹروے (M-9) کے ساتھ رابطہ بہتر ہو جائے گا۔

'نبیسر واجِہار واٹر ورکس پروجیکٹ' نے اکتوبر 2025 میں اپنے تجارتی کام کا آغاز کر دیا ہے۔ یہ منصوبہ تھر بلاک-ون (Thar Block-I) میں آئی پی پیز (IPPs) کو 60.7 کلومیٹر طویل پائپ لائن کے ذریعے 45 کیوسک پانی فراہم کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے، جو 1,650 میگاواٹ کی بلاتعطل بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت کو برقرار رکھنے اور سندھ کے توانائی کے شعبے کے لیے اہم انفراسٹرکچر کو مضبوط بنانے میں مددگار ثابت ہو رہا ہے۔

'جاپان انٹرنیشنل کوآپریشن ایجنسی' (JICA) نے 12 اضلاع میں لڑکیوں کے 54 پرائمری اسکولوں کو ایلیمنٹری/مڈل اسکولوں میں اپ گریڈ کرنے میں حکومتِ سندھ کی مدد کی ہے، جس کے تحت نئی اسکول کی عمارتیں، سولر پاور، صاف پانی کے ذرائع، فرنیچر اور فلٹریشن سسٹم جیسی ضروری سہولیات فراہم کی گئی ہیں تاکہ ایک محفوظ اور سازگار تعلیمی ماحول پیدا کیا جا سکے۔

'M9–N5 لنک روڈ' پروجیکٹ نے ستمبر 2025 میں اپنی پوری لمبائی پر کمرشل آپریشنز (تجارتی کام) کا ہدف حاصل کر لیا ہے، اور مکمل طور پر ٹول ٹیکس کا عمل شروع ہو چکا ہے۔ اس منصوبے کا مقصد موجودہ سڑک کو تقریباً 22.343 کلومیٹر طویل فور لین (چار رویہ) کیریج وے میں تبدیل کرنا ہے، جو M-9 اور N-5 کو آپس میں جوڑتا ہے۔

'گھوٹکی-کندھ کوٹ برج' منصوبے میں دریائے سندھ پر 12.2 کلومیٹر طویل دونوں کناروں کو جوڑنے والے پل کی تعمیراتی سرگرمیاں جون 2027 تک مکمل ہونے کی توقع ہے۔ تکمیل پر، یہ پل گھوٹکی اور کندھ کوٹ کے درمیان سفر کے فاصلے کو نمایاں طور پر کم کر دے گا۔ جبکہ، مالی سال 26-

2025 میں درج ذیل منصوبوں کے رعایت نامے (concession agreements) پر دستخط کیے گئے ہیں:

'کاربن کے خاتمے بذریعہ دریائی جنگلات (Riverine Forestation) کے منصوبے کے تحت مارچ 2026 میں تین (3) پیکیجز/پارسلو کے رعایت ناموں (concession agreements) پر عمل درآمد کیا گیا۔ یہ منصوبہ مٹیاری اور جامشرو کے اضلاع میں واقع 35,000 ہیکٹر سے زائد رقبے پر دریائی جنگلات کو بحال کرے گا۔

'این ای ڈی ٹیکنالوجی پارک پروجیکٹ' میں ٹیکنالوجی کی جدت، انٹرپرینیورشپ، اور آئی ٹی (IT) کے شعبے کی ترقی کے لیے دسمبر 2025 میں کویت انویسٹمنٹ اتھارٹی کے ذیلی ادارے 'انرٹیک ہولڈنگز' کے ساتھ رعایت نامے پر دستخط کیے گئے ہیں۔ اس منصوبے کے تحت ایک 17 منزلہ ٹیکنالوجی پارک قائم کیا جائے گا اور اس نے 150 ملین یو ایس ڈالر سے زائد کی سرمایہ کاری کو راغب کیا ہے۔

'کراچی پورٹ تا قیوم آباد کوریڈور پروجیکٹ' میں مئی 2026 میں رعایت نامے پر عمل درآمد کیا گیا ہے، اور اس کے بعد رعایت دار (concessionaire) نے تعمیرات سے پہلے کی سرگرمیوں کا آغاز کر دیا ہے۔ اس منصوبے کا مقصد بندرگاہ کی تجارتی ٹریفک کو 'شاہراہِ بھٹو ایکسپریس وے' سے جوڑ کر اسے رواں دواں بنانا ہے۔

جناب اسپیکر،

مجھے اس معزز ایوان کو یہ بتاتے ہوئے انتہائی خوشی ہو رہی ہے کہ مالی سال 26-2025 میں ہمارے پی پی پی (PPP) منصوبوں نے بین الاقوامی سطح پر پذیرائی اور شناخت حاصل کی ہے:

حکومتِ سندھ کے 115 ملین (ساڑھے 11 کروڑ) امریکی ڈالر مالیت کے دریائی جنگلات کے پی پی پی پروجیکٹ نے 'ایسٹ (Triple A)سسٹین ایبل انفراسٹرکچر ایوارڈز 2026' میں 'پی پی پی ڈیل آف دی ایئر (ساؤتھ ایشیا)' کا ایوارڈ حاصل کیا ہے۔ 'ایسٹ ٹرپل اے ایوارڈز' ایشیا کے سب سے معتبر انفراسٹرکچر اور پروجیکٹ فنانس ایوارڈز میں شمار ہوتے ہیں۔ یہ ایوارڈ دریائی جنگلات کی بحالی کے لیے سندھ کے جدید پی پی پی پر مبنی طریقہ کار کے اعتراف میں دیا گیا ہے۔

سندھ کے چار پی پی پی منصوبوں کو اقوامِ متحدہ کے اقتصادی کمیشن برائے یورپ (UNECE) کے 'پی پی پی فورم مجموعہ 2026' میں شامل

کرنے کے لیے منتخب کیا گیا ہے، جو کہ پائیدار ترقی کے اہداف (SDGs) کے مطابق بین الاقوامی بہترین طریقہ کار پر مبنی پی پی پی منصوبوں کو پیش کرنے والا ایک عالمی سطح پر تسلیم شدہ پلیٹ فارم ہے۔ ان منتخب منصوبوں میں 'کاربن ریمووِل تھرو ریورائن فاریسٹیشن پروجیکٹ'، 'شاہراہِ بھٹو ایکسپریس وے پروجیکٹ'، 'نبیسر واجِہار واٹر ورکس پروجیکٹ'، 'ٹیچر ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ اینڈ کالجز پروجیکٹ'، اور 'ایجوکیشن مینجمنٹ آرگنائزیشن (EMO) پروجیکٹ' شامل ہیں۔

مالی سال 2025-26 میں ریکارڈ ترقیاتی کارکردگی

جناب اسپیکر،

مالیاتی مشکلات، مہنگائی کے دباؤ اور عالمی معاشی غیر یقینی صورتحال کے باوجود شمولیت پر مبنی ترقی اور عوامی سرمایہ کاری کے لیے حکومتِ سندھ کا عزم غیر متزلزل ہے۔ ہم نے اس سال کا آغاز 575 بلین روپے کے ترقیاتی پورٹ فولیو کے ساتھ کیا جس میں 520 بلین روپے کا صوبائی اے ڈی پی (ADP - سالانہ ترقیاتی پروگرام) اور 55 بلین روپے کا ضلعی ترقیاتی پلان شامل تھا۔ ہم نے رواں سال سندھ میں مختلف ترقیاتی اسکیموں کے نفاذ کے لیے 476.2 بلین روپے فراہم کیے۔اس رقم میں صوبائی اے ڈی پی (ADP) کے تحت 436.6 بلین روپے اور ضلعی ترقی کے لیے 39.6 بلین روپے شامل ہیں جو کل مختص کردہ بجٹ کا اوسطاً 83 فیصد بنتا ہے۔ جبکہ جاری کردہ رقم کا 85 فیصد حصہ موجودہ مالی سال 2025-26 کے اختتام تک استعمال ہونے کی توقع ہے۔ موجودہ مالی سال میں سندھ کے مجموعی ترقیاتی پورٹ فولیو کی مد میں لگائے جانے والے تخمینی اخراجات 700.934 بلین روپے ہیں جو گزشتہ سال کے 611.681 بلین روپے کے اخراجات سے 15 فیصد زائدہیں۔ اسی طرح صوبائی اے ڈی پی (ADP) کی مد میں 361.367 بلین روپے کے اخراجات پچھلے سال کے اخراجات کے مقابلے میں 16 فیصد کا نمایاں اضافہ ظاہر کرتے ہیں۔

موجودہ مالی سال میں ترقیاتی فنڈز کو متعدد اہم شعبوں کی طرف مرکوز کیا گیا جن میں شامل ہیں: زراعت کے شعبے کے لیے 4.68 بلین روپے، تعلیم کے شعبے کے لیے 26.75 بلین روپے، صحت کے شعبے کے لیے 17.2 بلین روپے، محکمہ داخلہ اور پولیسنگ کے لیے 7.3 بلین روپے، محکمہ انہار (آبپاشی) کے لیے 43.7 بلین روپے، بلدیات (لوکل گورنمنٹ) کے لیے 69.8 بلین روپے، غیر ملکی فنڈنگ سے چلنے والی اسکیموں کے لیے مختلف میچنگ ایلوکیشنز (مساوی فنڈز) کی مد میں 26.9 بلین روپے، کراچی شہر کے میگا پروجیکٹس کے لیے 6.5 بلین روپے، پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ (منصوبہ بندی و ترقی) کے لیے 8.1 بلین روپے، پبلک ہیلتھ انجینئرنگ اور دیہی ترقی کے لیے 21.2 بلین روپے، تھر کول انفراسٹرکچر کی ترقی کے لیے 16.7 بلین روپے اور ورکس اینڈ سروسز کے تحت ترقیاتی کاموں کے لیے بالترتیب 24.3 بلین روپے اور 71.1 بلین روپے مختص کیے گئےہیں۔صوبائی اے ڈی پی (ADP) کی مد میں مالی سال 2026-27 کے بجٹ کا تخمینہ 385 بلین روپے لگایا گیا ہے۔ جبکہ اگلے مالی سال کے لیے ضلعی اے ڈی پی (ADP) کے لیے 15 بلین روپے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

فارن پروجیکٹ اسسٹنس (FPA) اور وفاقی گرانٹس (PSDP) کے ذریعے ترقی

فارن پروجیکٹ اسسٹنس (غیر ملکی منصوبوں کی امداد) سندھ کے ترقیاتی پورٹ فولیو کا ایک اہم جزو ہے جو صوبائی وسائل کو تقویت دیتا ہے اور اہم شعبوں میں انقلابی اقدامات کے نفاذ کو ممکن بناتا ہے۔ حکومتِ سندھ انفراسٹرکچر، صحت، تعلیم، پانی اور صفائی ستھرائی، زراعت، کلائمیٹ ریزیلیئنس اور سماجی تحفظ میں سرمایہ کاری کو فروغ دینے میں کامیاب رہی ہے۔ اس طرح کی شراکت داریاں ترقیاتی چیلنجوں سے نمٹنے ہمارے شہریوں کے معیارِ زندگی کو بہتر بنانے اور صوبے کے طویل مدتی سماجی و معاشی ترقی کے ایجنڈے کو آگے بڑھانے میں اہم کردار ادا کرتی آ رہی ہیں۔ اس وقت سندھ زراعت، تعلیم، توانائی، صحت، آبپاشی، لائیو اسٹاک، بلدیات، سماجی تحفظ اور ٹرانسپورٹ کے شعبوں میں اے ڈی بی (ADB)، ایفاڈ (IFAD)، ورلڈ بینک، جاپان، کوریا اور اسلامک ڈویلپمنٹ بینک کے ساتھ شراکت داری کر رہا ہے۔ ایف پی اے (FPA) کا پورٹ فولیو 366.74 بلین روپے پر قائم ہے، جس میں

سے مالی سال 26-2025 میں غیر ملکی امداد سے چلنے والے منصوبوں پر 259.8 بلین روپے کے اخراجات ریکارڈ کیے گئے ہیں۔ اگلے مالی سال 27-2026 کے لیے ایف پی اے (FPA) جزو کے تحت بجٹ کا تخمینہ 256.1 بلین روپے مقرر کیا گیا ہے۔

جناب اسپیکر،

بڑھتی ہوئی ترقیاتی ضروریات اور مالیاتی مشکلات کے اس دور میں وفاقی گرانٹس ترقیاتی فنڈنگ کا ایک اہم ذریعہ فراہم کرتی ہیں جس سے حکومتِ سندھ کو مالیاتی نظم و ضبط برقرار رکھتے ہوئے اسٹریجٹک منصوبوں میں سرمایہ کاری جاری رکھنے کا موقع ملتا ہے۔ ان گرانٹس کے مؤثر استعمال کے ذریعے صوبہ اپنے ترقیاتی اہداف حاصل کرنے کے لیے بہتر پوزیشن میں ہے۔ موجودہ مالی سال 26-2025 میں اس مقصد کے لیے 76.6 بلین روپے کے فنڈز مختص کیے گئے تھے جبکہ اگلے مالی سال کے لیے بجٹ کا تخمینہ 64.33 بلین روپے ہے۔ موجودہ مالی سال میں درج ذیل اہم منصوبوں پر 34.6 بلین روپے کے فنڈز خرچ کیے جا چکے ہیں:

- سانگھڑ سے صالح پٹ کے راستے روہڑی کے مقام پر نیشنل ہائی وے (N-5) تک 221 کلومیٹر طویل سڑک کی بہتری۔
- نوابشاہ سے رانی پور تک مہران ہائی وے کے ساتھ 135 کلومیٹر طویل اضافی کیریج وے کی تعمیر۔
- سائٹ (SITE) انڈسٹریل اسٹیٹ کراچی میں سڑکوں کی بحالی۔
- گریٹر کراچی واٹر سپلائی اسکیم (کے فور)۔
- میرپور ماتھیلو میں روہڑی گڈو بیراج سے سڑک کی بہتری۔
- ٹنڈو الہ یار سے ٹنڈو آدم روڈ کو دو رویہ بنانا۔
- سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں گھروں کی دوبارہ تعمیر۔

شعبہ وار ترقیاتی جھلکیاں: مالی سال 2025-26

جناب اسپیکر،

مالی سال 2025-26 کے دوران سندھ نے اپنی تاریخ کا سب سے زیادہ ترقیاتی اخراجات کا ہدف حاصل کیا جو انفراسٹرکچر، عوامی خدمات اور انسانی ترقی میں سرمایہ کاری جاری رکھنے کے ہمارے پختہ ارادے کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ کامیابی ثابت کرتی ہے کہ مالیاتی نظم و ضبط اور ترقیاتی کام ایک دوسرے کے متضاد نہیں بلکہ ایک دوسرے کے مددگار اور ہماری مشترکہ ترجیحات ہیں۔

اب میں موجودہ مالی سال 2025-26 کے لیے شعبہ وار ترقیاتی کامیابیوں کا ایک جائزہ پیش کرنا چاہوں گا:

پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے شعبےمیں مختص کئے گئے 27.12 بلین روپے کے مقابلے میں 21.2 بلین روپے متعدد ترقیاتی کاموں پر خرچ کئے گئے۔ 150 اسکیمیں مکمل کی گئیں جبکہ135 اسکیموں پرکام جاری ہے۔

اس کے علاوہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے ایک میگا منصوبہ "واٹر سپلائی اسکیم"(الٹرا فلٹریشن پلانٹ) رتو ڈیرو مکمل کیا جس سے عام پبلک کو استفادہ ہوا جبکہ واٹر سپلائی اور ڈرینیج کے دو بڑے منصوبوں پر شہداد کوٹ میں کام جاری ہے اور یہ منصوبے مالی سال 2026-27 میں مکمل کرلئے جائیں گے۔

نکاسی آب کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے ایک میگا منصوبہ "اپ گریڈیشن آف ڈرینیج سسٹم آف لاڑکانہ سٹی" منظور کرلیاگیا ہے اور اس پر عمل درآمد مالی سال 2026-27 میں مکمل کرلیا جائے گا۔ واٹر سپلائی کے شعبے میں وفاقی حکومت کے تحت سندھ بھر میں زیرِ زمین پانی کی کوالٹی، مقدار اور میپنگ کے لئے PCRWR کے ذریعے سروے کیا جارہا ہے۔ اس منصوبے کے تحت صوبے بھر میں زیرِ زمین پانی کی کوالٹی اور دستیابی کےبارے میں مکمل معلومات حاصل ہوں گی۔

ورکس اینڈ سروسز

رواں مالی سال 2025-26 کے دوران محکمہ ورکس اینڈ سروسز کے تحت متعدد اسکیموں کے لئے 71.1 بلین روپے فراہم کئے گئے جس میں سے اس سال 69.937 بلین روپے استعمال کرلئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ FPA کے تحت سندھ فلڈ ایمرجنسی ریکنسٹرکشن پروجیکٹ برائے Emergency Flood Assistance کے لئے 7.1 بلین روپے کے فنڈز فراہم کئے گئے ہیں۔

لوکل گورنمنٹ کے تحت ترقیاتی منصوبے

رواں مالی سال 2025-26 کے دوران 696 جاری ترقیاتی اسکیموں کو مکمل کرنے کے لئے 69.8 بلین روپے کے فنڈز فراہم کئے گئے جس میں سے 52.2 بلین روپے استعمال کرلئے گئے ہیں۔اسی طرح FPA کے تحت CLICK کی ترقیاتی اسکیموں پر عمل درآمد کرنے کے لئے 16.77 بلین روپے کے فنڈز فراہم کئے گئے۔ان منصوبوں پر اب تک 24.5 بلین روپے کے اخراجات آچکے ہیں۔ اس منصوبے کا مقصد شہری انتظام کو بہتر کرنا ، بلدیاتی خدمات کی فراہمی کو وسعت دینا اور کراچی شہر میں کاروباری ماحول کو اسٹریم لائن کرنا ہے۔یہ منصوبہ لوکل کونسلز کی ترقیاتی اسکیموں کے لئے مائیکرو لیول پرفائیننس کرتا ہے جس میں پبلک پارکس، اسپورٹس اسٹیڈیم اور روڈ نیٹ ورکس کی بحالی شامل ہے۔ یہ سندھ بزنس ون اسٹاپ شاپ (S-Boss) کے قیام کو بھی سپورٹ کرتا ہے۔ اس منصوبے کے تحت صوبے میں کاروبار کی رجسٹریشن اور لائسننگ کے عمل کو ڈیجیٹلائز کرتے ہوئے سرکاری غیر ضروری مداخلت کو کم اور صوبے میں سرمایہ کاری کے مواقع کو بڑھانے اور اس عمل میں شفافیت کو فروغ دینے کے لئے کام کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ جامع Urban Immovable Property Tax (UIPT) کے سروے اور GIS-based Mapping (Like anti encroachment cell) کے قیام میں مدد دیتا ہے تاکہ شہری حکومت اپنے وسائل بہتر طریقے سے مہیا کرے اور ان کو استعمال کرے۔ یہ لوکل کونسلز جیسا کہ Karachi Metropolitan Corporation (KMC) کو جدید طریقے اختیار کرنے اور اپنے سسٹم کو ڈیجیٹلائز کرنے میں مدد فراہم کرتاہے۔ اس مقصد کے لئے کراچی میں سیلف اکائونٹنگ کے لئے مخصوص تیار کردہ SAP متعارف کرایا گیا۔کے ایم سی (KMC - کراچی میٹروپولیٹن کارپوریشن) اب اپنے 25 ٹی ایم سیز (TMCs - ٹاؤن میونسپل کارپوریشنز) کے تمام ملازمین کے آئی بی اے این (IBAN) اور شناختی کارڈ (CNIC) ڈیٹا کا استعمال کرتے ہوئے، اے جی سندھ (AG Sindh) کے پے

رول مینجمنٹ کے ڈیجیٹلائزڈ نظام کے ذریعے تنخواہ اور پنشن تقسیم کر رہی ہے۔

آبپاشی کے نظام کی مضبوطی

موجودہ مالی سال میں سندھ میں آبپاشی کے نظام کو مزید مضبوط بنانے کے لیے 43.69 بلین روپے کے فنڈز فراہم کیے گئے ہیں۔ رواں سال واٹر اینڈ ڈرینیج (پانی اور نکاسی) کے شعبے کے تحت 38 اسکیموں پر کام جاری رہا، جو کہ ٹیل اینڈرز (نہروں کے آخری سرے پر موجود آبادکاروں) اور تھر کول پاور پلانٹس کو آبپاشی کے پانی کی بلا تعطل فراہمی کے لیے رواں سال 2026 کے آخر تک مکمل ہونے کی امید ہے۔ اس کے علاوہ، اوپن کینال اور لائننگ سب سیکٹرز کے تحت نہروں کو پکا کرنے (لائننگ) کی55 اسکیمیں بھی جاری ہیں جن کی مجموعی لاگت 59.6 بلین روپے ہے، جس کے تحت صوبائی فنڈڈ اے ڈی پی (ADP) کے ذریعے 634 میل طویل نہروں کو پکا کیا جانا ہے۔ نہروں کو پکا کرنے کے ذریعے پانی کی بچت کے حوالے سے 91.4 بلین روپے کی لاگت سے 146 اسکیمیں اب تک مکمل ہو چکی ہیں۔ہم نے نگرپارکر اور کوہستان کے علاقوں میں مختلف اقسام کے چھوٹے ڈیموں کی تعمیر کے لیے 122 ممکنہ مقامات کی نشاندہی کی ہے۔ اب تک اے ڈی پی (ADP) اور پی ایس ڈی پی (PSDP) کے تحت نگرپارکر اور کوہستان کے علاقے میں 199 چھوٹے ڈیموں، ریچارج ڈیموں اور ڈلے ایکشن ڈیموں پر کام جاری ہے۔ یہ ڈھانچے کارونجھر اور کیرتھر کی پہاڑیوں کے برساتی نالوں سے بارش کے پانی کو ذخیرہ کریں گے، جس سے تقریباً 512,360 ایکڑ اراضی کاشت ہو سکے گی اور مقامی لوگوں اور مویشیوں کو پینے کے لیے پانی بھی میسر آئے گا۔

مزید برآں، ورلڈ بینک (عالمی بینک) کے تعاون سے تین انتہائی اہم ترقیاتی منصوبوں کے لیے مالی وسائل فراہم کیے جا رہے ہیں۔ ان اسکیموں کو مکمل کرنے کے لیے رواں سال 22.2 بلین روپے فراہم کیے گئے ہیں۔ ان میں 'سندھ واٹر اینڈ ایگریکلچر ٹرانسفارمیشن پروجیکٹ' اور 'سندھ فلڈ ایمرجنسی ریہیبلیٹیشن پروجیکٹ' شامل ہیں۔ یہ منصوبے 2022 کے سیلاب کے دوران تباہ ہونے والے انفراسٹرکچر کی بحالی کے لیے جاری کئے گئے ہیں۔ اس کے کچھ اہم کاموں میں گھارو کیٹی بندر روڈ کے 48 ویں کلومیٹر سے گاؤں اللہ ڈینو شوانی تک سڑک کی مرمت و بحالی۔غلام نبی چھٹو سے گاؤں ہادی بخش چھٹو تک سڑک کی بحالی۔مورو مٹھیانی روڈ سے مناہی روڈ تک سڑک کی مرمت و بحالی۔

حیدرآباد شیخ بھرکیو روڈ سے گاؤں یارو رند روڈ تک سڑک کی مرمت و بحالی-ٹنڈو آدم ٹنڈو الہ یار سے عمر ساند روڈ تک سڑک کی مرمت و بحالی-ان منصوبوں کے تحت ہائی وے اور ایم-9 (M-9 موٹروے) پر 'ریسکیو 1122 سیٹلائٹ اسٹیشن' اور 'پی ڈی ایم اے (PDMA) ویئر ہاؤس' قائم کر کے صوبائی ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کی صلاحیتوں کو بڑھایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ، جیز کیش (JazzCash) نے 80,000 نئے والٹس (موبائل اکاؤنٹس) بھی بنائے ہیں (جن میں 45 فیصد خواتین کے لیے ہیں) اور سیلاب متاثرین میں 2 بلین روپے تقسیم کیے ہیں۔ یہ ورلڈ بینک کے تعاون سے مقامی انفرااسٹرکچر کی بحالی کے لیے 15 ارب روپے کے منصوبے کا حصہ ہے۔

صحت عامہ کی خدمات (Health Care Services)

صوبے کے شہری اور دیہی علاقوں میں طبی دیکھ بھال تک مساوی رسائی کو یقینی بنانے، اور ضرورت مند پسماندہ آبادیوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے معیاری صحت کی خدمات کی فراہمی خاص طور پر اہمیت کی حامل ہے۔ہسپتالوں، بنیادی صحت کی سہولیات، ہنگامی خدمات، بیماریوں سے بچاؤ کے پروگراموں اور جدید طبی بنیادی ڈھانچے (انفرااسٹرکچر) کی توسیع کے ذریعے، حکومتِ سندھ صحت کی فراہمی کے نظام کو مستقل مضبوط بنا رہی ہے اور اپنے شہریوں کے لیے صحت کے نتائج کو بہتر کر رہی ہے۔ موجودہ مالی سال 2025-26 میں جاری اخراجات کے لیے 336.457 بلین روپے اور ترقیاتی اخراجات کے لیے 45.377 بلین روپے کے فنڈز فراہم کیے گئے ہیں۔ میں اس معزز ایوان کے سامنے موجودہ مالی سال میں سندھ میں صحت عامہ کی خدمات کو بہتر بنانے کے لئے کئے جانے والے کچھ اہم منصوبوں کی کارکردگی پیش کرنا چاہتا ہوں۔

نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیو ویسکولر ڈیزیز

نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیو ویسکولر ڈیزیز (NICVD) نے سرکاری فنڈز سے چلنے والے دنیا کے سب سے بڑے کارڈیک کیئر (امراضِ قلب کی دیکھ بھال کے) سسٹمز میں سے ایک مثالی ادارے کے طور پر اپنی پوزیشن کو برقرار رکھا ہے۔ مالی سال 2025-26 کے دوران، حکومتِ سندھ نے امراضِ قلب کی ٹرشری کیئر خدمات کو بڑھانے کے لیے بڑے توسیعی اقدامات کی حمایت کی ہے۔ 1.2 بلین روپے کی لاگت سے تیار کردہ نیا 'NICVD آؤٹ پیشنٹ (او پی ڈی) کمپلیکس' فعال ہو چکا ہے اور اس وقت اوسطاً 46,230 مریضوں کو ماہانہ خدمات فراہم کر رہا ہے جبکہ ہر ماہ تقریباً 40,500 تشخیصی

ٹیسٹ کیے جا رہے ہیں۔ہنگامی خدمات کو مزید مضبوط بنانے کے لیے، 600 ملین (60 کروڑ) روپے کی تخمینی لاگت سے ایک 100 بستروں پر مشتمل 'ایمرجنسی بلاک' قائم کیا گیا ہے۔ ادارے نے 250 ملین روپے کی تخمینی سرمایہ کاری سے ایک مخصوص 'کلینیکل ٹرائل یونٹ' کے قیام کا بھی آغاز کیا ہے، جو دل کے امراض سے متعلق جدید تحقیق اور جدت طرازی میں مددگار ثابت ہوگا۔ یہ سرمایہ کاری سندھ اور ملک بھر سے آنے والے مریضوں کو مفت اور اعلیٰ معیار کی کارڈیک کیئر فراہم کرنے کے لیے این آئی سی وی ڈی (NICVD) کی صلاحیت کو مزید مضبوط کر رہی ہے۔

سندھ انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیو ویسکولر ڈیزیز (SICVD)

سندھ انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیو ویسکولر ڈیزیز (SICVD) نے مالی سال 2025-26 کے دوران پاکستان کے سب سے بڑے سرکاری کارڈیک ہیلتھ کیئر نیٹ ورکس میں سے ایک مثالی ادارے کے طور پر اپنی پوزیشن کو مزید مستحکم کیا ہے۔ اپنے صوبہ بھر میں پھیلے 10 کارڈیک ہسپتالوں اور 30 چیسٹ پین یونٹس (سینے میں درد کے مراکز) کے نیٹ ورک کے ذریعے، ایس آئی سی وی ڈی (SICVD) نے تقریباً 13.3 بلین روپے کے اخراجات سے 3.44 ملین (34 لاکھ سے زائد) مریضوں کو مفت علاج فراہم کیا۔ اس نیٹ ورک نے 15,927 ایمرجنسی انجیو پلاسٹی، 12,757 کارڈیک کیتھیٹرائزیشن کے طریقے (کیتھ لیب پروسیجرز)، 1,914 اوپن ہارٹ سرجریاں، اور 1.49 ملین (14 لاکھ سے زائد) Non invasive تشخیصی ٹیسٹ کیے، جبکہ سندھ بھر میں 736 بستروں کے علاج کی گنجائش کو برقرار رکھا۔صرف چیسٹ پین یونٹ نیٹ ورک نے 432,999 مریضوں کا علاج کیا، جن میں شدید ہارٹ اٹیک (STEMI) کے 9,610 ہنگامی کیسز شامل تھے، جس سے شہری اور دور دراز اضلاع میں یکساں طور پر بروقت جان بچانے والے اقدامات کو یقینی بنایا گیا۔ اس سال کے دوران، 'ایس آئی سی وی ڈی شہید بینظیر آباد ہسپتال' کو دوسری جگہ منتقل کر کے 15 بستروں سے بڑھا کر 65 بستروں تک وسیع کیا گیا، جس سے علاج کی گنجائش میں نمایاں اضافہ ہوا۔ سکھر اور ٹنڈو محمد خان میں نیورو اسٹوک (دماغی فالج) کے علاج کی خدمات میں توسیع کا سلسلہ جاری رہا، جہاں 2026 میں پروسیجرز بڑھ کر 105 کیسز تک پہنچ گئے، جبکہ سالانہ 300 کیسز تک کے علاج کے لیے بنیادی ڈھانچہ تیار کر لیا گیا ہے۔حکومت نے سانگھڑ اور دادو میں نئے چیسٹ پین یونٹس قائم کر کے ہنگامی کارڈیک خدمات کا دائرہ مزید بڑھایا جبکہ شہدادکوٹ چیسٹ پین یونٹ تکمیل کے قریب ہے۔ اس کے علاوہ،

سکھر، حیدرآباد اور ٹنڈو محمد خان میں الیکٹرو فزیالوجی (EP) لیبارٹریز اور مخصوص کارڈیک انٹروینشن کی سہولیات قائم کی گئی ہیں، جس سے شہریوں کے قریب ہی دل کی دھڑکن کے جدید انتظام اور انٹروینشنل کارڈیالوجی کی خدمات کی فراہمی ممکن ہو سکی ہے۔ یہ سرمایہ کاری اس بات کو یقینی بنا رہی ہے کہ سندھ بھر میں دل اور فالج کا عالمی معیار کا علاج بالکل مفت دستیاب رہے۔

سندھ انسٹی ٹیوٹ آف یورولوجی اینڈ ٹرانسپلانٹیشن (SIUT)

سندھ انسٹی ٹیوٹ آف یورولوجی اینڈ ٹرانسپلانٹیشن (SIUT) نے مکمل طور پر مفت عالمی معیار کی طبی سہولیات فراہم کرنے کے اپنے مشن کو جاری رکھا ہوا ہے اور گردوں کے علاج، پیوند کاری (ٹرانسپلانٹیشن)، آنکولوجی (کینسر)، ہیپاٹولوجی اور مخصوص سرجری میں قومی سطح پر ایک ممتاز مرکز (سینٹر آف ایکسیلنس) کے طور پر اپنی شناخت کو قائم رکھا ہے ۔ نہ صرف سندھ بلکہ پنجاب، بلوچستان، خیبر پختونخوا، گلگت بلتستان، آزاد جموں و کشمیر اور اسلام آباد سے آنے والے مریضوں کو خدمات فراہم کرنے والا یہ ادارہ، پاکستان کے معزز ترین صحت کے اداروں اور علاج معالجے تک مساوی رسائی کی ایک روشن علامت ہے۔

مالی سال 2025-26 کے دوران، حکومتِ سندھ نے صوبے بھر میں ایس آئی یو ٹی (SIUT) کے ہیلتھ کیئر نیٹ ورک کی توسیع کے لیے اپنا تعاون جاری رکھا ہوا ہے۔ 250 بستروں پر مشتمل 'ایس آئی یو ٹی چلڈرن ہسپتال' اب تقریباً 80 فیصد فعال ہو چکا ہے اور اس نے اپنے ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ، ڈائلیسس یونٹ، ان ڈور وارڈز، آئی سی یو (ICU)، کیتھ لیب اور تشخیصی سہولیات کے ذریعے بچوں کی نیفرولوجی، یورولوجی اور کارڈیالوجی کی خدمات پیش کرتے ہوئے اب تک 53,099 او پی ڈی (OPD) مشاورت فراہم کی ہیں۔ اس سال کے دوران اس سہولت کے لیےایک ارب روپے کے فنڈز جاری کیے گئے ہیں، جبکہ اگست 2026 تک اس کے مکمل طور پر فعال ہونے کی امید ہے۔ایس آئی یو ٹی نے اندرونِ سندھ بھی خصوصی طبی خدمات کے دائرہ کو بڑھایا ہے۔ سکھر میں، مکمل طور پر فعال 'ایس آئی یو ٹی میڈیکل سینٹر' نے 2025-26 کے دوران 57,334 او پی ڈی مشاورت، 33,429 ایمرجنسی مشاورت، 53,119 ڈائلیسس سیشنز، 27,956 سرجیکل آپریشنز، 12,359 داخلے، 1,869 لیتھو ٹرپسی (گردے کی پتھری توڑنے کے طریقے)، 33,060 ریڈیولوجی ٹیسٹ اور 1.44 ملین (14 لاکھ سے زائد) لیبارٹری ٹیسٹ کیے۔ سکھر میں 'آنکولوجی سینٹر'

(کینسر کے مرکز) کی تعمیر جاری ہے، جبکہ شمالی سندھ اور بلوچستان و پنجاب کے ملحقہ علاقوں کے مریضوں کے لیے گردے کی پیوند کاری سمیت دیگر خصوصی علاج کی خدمات کو مزید بڑھانے کے لیے دوسرے مرحلے (Phase-II) کی منصوبہ بندی مکمل کر لی گئی ہے۔لاڑکانہ میں، ایک جدید ترین 'ایس آئی یو ٹی یورولوجی ہسپتال' کی تعمیر کا آغاز 2026 کے آخر تک ہونا طے پایا ہے، جو اس خطے میں جدید روبوٹک سرجری اور مخصوص یورولوجیکل علاج کی سہولیات متعارف کرائے گا۔ لاڑکانہ میں پہلے سے موجود 'ایس آئی یو ٹی ڈے کیئر ڈائلیسس سینٹر' نے ضروری خدمات کی فراہمی جاری رکھی، جس نے 26-2025 کے دوران 24,065 ڈائلیسس سیشنز، 1,248 ریڈیولوجی ٹیسٹ اور 135,650 لیبارٹری ٹیسٹ کیے۔ مزید برآں، جان بچانے والے گردوں کے علاج کی خدمات تک رسائی بڑھانے اور علاج کے لیے طویل فاصلہ طے کرنے والے مریضوں کا بوجھ کم کرنے کے لیے نئے ڈائلیسس اور ڈے کیئر سینٹرز قائم کیے جا رہے ہیں۔ یہ سرمایہ کاری قومی سطح پر تسلیم شدہ ادارے کے طور پر ایس آئی یو ٹی (SIUT) کے کردار کو مزید مضبوط کر رہی ہے، جو پاکستان کے ہر کونے سے آنے والے مریضوں کو ان کے مالی وسائل سے قطع نظر بالکل مفت، اعلیٰ معیار کا اور انتہائی مخصوص علاج فراہم کر رہا ہے۔

جناح پوسٹ گریجویٹ میڈیکل سینٹر (JPMC)

جناح پوسٹ گریجویٹ میڈیکل سینٹر (JPMC) نے پاکستان کے سب سے بڑے ٹرشری کیئر ٹیچنگ ہسپتالوں اور ریفرل سینٹرز میں سے ایک کے طور پر اپنی پوزیشن کو برقرار رکھا، جو نہ صرف سندھ بلکہ پاکستان کے 178 شہروں اور دنیا بھر کے 24 ممالک کے مریضوں کو خدمات فراہم کر رہا ہے۔ مالی سال 26-2025 کے دوران، جے پی ایم سی (JPMC) نے تقریباً 2.58 ملین (ساڑھے 25 لاکھ سے زائد) مریضوں کو صحت کی سہولیات فراہم کیں، جن میں 617,436 ایمرجنسی کیسز شامل تھے، جبکہ ہسپتال میں 63,554 مریض داخل ہوئے اور 38,487 بڑی سرجریاں کی گئیں۔ یہ ادارہ کینسر کے علاج میں بھی صفِ اول میں رہا، جہاں آنکولوجی (سرطان) کے 51,711 مریضوں کا علاج کیا گیا، ریڈیو تھراپی کے 31,189 سیشنز، کیموتھراپی کے 16,915 سیشنز، آنکولوجی کی 6,652 سرجریاں اور 3,831 پی ای ٹی - سی ٹی (PET-CT) اسکینز کیے گئے، جس کے باعث یہ خطے کے سب سے بڑے سرکاری آنکولوجی پروگراموں میں سے ایک بن گیا۔حکومتِ سندھ اور پیشنٹس

ایڈ فاؤنڈیشن (PAF-JPMC) کے درمیان کامیاب پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے ذریعے، جے پی ایم سی میں بستروں کی گنجائش 1,100 سے بڑھ کر 2,208 بستر ہو چکی ہے۔ اس سال 12 منزلہ، 550 بستروں پر مشتمل 'میڈیکل ٹاور' پر نمایاں پیش رفت حاصل کی گئی، جس میں خصوصی طبی خدمات، جدید تشخیصی نظام، آئی سی یوز (ICUs)، ایچ ڈی یوز (HDUs)، اینڈوسکوپی اور ای آر سی پی (ERCP) کی سہولیات، اور کارڈیک کیئر (امراضِ قلب) کے مخصوص یونٹس بشمول دو جدید ترین کیتھیٹرائزیشن لیبارٹریز (کیتھ لیبز) قائم کی جائیں گی۔ اس کے ساتھ ہی، 7 منزلہ 'آفیسرز وارڈ' جو کہ مکمل طور پر لیس 60پرائیویٹ کمروں پر مشتمل ہے، تکمیل کے قریب ہے۔ پی اے ایف - جے پی ایم سی (PAF-JPMC) کی جانب سے 26 ملین امریکی ڈالر مالیت کے سول ورکس کی فنڈنگ کی گئی ہے، جبکہ 2026 میں طبی آلات اور یوٹیلیٹیز کے لیے 3.85 بلین روپے کے فنڈز فراہم کیے گئے ہیں۔جے پی ایم سی نے خصوصی علاج کی سہولیات کو بڑھانا بھی جاری رکھا۔ رواں سال کے دوران 'بلقیس عبد الستار ایدھی بریسٹ ریڈی ایشن بے' کے فعال ہونے کی امید ہے اور یہ دنیا کے سب سے بڑے مفت سائبر نائف (Cyber Knife) اور ٹومو تھراپی (Tomo Therapy) پروگراموں میں سے ایک کو مزید مضبوط کرے گا۔ تکمیل کے بعد جے پی ایم سی کے ریڈی ایشن آنکولوجی انفراسٹرکچر میں روزانہ 400 کینسر کے مریضوں کے علاج کی گنجائش ہوگی۔ اس کے علاوہ، جدید طرز کا 'اوکیوپیشنل تھراپی اینڈ آرٹیفیشل لمب ورکشاپ' بھی تکمیل کے قریب ہے، جو فالج کے مریضوں اور معذور افراد کے لیے بحالی کی خدمات کو بہتر بنائے گا۔

Sindh Institute of Child Health and Neonatology (SICHN)

سندھ انسٹی ٹیوٹ آف چائلڈ ہیلتھ اینڈ نیونیٹولوجی (SICHN) نے مالی سال 26-2025 کے دوران اپنی تیز رفتار توسیع کو جاری رکھا اور پاکستان میں بچوں کی صحت کی دیکھ بھال کے سب سے بڑے نیٹ ورکس میں سے ایک کے طور پر ابھرا ہے۔ SICHN نیٹ ورک کو 790 بستروں سے بڑھا کر 1,120 سے زائد بستروں تک پھیلا دیا گیا ہے، جس سے سندھ کے 12 اضلاع میں زچگی، نوزائیدہ بچوں اور عام بچوں کی صحت کی خصوصی خدمات کا دائرہ وسیع ہوا ہے۔اس سال کے دوران، SICHN نے 1.2 ملین (12 لاکھ) سے زائد مریضوں کو علاج فراہم کیا، جس کے لیے 2,381 ہیلتھ کیئر پروفیشنلز اور

سپورٹ اسٹاف پر مشتمل افرادی قوت نے خدمات سر انجام دیں۔ وینٹی لیٹرز کی تعداد 280 سے بڑھا کر 480 اور انکیوبیٹرز کی تعداد 276 سے بڑھا کر 421 کر کے نازک حالت کے مریضوں کی دیکھ بھال کی گنجائش میں نمایاں اضافہ کیا گیا، جس نے SICHN کو خطے میں بچوں کی کریٹیکل کیئر کے سب سے بڑے نیٹ ورکس میں سے ایک بنا دیا ہے۔ 'چلڈرن ہسپتال کورنگی' میں بچوں کا ایک مکمل فعال سرجیکل یونٹ قائم کیا گیا ہے جبکہ سکھر اور اعظم بستی میں بچوں کی سرجری کی خصوصی خدمات کا سلسلہ بدستور جاری رہا۔مزید برآں، لاڑکانہ میں نوزائیدہ بچوں کے لیے انتہائی نگہداشت کے جدید ترین یونٹس اور Pediatric Intensive Care Units قائم کیے گئے، جس سے بالائی سندھ کے عوام کے لیے بچوں کی صحت کی جدید ترین سہولیات کی رسائی ممکن ہو ئی ہے ۔

دو سال کی ریکارڈ مدت میں مکمل ہونے والے 125 بستروں پر مشتمل 'مدر اینڈ چائلڈ ہسپتال جامشورو' کی تکمیل اور اسے فعال کرنا ایک بڑا سنگِ میل تھا۔ مالی سال 26-2025 کے دوران، حکومتِ سندھ نے آپریشنل گرانٹ ان ایڈ کی مد میں 449.4 ملین روپے فراہم کیے، جس کی بدولت ہسپتال نے 51,252 مریضوں کو مفت طبی سہولیات فراہم کیں اور 30,571 لیبارٹری ٹیسٹ کیے۔ یہ ہسپتال 374 ملازمین کی افرادی قوت کے ساتھ خطے میں زچگی، نوزائیدہ بچوں اور عام بچوں کی صحت کی جامع خدمات فراہم کر رہا ہے۔ حکومت نے 'چلڈرن ہسپتال میرپورخاص' کے قیام کی بھی منظوری دی، جس کے لیے گرانٹ ان ایڈ کے طور پر 742.5 ملین روپے مختص کیے گئے ہیں۔ آلات کی خریداری مکمل ہو چکی ہے اور تزئین و آرائش کے کاموں میں 80 فیصد سے زائد پیش رفت ہوئی ہے ، جبکہ یہ ہسپتال مالی سال 27-2026 کی پہلی سہ ماہی کے دوران فعال ہونے کی امید ہے۔

علاوہ ازیں،SICHNنے شہدادپور، قمبر شہدادکوٹ، میرپور ماتھیلو اور سجاول میں نئے سیٹلائٹ سینٹرز کے ذریعے اپنے دائرہ کار کو وسعت دی ہے۔ آلات، ادویات کی خریداری اور عملے کی بھرتی مکمل کر لی گئی ہے، جبکہ شہدادپور، قمبر شہدادکوٹ اور میرپور ماتھیلو کے سینٹرز فعال ہونے کے لیے تیار ہیں۔

گمبٹ انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز (GIMS)، گمبٹ

گمبٹ انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز (GIMS) نے ٹرانسپلانٹ اور جدید طبی خدمات کے حوالے سے پاکستان کے صفِ اول کے سرکاری ادارے کے طور

پر اپنی خدمات جاری رکھی ہوئی ہیں۔ موجودہ مالی سال کے دوران، اس ادارے نے تقریباً 2.97 ملین مریضوں کا علاج کیا، جن میں 2.89 ملین او پی ڈی (OPD) اور 306,944 ان ڈور مریض شامل ہیں۔ ادارے نے کامیابی کے ساتھ 174 جگر کی پیوند کاری ، 16 گردے کی پیوند کاری، 29 بون میرو ٹرانسپلانٹ، 209 کارڈیک سرجریاں، 650 نیورو سرجری کے آپریشنز، 1,908 پی ای ٹی - سی ٹی (PET-CT) اور نیوکلیئر میڈیسن کے طریقہ کار، اور کینسر کے علاج کے لیے 8,667 آنکولوجی کی خدمات فراہم کیں۔ سندھ، پنجاب، بلوچستان، خیبر پختونخواہ، گلگت بلتستان، آزاد جموں و کشمیر اور اسلام آباد کے مریضوں نے ان خدمات سے فائدہ اٹھایا۔ 'لیور ٹرانسپلانٹ ٹاور' اور 'سیلولر تھراپی سینٹر' پر بھی پیش رفت جاری رہی، جو پیوند کاری کی طب، Regenerative Therapies اور جدید ترین علاج کی سہولیات میں پاکستان کی صلاحیت کو مزید مضبوط کریں گے۔

ایمرجنسی میڈیکل سروسز

حکومتِ سندھ نے 1122-SIEHS کے ذریعے ہنگامی طبی خدمات کو مضبوط بنانا جاری رکھا ہوا ہے۔ مالی سال 2025-26 کے دوران، 110 نئی ایمبولینسز شامل کی گئی ہیں، جس سے یہ گاڑیوں کی تعداد بڑھ کر 545 ایمبولینسز تک پہنچ گیا ہے۔ 45 ہائی وے ایمبولینسز کے ذریعے ہنگامی خدمات کا دائرہ بڑھایا گیا ہے جس سے سندھ بھر کی بڑی شاہراہوں کو 100 فیصد کوریج ملی ہے۔ دور دراز علاقوں میں رسائی کو بہتر بنانے کے لیے، 26 کشتیوں کے ساتھ ایک ' Boat Ambulance Service'شروع کی گئی، جس میں سے 12 Boat Ambulanceساحلی اور دریائی علاقوں میں پہلے ہی فعال ہو چکی ہیں۔صوبے بھر میں ایمبولینس کی تعیناتی کو 39 سے بڑھا کر 56 مقامات تک کر دیا گیا ہے۔ حکومت نے '1123 ٹیلی طبیب' کا بھی آغاز کیا ہے، جو کہ ایک مفت اورچوبیس گھنٹےدستیاب ہیلتھ کیئر ہیلپ لائن ہے جو طبی، ذہنی صحت اور خاندانی کونسلنگ کی خدمات فراہم کرتی ہے۔ ایس آئی ای ایچ ایس (SIEHS) پاکستان اور جنوبی ایشیا کی واحد ہنگامی رسپانس تنظیم ہے جو 'انٹرنیشنل اکیڈمیز آف ایمرجنسی ڈسپیچ' (IAED)، امریکہ سے منظوری شدہ ہے۔ سکھر میں کامیاب پائلٹ پروجیکٹ کی بنیاد پر، حکومت نے صوبے بھر میں 'سندھ ایئر ایمبولینس سروس' کی توسیع کی منظوری دے دی گئی ہے یہ سروس ابتدائی طور پر کراچی میں موجود ایک مکمل لیس طیارے کے ساتھ کام کرے گی اور سندھ کے تمام پانچوں فعال ہوائی اڈوں کو استعمال میں لائے گی،

جس سے دور دراز کے علا قوں عوام کے لیے ہنگامی اور نازک حالات میں طبی امداد تک تیز رفتار رسائی یقینی ہو سکے گی۔

Transforming Lives Through Education and Investing in Human Capital

جناب اسپیکر،

تعلیم، سماجی ترقی، معاشی نمو اور افرادی ترقی کا سب سے طاقتور ذریعہ ہے۔ مالی سال 2025-26 کے دوران، حکومتِ سندھ نے صوبے بھر میں تعلیم تک رسائی، اس کے معیار اور سیکھنے کے نتائج کو بہتر بنانے اور سیلاب سے متاثرہ اسکولوں کی بحالی و تعمیرِ نو کے لیے اپنی بے مثال سرمایہ کاری جاری رکھی۔ موجودہ مالی سال میں سندھ میں ترقیاتی اور غیر ترقیاتی سرگرمیاں انجام دینے کے لیے 635.085 بلین روپے کا ایک بہت بڑا بجٹ رکھا گیا تھا۔ اس کے مطابق، 290 بلین روپے کے فنڈز جاری کاموں پر خرچ کیے گئے، جبکہ 24 بلین روپے اسکول، کالج کی تعلیم، STEVTA اور یونیورسٹیز اینڈ بورڈز سے متعلق ترقیاتی اسکیموں پر خرچ کیے گئے۔اسی طرح Foreign Project Assistance کے ذریعے ترقیاتی اسکیموں پر 32.5 بلین روپے خرچ کیے گئے جن میں کلاس رومز کی تجدید کے ذریعے 'سندھ ارلی لرننگ انہانسمنٹ' (SELECT) پروجیکٹ، سیلاب کی بحالی کے پروگرام کے تحت 'سندھ اسکول ریہیبلیٹیشن پروجیکٹ' اور 'سندھ سیکنڈری ایجوکیشن امپروومنٹ پروجیکٹ' شامل ہیں۔ 'سلیکٹ' (SELECT) پروجیکٹ کے تحت ہم نے میرپورخاص، ٹھٹہ اور ٹنڈو محمد خان جیسے اضلاع میں 45 پرائمری اسکولوں کو دوبارہ تعمیر کیا اور انہیں جدید کیمپسز میں تبدیل کیا۔ ان میں سے 41 اسکولوں کو پرائمری سے ایلیمنٹری لیول تک اور 4 کو سیکنڈری لیول تک اپ گریڈ کیا گیا۔ہم نے (SAMRS - اسٹوڈنٹ اٹینڈنس مانیٹرنگ اینڈ ریڈریسل سسٹم) کا بھی آغاز کیا ہے، جو کہ طلبہ کی حاضری کو ٹریک کرنے اور اسے بڑھانے، اساتذہ کی کارکردگی کو بہتر بنانے، اور real-time میں سیکھنے کے نتائج کی نگرانی کرنے کے لیے ایک ٹیکنالوجی پر مبنی ایپ ہے۔ اسی طرح، ہم نے اساتذہ کو اعلیٰ معیار کا تدریسی اور تعلیمی مواد فراہم کیا اور خاص طور پر ابتدائی تعلیم کو ہدف بنایا، جس سے پرائمری سطح کے طلبہ کے پڑھنے اور سمجھنے کی صلاحیتوں میں نمایاں اضافہ ہوا ۔

رواں سال کے دوران ایک بڑی کامیابی 74,929 اساتذہ کی بھرتی کے عمل کی تکمیل تھی، جن میں پرائمری اسکول ٹیچرز، جونیئر ایلیمنٹری اسکول ٹیچرز، سبجیکٹ اسپیشلسٹس اور ہیڈ ماسٹرز شامل ہیں، جس نے سرکاری تعلیمی نظام کو نمایاں طور پر مضبوط کیا ہے۔ اساتذہ کی باقی ماندہ کمی کو پورا کرنے کے لیے مزید اساتذہ کی بھرتی کا عمل بھی جاری ہے، جس میں 2,315 سیکنڈری اسکول ٹیچرز، 790 سبجیکٹ اسپیشلسٹ، 1,188 ارلی چائلڈ ہڈ ٹیچرز اور 1,237 جونیئر سائنس ٹیچرز شامل ہیں۔

سندھ حکومت نے تعلیمی انفراسٹرکچر اور تدریسی ماحول کو بہتر بنانے کے لیے بھاری سرمایہ کاری جاری رکھی ہوئی ہے ۔ رواں سال کے دوران، اسکولوں کی 1,312 نئی عمارتیں مکمل کی گئیں، جبکہ صوبے بھر میں سیلاب سے متاثرہ تعلیمی اداروں کی بڑے پیمانے پر بحالی کا کام جاری رہا۔ سیلاب سے متاثرہ 5,598 اسکولوں میں سے 1,860 اسکولوں پر کام شروع کیا جا چکا ہے۔

ارلی چائلڈ ہوڈ ایجوکیشن ایک ترجیحی شعبہ رہا ہے ۔ حکومت نے 1,336 ای سی سی ای کلاس رومز کے قیام اور ان کی تزنین و آرائش کے ذریعے 'ارلی چائلڈ ہڈ کیئر اینڈ ایجوکیشن' کی سہولیات کو وسعت دی، جس سے 3 سے 5 سال کی عمر کے 40,000 سے زائد بچے مستفید ہو رہے ہیں۔ رواں سال کے دوران، 752 اساتذہ کو ای سی سی ای میتھڈلوجی کی تربیت دی گئی، جبکہ بنیادی سیکھنے کے نتائج کو مزید بہتر بنانے کے لیے 752 نئے بھرتی شدہ ای سی سی ای اساتذہ کو شامل کیا گیا۔ سندھ نے ای سی سی ای اور فاؤنڈیشنل لرننگ کی پالیسیاں بنانے کی پہل کی ہے، جن پر عمل درآمد ابھی جاری ہے۔حکومت نے تعلیمی شعبے میں ڈیجیٹل اصلاحات کو بھی فروغ دیا ہے ۔ 'اسٹوڈنٹ اٹینڈنس مانیٹرنگ سسٹم' کا ایک موبائل اور ویب پر مبنی پلیٹ فارم کے ذریعے آغاز کیا گیا، جس نے ابتدائی طور پر 12 اضلاع کے 600 اسکولوں کو کور کیا اور اب اسے صوبہ بھر میں پھیلایا جا رہا ہے۔ یہ نظام حاضری کی ریئل ٹائم نگرانی کو ممکن بنا رہا ہے اور ان طلبہ کی نشاندہی کرنے میں مدد کر رہا ہے جن کے اسکول چھوڑنے کا خدشہ ہے۔اسکولوں کے مالی معاملات کی نچلی سطح تک منتقلی کے ذریعے ایک تاریخی تبدیلی لائی گئی ہے۔ رواں سال کے دوران، تقریباً 18 بلین روپے کی مختص رقم کے ساتھ 34,104 اسکول کے کاسٹ سینٹرز کو فعال کیا گیا، جس نے 'اسکول اسپیسیفک بجٹ' کے منصوبےکے ذریعے ہیڈ

ماسٹرز اور پرنسپلز کو زیادہ مالی خود مختاری دی اور مقامی اسکولوں کی ضروریات کو فوری پورا کرنے کے نظام کو بہتر بنایا۔

حکومت نے تعلیم میں پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کو بھی مضبوط کیا۔ سندھ ایجوکیشن فاؤنڈیشن (SEF) کے ذریعے، 3,000 سے زائد اسکولوں اور مراکز کے نیٹ ورک کے تحت اب تقریباً دس لاکھ بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ 'Adopt a School' پروگرام کے تحت، 17 اضلاع کے 202 اسکولوں کی ذمہ داری دی گئی ہے، جس سے طرزِ حکمرانی، انفراسٹرکچر اور تعلیمی نتائج میں بہتری آئی ہے۔

Education Inclusionکو فروغ دینے کے لیے، حکومت نے نجی اسکولوں میں قانونی طور پر لازم 10 فیصد 'فری شپ پالیسی' کو سختی سے نافذ کیا ہے ۔ آج، 122,670 طلبہ فیسوں میں مکمل یا جزوی رعایت سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اس سال ہم نے 500 ملین روپے کے بجٹ کے ساتھ غیر ملکی یونیورسٹیوں میں سندھ کے مستحق طلبہ کے لیے اسکالرشپ کا آغاز کیا ہے۔

امن و امان کا قیام اور عوامی تحفظ

جناب اسپیکر،

مالی سال 2025-26 کے دوران امن امان برقرار رکھنا، شہریوں کا تحفظ اور قانون کی حکمرانی کو مضبوط بنانا حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل رہا ہے۔ جدید ٹیکنالوجی پر مبنی پولیسنگ اور ادارہ جاتی اصلاحات اور ٹارگٹڈ آپریشنزکے ذریعے سندھ میں عوامی تحفظ اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی کارکردگی میں نمایاں بہتری دیکھی گئی ہے۔

موجودہ مالی سال میں صوبے کے امن و امان اور پولیسنگ نیٹ ورک کو مضبوط بنانے کے لیے ترقیاتی کاموں کی مد میں 7.3 بلین روپے فراہم کیے گئے۔ اس سے مؤثر پولیسنگ اور انٹیلی جنس پر مبنی آپریشنز میں مدد ملی، جس کے نتیجے میں جرائم میں نمایاں کمی واقع ہوئی ہے۔ کراچی میں گاڑیوں کی چوری اور چھیننے کی وارداتوں میں 67 فیصد کمی آئی ہے ، جبکہ اسٹریٹ کرائم میں 54 فیصد کمی دیکھی گئی، اور جرائم کا سراغ لگانے کی مجموعی شرح بہتر ہو کر 81 فیصد تک پہنچ گئی۔

حکومت نے کچے کے علاقوں میں سرگرم مجرمانہ نیٹ ورکس کے خلاف اپنی فیصلہ کن کارروائی جاری رکھی۔ مالی سال 2025-26 کے دوران شکارپور، کشمور اور گھوٹکی میں ڈاکوؤں کے خلاف آپریشنز پر 872 ملین روپے خرچ کیے گئے۔ ان آپریشنز کے نتیجے میں 141 پولیس مقابلے ہوئے،

48 ڈاکو ہلاک، 140 گرفتار ہوئے، اور حکومت کی ہتھیار ڈالنے کی پالیسی کے تحت 475 ڈاکو ؤں نے ہتھیار ڈالے، جبکہ کچے کا تقریباً 115,000 ایکڑ رقبہ مجرموں کے قبضے سے واگزار کرا لیا گیا۔

دہشت گردی کے خلاف جنگ میں بھی نمایاں کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں۔ 772 ملین روپے کی لاگت سے CTD Fusion Centreکو مکمل طور پر فعال کر دیا گیا ہے، جبکہ اس کے دوسرے مرحلے پر کام جاری ہے۔ اس سینٹر نے 952 ڈیجیٹل شواہد پر کارروائی کی گئی ، 164 سی سی ٹی وی اور ویڈیو شواہد کا تجزیہ کیا، انٹیلی جنس پر مبنی تحقیقات کو مضبوط بنایا اور 210 دہشت گردوں کے خاتمے اور ہائی پروفائل مشتبہ افراد کی گرفتاری میں اہم کردار ادا کیا۔ ان کوششوں کے نتیجے میں، سندھ سال 2024 کے آخر سے لے کر اب تک دہشت گردی کے بڑے واقعات سے کافی حد تک محفوظ رہا ہے۔

حکومت نے ٹریفک مینجمنٹ میں ٹیکنالوجی پر مبنی بڑی اصلاحات بھی متعارف کروائیں گئیں ہیں۔ آرٹیفیشل انٹیلی جنس پر مبنی 'فیس لیس ای-ٹکٹنگ (E-Ticketing)سسٹم' نے 1.07 ملین سے زائد ای-ٹکٹ (E-Ticketing) جاری کیے اور جرمانے کی مد میں 840.7 ملین روپے جمع کیے گئے ہیں۔ ان اصلاحات کی بدولت گزشتہ سال کے مقابلے میں ٹریفک حادثات میں 32 فیصد، قیمتی جانوں کے ضیاع میں 31 فیصد اور زخمیوں کی تعداد میں 39 فیصد کمی واقع ہوئی ہے۔ 'سیف سٹی' نگرانی کے نیٹ ورک نے اپنے ہدف سے بڑھ کر کام کیا، جس کے تحت 1,325 اسمارٹ کیمرے نصب کیے گئے ہیں، جن میں چہروں کی شناخت اور گاڑیوں کی نمبر پلیٹ خودکار طور پر پڑھنے والے سسٹمز شامل ہیں۔

پولیس کی صلاحیت کو بڑھانے کے لیے 1,487 اسسٹنٹ سب انسپکٹرز تعینات کئے گئے ہیں، جبکہ تفتیشی نظام کو مزید مضبوط بنانے کے لیے 2,000 انویسٹی گیشن آفیسرزکی بھرتی کی منظوری دی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی، پولیس کے بنیادی ڈھانچے کو جدید بنانے کا کام بھی جاری ہے، جس کے تحت صوبے بھر میں 40 ماڈل پولیس اسٹیشنز کی اپ گریڈیشن کا کام کیا جا رہا ہے۔ یہ اصلاحات ایک ایسے محفوظ، اسمارٹ اور مستعد قانون نافذ کرنے والے نظام کی تعمیر کے لیے ہمارے عزم کی عکاسی کرتی ہیں جو سندھ کے ابھرتے ہوئے سلامتی کودرپیش خطرات سے نمٹنے کی بھرپور صلاحیت رکھتا ہو۔

خصوصی افراد کو بااختیار بنانا

جناب اسپیکر،

حکومتِ سندھ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے پرعزم ہے کہ خصوصی افراد کو یکساں مواقع، معیاری تعلیم، بحالی کی خدمات اور باوقار روزگار فراہم کی جائیں۔ یہ ہماری ترجیح ہے کہ یہ شہری، صوبے کی ترقی اور نمو میں برابر کے اور مؤثر شراکت دار بنیں، اور زندگی کے کسی بھی مرحلے پر خود کو الگ تھلگ محسوس نہ کریں۔ مالی سال 2025-26 کے دوران، DEPD نے صوبے بھر میں اپنے دائرہ کار اور خدمات کی فراہمی کے نیٹ ورک کو نمایاں طور پر وسعت دی ہے۔

یہ محکمہ اس وقت سندھ بھر میں 67 Government Rehabilitation Schools، Autism Rehabilitation اور تربیتی خدمات کے 10 فعال مراکز (C-ARTS) چلا رہا ہے اور 140 شراکت دار تنظیموں کے ساتھ مل کر کام کر رہا ہے۔ رواں سال کے دوران، خصوصی افراد کی مدد کرنے والے شراکت دار اداروں کو گرانٹ ان ایڈ کی مد میں 2.8 بلین روپے فراہم کیے گئے۔ 'انکلوسیو ایجوکیشن پروگرام' کے تحت 300 اسکولوں کے 1,000 سے زائد اساتذہ کو تربیت دی گئی، جبکہ اگلے سال کے لیے 5,000 اساتذہ کو تربیت دینے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔

Specialized Rehabilitation کی سہولیات کو وسعت دینے میں نمایاں پیش رفت حاصل ہوئی۔ شہید بینظیر آباد، سکھر اور لاڑکانہ میں قائم C-ARTS مراکز نے تعلیمی، پیشہ ورانہ اور Rehabilitation Services کی فراہمی جاری رکھی، جبکہ ٹنڈو محمد خان میں قائم سہولیات اور کورنگی میں رہائشی سی-آرٹس کی عمارت مکمل ہو چکی ہے اور فعال ہونے کے لیے تیار ہے۔ سکھر میگا کمپلیکس فعال ہونے کے قریب ہے، جبکہ میرپورخاص، کراچی وسطی اور DHA کراچی میں مزید مراکز زیر تعمیر ہیں ۔

Rehabilitation Services کو بہتر بنانے کے لیے، محکمہ نے سندھ بھر میں Specialized Centers میں اضافہ کیا ہے۔ Sindh Institute of Physical Medicine Rehabilitation لاڑکانہ کا کام تقریباً 90 فیصد مکمل ہو چکا ہے، جبکہ سکھر میں ایک نئی SIPM&R Facility منصوبہ زیر تکمیل ہے ۔ شہریوں کے قریب ضروری خدمات تک رسائی کو بہتر بنانے کے لیے کراچی، بدین، ٹنڈو محمد خان، شہدادپور، جیکب آباد، مورو،دوڑ اور مٹھی میں بھی بحالی کے مراکز کو وسعت دی جا رہی ہے۔

محکمہ نے رواں سال کے دوران کئی جدید اقدامات کا آغاز بھی کیا ہے ۔ جن میں سماعت اور گویائی سے محروم طلبہ کے لیے 42 ڈیجیٹل کلاس رومز

قائم کیے گئے ہیں ، کورنگی میں معذور افراد کے لیے پاکستان کا سب سے بڑا پیشہ ورانہ تربیتی مرکز قائم کیا گیاہے اور سندھ بھر میں مستفید ہونے والوں میں تقریباً 800 ملین روپے مالیت کے امدادی آلات تقسیم کیے گئے ہیں ۔ سندھ پولیس کے تعاون سے تیار کردہ 'ملاپ' (MILAP) ایپ کا آغاز کیا گیا ہے تاکہ ضرورت مند بچوں کی مدد کی جا سکے، اور یہ ایپ پہلے ہی گمشدہ بچوں کو ان کے خاندانوں سے دوبارہ ملانے میں مدد فراہم کر چکی ہے۔

جدید سفری سہولیات

جناب اسپیکر،

ہم نے 'پیپلز بس سروس' کے دائرہ کار کو وسیع کر کے، ماحول دوست سفری حل متعارف کروا کر اور جدید ٹرانسپورٹ ٹیکنالوجیز کو بروئے کار لا کر سندھ بھر میں عوامی ٹرانسپورٹ کی خدمات کو جدید خطوط پر استوار کرنا جاری رکھاہوا ہے۔ مالی سال 26-2025 کے دوران، پیپلز بس سروس کا نیٹ ورک سندھ بھر میں 290 فعال بسوں تک پھیل گیا ہے۔ خیرپور، شکارپور، ٹنڈو الہ یار اور حیدرآباد میں نئے روٹس شروع کیے گئے، جن سے روزانہ تقریباً 125,000 مسافر مستفید ہو رہے ہیں۔ یہ نظام اب تک 41 ملین سے زائد مسافروں کو خدمات فراہم کر چکا ہے، جس سے یہ صوبے کے سب سے اہم عوامی ٹرانسپورٹ اقدامات میں سے ایک بن گیا ہے۔

خواتین کے لیے مخصوص پاکستان کی پہلی پبلک ٹرانسپورٹ سروس 'پنک بس سروس' کا دائرہ کار مسلسل بڑھایا گیا ہے اور اب یہ کراچی میں 5 روٹس پر 28 بسیں چلائی جارہی ہے۔ اس کے علاوہ، گرین لائن کوریڈور پر مخصوص پنک بسیں روزانہ تقریباً 1,500 خواتین مسافروں کو محفوظ، سستا اور باوقار سفر فراہم کرتی ہیں۔ حکومت نے ماحول دوست ٹرانسپورٹ کی طرف منتقلی کے عمل کو بھی تیز کیا۔ رواں سال کے دوران، 34 الیکٹرک منی بسیں فعال کی گئیں جبکہ کراچی کے روڈ نیٹ ورک پر 5 ڈبل ڈیکر بسیں متعارف کروائی گئیں ہیں۔ اگلے مرحلے میں 100 اضافی الیکٹرک بسیں شامل کی جائیں گی جن سے روزانہ 50,000 سے زائد مسافروں کو سفری سہولیات ملنے کی توقع ہے۔ مزید برآں، 'پیپلز گرین ٹرانسپورٹ پروگرام' کے تحت 1,000 الیکٹرک بسوں کے بڑے پروگرام کے تحت پہلی 500 الیکٹرک بسوں کی خریداری پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ فریم ورک کے ذریعے عمل میں لائی جا رہی ہے۔

مسافروں کی سہولت کو بہتر بنانے کے لیے گرین لائن، اورنج لائن اور پیپلز بس سروس کے روٹس پر 'آٹو میٹڈ فیئر کلیکشن سسٹم' کامیابی سے نافذ کر دیا گیا ہے، جس سے سندھ بھر میں ایک مشترکہ انٹیلیجنٹ ٹرانسپورٹ سسٹم کی بنیاد رکھ دی گئی ہے۔ "سندھ انٹرا ڈسٹرکٹ پیپلز بس سروس پروجیکٹ" کے تحت ڈالر کی برابری (Dollar Parity) کی خریداری کے لیے رواں سال 26-2025 کے لیے 1.8 ارب روپے کے فنڈز کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ سندھ انٹرا ڈسٹرکٹ پیپلز بس سروس پروجیکٹ کے لیے فیول کاسٹ انڈیکسیشن کے لیے رواں سال 1.68 ارب روپے فراہم کیے گئے اور اگلے سال کے لیے بھی برقرار رکھے گئے ہیں اور اگلے مالی سال 25-2026 میں گرانٹ ان ایڈ کے طور پر سندھ انٹرا ڈسٹرکٹ پیپلز بس سروس پروجیکٹ کے یوٹیلیٹیز کے لیے 175.00 ملین روپے کے فنڈز رکھے گئے ہیں۔

"سندھ انٹرا ڈسٹرکٹ پیپلز بس سروس پروجیکٹ" کے تحت 50 الیکٹرک بسوں (رینٹ ٹو اون) کے لیے 825 ملین روپے کے فنڈز رکھے گئے ہیں اور اس کے ساتھ 100 الیکٹرک بسوں کی فراہمی، اور آپریشن و مینٹیننس کے لیے 1.65 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔ مزید برآں نیشنل انرجی اینڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن (NETC) کے ذریعے گورنمنٹ ٹو گورنمنٹ (G2G) کی بنیاد پر پبلک ٹرانسپورٹ بسوں کی خریداری اور آپریشن کو حتمی شکل دینے کے لیے ضروری آپریشنل اخراجات کی مد میں رواں سال 64.622 ملین روپے فراہم کیے گئے ہیں۔

کسانوں کی امداد اور غذائی تحفظ
جناب اسپیکر،

زراعت سندھ کی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہے، جو دیہی افرادی قوت کے تقریباً 70 فیصد حصے کو روزگار فراہم کرتی ہے اور پاکستان کے غذائی تحفظ میں نمایاں کردار ادا کرتی ہے۔ سندھ ملک کی چاول کی کل پیداوار کا تقریباً 35 سے 40 فیصد، کپاس کا 30 سے 35 فیصد، گنے کا 25 سے 30 فیصد اور گندم کی پیداوار کا 12 سے 15 فیصد پیدا کرتا ہے، جس کی وجہ سے ہمارے کسانوں کی خوشحالی صوبائی اور قومی دونوں معاشی ترقی کے لیے انتہائی اہم ہے۔ رواں سال اے ڈی پی کے تحت ترقیاتی اخراجات کے لیے 4.7 ارب روپے کے فنڈز فراہم کیے گئے، جبکہ SWAT پروجیکٹ کے لیے ایف پی اے کے جزو کے تحت 10.3 ارب روپے فراہم کیے گئے۔

پیداواری لاگت میں اضافے، ماحولیاتی تبدیلیوں اور مارکیٹ کے دباؤ کے باعث کسانوں کو درپیش مسائل کا ادراک کرتے ہوئے، ہماری حکومت نے تاریخی 'سندھ وہیٹ گروئرز سپورٹ پروگرام 2025' کا آغاز کیا، جو صوبے کی تاریخ میں کسانوں کی براہِ راست مدد کے سب سے بڑے اقدامات میں سے ایک ہے۔ اس پروگرام کے ذریعے 306,709 'بینظیر ہاری کارڈز' جاری کیے گئے اور بینکنگ نظام کے ذریعے براہِ راست مالی امداد فراہم کی گئی، جس سے شفافیت اور مالیاتی شمولیت دونوں کو فروغ ملا۔ بینظیر ہاری کارڈ پلیٹ فارم کے ذریعے 3 لاکھ سے زائد کسانوں کو باقاعدہ مالیاتی نظام (بینکنگ سسٹم) کا حصہ بنایا گیا۔ اس پروگرام کے تحت کسانوں کو رعایتی نرخوں پر زرعی اجزاء فراہم کیے گئے۔ مجموعی طور پر 332,742 کاشتکار ڈی اے پی کھاد کی سبسڈیز سے مستفید ہوئے جبکہ 314,369 کاشتکاروں کو رعایتی یوریا کھاد کی امداد ملی۔ اس پروگرام کا باقاعدہ آغاز تقریباً 8,000 کسانوں کی شرکت سے ہوا تھا اور اس پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کے لیے محکمہ زراعت اور ریونیوکے حکام نے مشترکہ طور پر بڑے پیمانے پر فیلڈ ویریفکیشن کی تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ امداد حقیقی کاشتکاروں تک پہنچے۔ ان اقدامات کے واضح اور مثبت نتائج برآمد ہوئے۔

'سندھ واٹر اینڈ ایگریکلچر ٹرانسفارمیشن' (SWAT) پروجیکٹ کے ذریعے 23 اضلاع میں جی آئی ایس (GIS) اور ریموٹ سینسنگ کا استعمال کرتے ہوئے فصلوں کا تخمینہ لگایا گیا، 60 کلائمیٹ بزنس فیلڈ

اسکولز قائم کیے گئے اور 750 کسانوں کو ماحولیاتی تبدیلیوں کے مطابق جدید زراعت (climate-smart agriculture) کی تربیت دینے کا ہدف مقرر کیا گیا۔ اس کے علاوہ، کاشتکاروں کے لیے مارکیٹ تک رسائی اور معلومات کو بہتر بنانے کے لیے ڈیجیٹل فارم ایڈوائزری ایپلی کیشنز (موبائل ایپس) اور 22 اضلاع کی 27 ہول سیل مارکیٹوں پر محیط ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سسٹم کا آغاز کیا گیا۔

اسٹریٹیجک غذائی ذخائر

گندم کے مناسب ذخائر کو برقرار رکھنا سندھ کے لیے اسٹریٹیجک اہمیت کا حامل ہے، جو نہ صرف غذائی تحفظ کو یقینی بنانے بلکہ کسانوں کی آمدنی کے تحفظ، مارکیٹ میں قیمتوں کو مستحکم رکھنے اور ہنگامی حالات سے نمٹنے کے لیے حکومت کی صلاحیت کو مضبوط بنانے کے لیے بھی ضروری ہے۔ گندم صوبے کی بنیادی غذائی فصل ہے اور دیہی خاندانوں کے روزگار میں نمایاں کردار ادا کرتی ہے۔ بڑھتی ہوئی پیداواری لاگت، ماحولیاتی خطرات اور مارکیٹ کی غیر یقینی صورتحال کے پیشِ نظر، گندم کے ذخائر کی دانشمندانہ سطح کو برقرار رکھنا صوبائی معاشی اور سماجی حکمت عملی کا ایک لازمی حصہ بن چکا ہے۔

گزشتہ چند سالوں کے دوران کسانوں کو پیداواری لاگت میں خاطر خواہ اضافے کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ سال 2021 سے اب تک بعض زمروں میں اہم زرعی اجزاء کی قیمتوں میں 50 سے 100 فیصد سے زیادہ اضافہ ہوا ہے، جس سے فی ایکڑ گندم کی کاشت کی لاگت میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ اس کے علاوہ مشرقِ وسطیٰ کے بحران کے تناظر میں ایندھن کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کا بوجھ برداشت کرنے کے لیے بھی کسانوں کو مالی امداد فراہم کی گئی۔

اس کے ساتھ ہی آنے والی فصل کے سال کے لیے ہم نے 8,750 روپے فی 100 کلوگرام تھیلے کی امدادی قیمت پر 1.0 ملین میٹرک ٹن گندم کی خریداری کا ہدف مقرر کیا ہے۔ جبکہ حکومت اگلے مالی سال 2026-27 میں تقریباً 20 ارب روپے کی تخمینی سبسڈی فراہم کرے گی۔ میں آپ کو مطلع کرتا چلوں کہ یہ اسٹریٹیجک ریلیف اقدام نیشنل فسکل پیکٹ کے تحت آئی ایم ایف کی اس پہلے سے عائد شرط کے باوجود اٹھایا گیا ہے جس میں اجناس کی مارکیٹ کے آپریشنز سے حکومتی کردار کو بتدریج ختم کرنے کا کہا گیا تھا۔

لائیو اسٹاک کی ترقی اور دیہی خوشحالی

جناب اسپیکر،

لائیو اسٹاک سندھ کی دیہی معیشت کا ایک اہم ستون ہے جو لاکھوں خاندانوں کو روزگار، غذائی تحفظ اور آمدنی کا سہارا فراہم کرتا ہے۔ مالی سال 2025-26 کے دوران ہم نے صوبے بھر میں جانوروں کی صحت کو بہتر بنانے، بیماریوں کی روک تھام کو مضبوط کرنے اور لائیو اسٹاک پر انحصار کرنے والی برادریوں کی مدد کے لیے وسیع پیمانے پر اقدامات کیے۔رواں سال کے دوران ہم نے مختلف بیماریوں کے خلاف 40.3 ملین سے زیادہ جانوروں کی ویکسینیشن کو یقینی بنایا اور سندھ کی تاریخ میں پہلی بار یونین کونسل کی سطح پر 'کارپٹ ویکسینیشن مہم' کا آغاز کیا، جس کے تحت 8.27 ملین جانوروں کو ویکسین لگائی گئی۔ مجموعی طور پر 324 یونین کونسلوں کو بلیک کوارٹر، اینتھراکس اور سی سی پی پی کے خلاف مکمل تحفظ فراہم کیا گیا، جس نے جانوروں کی صحت کو نمایاں طور پر مضبوط کیا اور دیہی روزگار کا تحفظ کیا۔ اس کے علاوہ ویٹرنری سروسز نے سندھ بھر میں 3.25 ملین جانوروں کو علاج معالجے کی سہولیات فراہم کیں۔ رواں سال ترقیاتی سرگرمیوں کو انجام دینے کے لیے 1.89 ارب روپے کے فنڈز فراہم کیے گئے۔مزید برآنسندھ لائیو اسٹاک اینڈ ایکوا کلچر ڈویلپمنٹ پروجیکٹ کے تحت ایف پی اے جزو کے تحت 4.2 ارب روپے فراہم کیے گئے۔ یہ منصوبہ موجودہ مالی سال میں اس مقصد کے ساتھ جاری رہا کہ سندھ میں لائیو اسٹاک اور ایکوا کلچرکے شعبوں میں ماحولیاتی تبدیلیوں کے مطابق ہم آہنگ اور مسابقتی چھوٹے و درمیانے درجے کے پیدا کاروں کو فروغ دیا جا سکے۔ اس منصوبے کے چار اجزاء ہیں؛ پہلا جزو شعبہ وار ترقی کے لیے سازگار ماحول کو مضبوط بنانا ہے۔ دوسرا جزو ماحولیاتی تبدیلیوں کے موافق پیداوار، ویلیو ایڈیشن ، اور مارکیٹوں تک سب کی شمولیت پر مبنی رسائی کو فروغ دینا ہے۔ تیسرا جزو پروجیکٹ مینجمنٹ، مانیٹرنگ اور سیکھنے کا عمل ہے۔آخر میں چوتھا جزو غیرمتوقع ہنگامی صورتحال سے نمٹناہے۔

جناب اسپیکر،

دور دراز تک رسائی اور کسانوں کی آگاہی کو بہتر بنانے کے لیے تکنیکی ٹیموں نے 107,926 دیہات کا دورہ کیا اور 85,792 کسانوں کے ساتھ ملاقاتیں اور آگاہی سیشنز منعقد کیے، جس سے مال مویشی پالنے والوں کو جانوروں کی بہتر پرورش اور بیماریوں سے بچاؤ کے طریقے اپنانے میں مدد ملی۔ حکومت نے ویٹرنری ریسرچ اور ویکسین کی پیداواری صلاحیت کو بھی مضبوط کیا۔ رواں سال کے دوران سینٹرل ویٹرنری ڈائیگنوسٹک لیبارٹری نے 81,428 نمونوں کی جانچ کی، 19,300 بیماری سے متاثرہ کیسز کی نشاندہی کی، اور بڑے پیمانے پر تشخیصی و تحقیقی سرگرمیاں انجام دیں۔

ماہی گیروں اور ساحلی پٹی پرمقیم خاندانوں کی مدد

جناب اسپیکر،

حکومتِ سندھ ماہی گیروں کے روزگار کے تحفظ اور 'بلیو اکانومی' کو مضبوط بنانے کے لیے پرعزم رہی، جو ہماری ساحلی پٹی اور اندرونی آبی ذخائر کے ساتھ رہنے والے ہزاروں خاندانوں کی کفالت کرتی ہے۔ ماہی گیری سے وابستہ خاندانوں کو درپیش چیلنجز بشمول سمندر میں سیکیورٹی کے خطرات، بڑھتے ہوئے آپریشنل اخراجات اور ماحولیاتی تبدیلیوں کا ادراک کرتے ہوئے مالی سال 2025-26 کے دوران ہدف پر مبنی اقدامات کیے گئے۔

ماہی گیروں کے روزگار کو تحفظ فراہم کرنے اور سمندری سلامتی کو مضبوط بنانے کے لیے حکومت نے 1.2 ارب روپے کی لاگت سے 'ویسل مانیٹرنگ سسٹم' پروجیکٹ شروع کیا، جس کی مشترکہ فنڈنگ وفاقی حکومت (600 ملین روپے)، حکومتِ سندھ (300 ملین روپے) اور حکومتِ بلوچستان (300 ملین روپے) نے کی ہے۔ اس منصوبے کے تحت تقریباً 10,000 ماہی گیری کی کشتیوں کو ریئل ٹائیم ٹریکنگ کے آلات سے لیس کیا جائے گا۔ یہ منصوبہ اس وقت نفاذ کے مراحل میں ہے اور جون 2027 تک مکمل ہونے کی امید ہےجو پاکستان کی ماہی گیر برادریوں کے لیے ایک جدید حفاظتی اور نگرانی کا فریم ورک فراہم کرے گا۔

آفات سے نمٹنے کی تیاری، ہنگامی ردِعمل اور عوامی تحفظ

جناب اسپیکر،

ہنگامی حالات، آفات اور صحتِ عامہ کے بحرانوں کے دوران جانوں کا تحفظ حکومت کی ایک بنیادی ذمہ داری ہے۔ ریسکیو 1122 سندھ، پرووِنشل

ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی اورموبائل ڈائیگنوسٹک اینڈ ایمرجنسی ہیلتھ سروسزپر مشتمل ایک مربوط فریم ورک کے ذریعے، حکومتِ سندھ نے صوبے بھر میں آفات سے نمٹنے کی تیاری، ہنگامی ردِعمل اور دور دراز تک صحت کی خدمات کی فراہمی کو مضبوط بنانا جاری رکھا ہوا ہے۔ مالی سال 26-2025 کے دوران، محکمہ بحالی نے 4.72 ارب روپے کے مشترکہ بجٹ کے ساتھ پروگراموں پر عمل درآمد کیا جس سے صوبے کی استعداد اور آفات سے نمٹنے کی صلاحیت میں مزید اضافہ ہوا۔ریسکیو 1122 نے سال کے دوران اپنے آپریشنل دائرہ کار میں نمایاں توسیع کی جس کے تحت خدمات کو 19 اضلاع تک پھیلایا گیا اور 15 ہائی وے ایمرجنسی رسپانس اسٹیشنزکا نیٹ ورک قائم کیا گیا۔ 1,700 سے زائد اہلکاروں کو تربیت دی گئی جن میں 739 ریسکیورز شامل ہیں، جبکہ رواں سال کے دوران 221 نئے ریسکیورز نے اپنی تربیت مکمل کی۔ جولائی 2025 اور مئی 2026 کے درمیان ریسکیو 1122 نے 320,798 سے زیادہ ہنگامی حالات پر ردِعمل ظاہر کیا، جن میں 317,760 طبی ہنگامی حالات، 1,711 آتشزدگی کے واقعات اور سینکڑوں ریسکیو آپریشنز شامل ہیں، جس سے سندھ بھر کے شہریوں کو اہم ترین امداد فراہم کی گئی۔

پرووِنشل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی نے ضلع کی سطح پر ڈیزاسٹر مینجمنٹ یونٹس کے قیام، 24 گھنٹے فعال پرووِنشل ایمرجنسی آپریشنز سینٹر کی مضبوطی، جی آئی ایس پر مبنی خطرات کی میپنگ کے نظام کی تیاری اور ڈیجیٹل ریلیف مانیٹرنگ کے طریقہ کار کو متعارف کروا کر آفات سے نمٹنے کی تیاری اور نقصانات کو کم کرنے کے نظام کو مستحکم بنانا جاری رکھا ہے۔میرپورخاص، لاڑکانہ اور شہید بینظیر آباد میں قائم نئی علاقائی سہولیات صوبے بھر میں ہنگامی ہم آہنگی اور ردِعمل کی صلاحیتوں کو مزید بہتر بنائیں گی۔ اس کے ساتھ ہی موبائل ڈائیگنوسٹک اینڈ ایمرجنسی ہیلتھ سروسز نے دور دراز اور پسماندہ حلقوں تک صحت کی سہولیات کی رسائی کو وسیع کیا۔ رواں سال کے دوران، ایم ڈی اینڈ ای ایچ ایس نے 18 اضلاع میں 488,000 سے زیادہ مریضوں کو خدمات فراہم کیں، جبکہ صرف سیلاب اور بارشوں کی ہنگامی صورتحال کے دوران طبی ٹیموں نے متاثرہ علاقوں میں 65,289 مریضوں کا علاج کیا اور 20,000 سے زائد تشخیصی ٹیسٹ کیے۔ یہ خدمات سندھ کے آفات سے نمٹنے کے ڈھانچے کا ایک اہم حصہ بن چکی ہیں جو اس بات کو یقینی بناتی ہیں کہ صحت کی دیکھ بھال ضرورت کے وقت کمزور اور متاثرہ آبادیوں تک پہنچے۔

گل پلازہ حادثے کے متاثرین کے لیے معاوضہ

جناب اسپیکر،

کراچی کے گل پلازہ میں پیش آنے والا اندوہناک حادثہ انتہائی رنج و غم کا باعث بنا ہے۔ ہم ان خاندانوں سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں جن کا جانی و مالی نقصان ہوا ہے اور زخمیوں کی جلد صحت یابی کے لیے دعاگو ہیں۔ یہ افسوسناک واقعہ گنجان آباد تجارتی علاقوں میں شہریوں اور کاروبار کو درپیش خطرات کی ایک واضح یاد دہانی ہے۔

حکومتِ سندھ اس مشکل گھڑی میں متاثرہ خاندانوں، دکانداروں اور ملازمین کے ساتھ یکجہتی کے ساتھ کھڑی ہے۔ ہم اس بات کو یقینی بنانے کے لیے پرعزم ہیں کہ تمام ضروری ریلیف اور بحالی کے اقدامات ہنگامی بنیادوں پر کیے جائیں۔ متعلقہ محکموں کو نقصانات کا اندازہ لگانے اور متاثرین کو منصفانہ اور شفاف طریقے سے معاوضہ دینے کے لیے ایک جامع پلان تیار کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

مالی سال 2025-26 کے دوران حکومت نے کراچی کے تاریخی تجارتی مراکز میں سے ایک گل پلازہ کی بحالی اور بحالیِ نو کے لیے ایک خصوصی امدادی پیکیج کا دائرہ وسیع کیا۔ حکومت نے کمشنر کراچی کے ذریعے 85 لاپتہ افراد کے خاندانوں کو 850 ملین روپے فراہم کیے ہیں۔ اس کے علاوہ چیمبر آف کامرس کراچی کے لگائے گئے تخمینے کی بنیاد پر کمشنر کراچی کے ذریعے گل پلازہ کے دکانداروں کو معاوضے کے طور پر 7ارب روپے فراہم کیے گئے ہیں۔ مزید برآں کمشنر کراچی کے ذریعے گل پلازہ کے ہر دکاندار کو 5 لاکھ روپے فی کس کے حساب سے مالی امداد کی مد میں 600 ملین روپے فراہم کیے گئے ہیں۔ اور لیاری کی خالی کرائی گئی عمارت کے تمام رہائشیوں کے لیے کمشنر کراچی کے ذریعے اسٹینڈرڈ رینٹ کمپنسیشن کی مد میں 100 ملین روپے فراہم کیے گئے ہیں۔

صنعتی استحکام اور روزگار کے نئے مواقع کی تخلیق

جناب اسپیکر،

سندھ میں صنعت ، معاشی نمو، برآمدات اور روزگار کا ایک اہم محرک ہے۔ پاکستان کے صنعتی مرکز کے طور پر ہمارا صوبہ ہزاروں مینوفیکچرنگ یونٹس کی میزبانی کرتا ہے جو قومی پیداوار، تجارت اور ریونیو کی تیاری میں نمایاں کردار ادا کرتے ہیں۔ اس پیکیج کا مقصد دیرینہ انفراسٹرکچر کی کمیوں کو دور کرنا اور اس علاقے میں کام کرنے والی صنعتوں کی مسابقت کو بہتر بنانا ہے۔ حکومتِ سندھ، سندھ اسمال انڈسٹریز کارپوریشن کو 400 ملین روپے کی گرانٹ ان ایڈ بھی فراہم کر رہی ہے تاکہ سندھ میں چھوٹی صنعتوں کو فروغ دیا جا سکے اور اس مقصد کے لیے اگلے مالی سال 2026-27 کے لیے فنڈز مختص کر دیے گئے ہیں۔موجودہ مالی سال میں دیہی اور شہری دونوں علاقوں میں مائیکرو، سمال اینڈ میڈیم انٹرپرائزز اورگھریلو صنعتوں کی ترقی اور فروغ کے لیے 1.4 ارب روپے کے فنڈز کی گنجائش فراہم کی گئی ہے۔

لوکل گورنمنٹ کی طرف سے خدمات کی فراہمی کا استحکام

جناب اسپیکر،

بنیادی میونسپل خدمات کی فراہمی اور شہریوں کے معیارِ زندگی کو بہتر بنانے کے لیے مؤثر بلدیاتی ادارے ناگزیر ہیں۔ ملک کے سب سے بڑے شہر کو خدمات فراہم کرنے والے اہم ترین میونسپل ادارے کے طور پرکراچی میٹروپولیٹن کارپوریشن کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے، حکومت نے میونسپل خدمات اور انفراسٹرکچر کی ترقی کو مضبوط بنانے کے لیے تقریباً 13 ارب روپے کی مالی امداد فراہم کی۔ مالیاتی طور پر بااختیار بنانے کی جانب پیش رفت کرتے ہوئے سندھ نے پہلے ہی صوبے کی لوکل کونسلوں کو پراپرٹی ٹیکس کی وصولی اور استعمال کا اختیار لوکل کونسلوں کو منتقل کر کے انہیں بااختیار بنا دیا ہے۔ سالانہ 2 ارب روپے سے زیادہ ٹیکس جمع کیا جا رہا ہے جسے ان کونسلوں کی بہتری کے لیے استعمال کیا جائے گا۔

موجودہ مالی سال میں لوکل کونسلوں کو 165 ارب روپے کی مختص رقم کے مقابلے میں 156.2 ارب روپے بطور گرانٹ اور ان کے جاری سالانہ او زیڈ ٹی (OZT) گرانٹ کے ساتھ فراہم کیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ، کراچی میں برساتی نالوں کی صفائی کے لیے کے ایم سی کو 200 ملین روپے فراہم کیے گئے ہیں۔ پھر پورے کراچی میں سڑکوں کی مرمت و بحالی کے لیے کے

ایم سی کو 1.5 ارب روپے فراہم کیے گئے ہیں۔ اسی طرح کے ایم سی کو 35 ویں نیشنل گیمزکی تیاری کے لیے 100 ملین روپے فراہم کیے گئے ہیں۔ کراچی ڈویژن میں مون سون سے قبل برساتی نالوں کی صفائی کے لیے کے ایم سی کو 300 ملین روپے فراہم کیے گئے ہیں۔ کراچی کے بھرپور تعمیراتی ورثے اور تاریخی شناخت کو محفوظ رکھنے کی کوشش میں ہم نے کراچی کی ثقافتی روح کے احیاء کے لیے ایمپریس مارکیٹ کو اس کی اصل شکل میں بحال کیا ہے۔ دوسری طرف لوکل گورنمنٹ بورڈ کو اپنے ملازمین کے پنشن کے واجبات کی ادائیگی کے لیے 206.8 ملین روپے فراہم کیے گئے ہیں اور ڈسٹرکٹ کونسل گھوٹکی کو ترقیاتی سرگرمیوں کے لیے 700روپے فراہم کیے گئے ہیں۔

پیپلز انفارمیشن ٹیکنالوجی پروگرام (پی آئی ٹی پی) فیز ٹو کے ذریعے ڈیجیٹل سندھ کی تعمیر

جناب اسپیکر،

مستقبل ان لوگوں کا ہے جو ٹیکنالوجی، جدت اور ڈیجیٹل مہارتوں کا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہوئے، میری حکومت نے 'پیپلز انفارمیشن ٹیکنالوجی پروگرام-(PITP-II) کا آغاز ایک فلیگ شپ اقدام کے طور پر کیا تاکہ ہمارے نوجوانوں کو مارکیٹ کی طلب کے مطابق ڈیجیٹل مہارتوں سے لیس کیا جا سکے اور انہیں جدید معیشت کے مواقع کے لیے تیار کیا جا سکے۔ این ای ڈی یونیورسٹی، مہران یونیورسٹی اور سکھر آئی بی اے یونیورسٹی کے تعاون سے نافذ کیے جانے والے اس پروگرام کا مقصد ڈیجیٹل مہارتوں کے فرق کو ختم کرنا اور روزگار کے لیے تیار پیشہ ور افراد کی ایک ایسی نئی نسل تیار کرنا تھا جو ڈیجیٹل سندھ کے وژن میں اپنا حصہ ڈالنے کی بھرپور صلاحیت رکھتی ہو۔

مجھے اس ایوان کو مطلع کرتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے کہ پی آئی ٹی پی-II کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہو چکا ہے اور اس نے اپنے تمام اہداف کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ 35,000 تربیت حاصل کرنے والے ٹرینیز کے ہدف کے مقابلے میں، اس پروگرام نے 36,116 نوجوان مردوں اور خواتین کو کامیابی سے تربیت فراہم کی، جو کہ مقررہ ہدف سے 1,100 سے زائد شرکاء زیادہ ہیں۔ یہ پروگرام سندھ کے ٹیکنالوجی کے ایکو سسٹم کو مضبوط کرے گا اور نوجوانوں کے لیے معاشی مواقع کو وسعت دے گا۔ یہ تربیت سندھ کے تمام ڈویژنوں بشمول تھرپارکر جیسے پسماندہ اضلاع میں فراہم کی گئی تاکہ یہ یقینی

بنایا جا سکے کہ ڈیجیٹل معیشت کے فوائد صوبے کے ہر کونے تک پہنچیں۔اس پروگرام کے تحت 12 اعلیٰ حصول والے ٹیکنالوجی کے شعبوں میں بین الاقوامی سطح پر رائج تربیت فراہم کی گئی، جن میں آرٹیفیشل انٹیلی جنس فاؤنڈیشنز ، ڈیٹا سائنس، سائبر سیکیورٹی، کلاؤڈ کمپیوٹنگ، موبائل ایپ ڈویلپمنٹ، ویب ڈویلپمنٹ، ڈیجیٹل مارکیٹنگ، ای کامرس، گرافک ڈیزائننگ اور سافٹ ویئر ڈویلپمنٹ شامل ہیں۔ حکومت نے اس انقلابی اقدام میں تقریباً 1.4 ارب روپے کی سرمایہ کاری کی، جس میں 1.225 ارب روپے تربیت کے لیے اور 175 ملین روپے 1,750 گوگل کروم بکس (Google Chromebooks) کی فراہمی کے لیے شامل ہیں جو بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے طلبہ کو دیے گئے۔ اس کے علاوہ آئی ٹی ٹاور کے قیام کے لیے آئی آئی چندریگر روڈ کراچی پر واقع وڈ اسٹریٹ کی ایک تاریخی عمارت حبیب انشورنس کمپنی کی خریداری کے لیے 1.57 ارب روپے کے فنڈز فراہم کیے گئے ہیں۔

مالیاتی تدبر، کفایت شعاری اور بجٹ فلاسفی

جناب اسپیکر،

روزگار کے مواقع پیدا کرنے، زرعی پیداواری صلاحیت کو بڑھانے، ماحولیاتی بہتری اور عوام کو ہمہ گیر خدمات کی فراہمی میں مدد کے لیے اصلاحات کا تسلسل ہماری حکومت کا طرۂ امتیاز رہا ہے۔ ان اقدامات نے ہمیں غربت میں کمی اور اپنے عوام کی زندگیوں کو بہتر بنانے میں نمایاں پیش رفت کرنے میں مدد دی ہے۔ اس کے ساتھ ہی ہم نے اس بات کو یقینی بنایا ہے کہ ترقی کے ثمرات بلا تفریق ہر شہری تک پہنچیں۔

جنابِ عالی، جیسا کہ آپ جانتے ہیں قدرتی آفات اور جغرافیائی و سیاسی چیلنجوں کا سامنا کرنے کے باوجود سندھ نے اپنے وفاقی اور بین الاقوامی وعدوں کو پورا کرنے کے لیے اپنے محدود وسائل کا انتظام تدبر اور ذمہ داری کے ساتھ کیا ہے، جبکہ صوبے کے پسماندہ اور محروم طبقات کی فلاح و بہبود اور انفراسٹرکچر کی ترقی کو ترجیح دینا جاری رکھا۔ نتیجے کے طور پر سندھ کے عوام صحت کی بہتر سہولیات، سازگار تعلیمی ماحول، ٹرانسپورٹ، نکاسیِ آب، آبپاشی، زراعت، پانی کی فراہمی کے بہتر بنیادی ڈھانچے، سماجی تحفظ کے اقدامات اور میرٹ پر مبنی ملازمت کے مواقع سے مستفید ہوئے ہیں۔

جناب اسپیکر،

بدقسمتی سے ہمیں ایک بار پھر ایسے عالمی سیاسی اور معاشی ماحول کا سامنا ہے جس میں تجارت اور عالمی مالیات محدود ہیں اور وسائل تک رسائی اور سپلائی چین درہم برہم ہو چکا ہے، جس کی وجہ عالمی سپلائی پر پابندیاں اور مشرقِ وسطیٰ کے تنازعہ کے باعث تیل کی بڑھتی ہوئی قیمتیں ہیں۔ تیل کی ان اونچی قیمتوں نے مہنگائی کو بڑھادیا ہے، روپے اور ڈالر کے تناسب کو کمزور کیا ہے اور آئی ایم ایف سے منسلک اصلاحات پر دباؤ ڈالا ہے۔

جنابِ عالی،

یہاں مجھے اس بات پر روشنی ڈالنی چاہیے کہ ہماری حکومت نے معیشت کے تحفظ، کھپت کے انتظام اور عام عوام پر مہنگائی کے دباؤ کو کم کرنے کے لیے سخت کفایت شعاری کے اقدامات، ریلیف پروگرام اور اسٹریٹیجک توانائی کے ضوابط نافذ کیے۔ حکومتِ سندھ کی طرف سے اٹھائے گئے اہم اقدامات میں درج ذیل شامل ہیں:

سرکاری گاڑیوں کے لیے پٹرول کے اخراجات میں 50 فیصد کمی کرنا اور تیل کے ذخائر کو محفوظ رکھنے کے لیے سرکاری گاڑیوں کے فلیٹ کے ایک بڑے حصے کو گراؤنڈ کرنا؛

صوبائی حکومت نے موٹر سائیکل سواروں کے لیے 2,000 روپے ماہانہ فیول سبسڈی کی منظوری دے کر عوامی رلیف فراہم کیا گیا اور روزانہ سفر کرنے والوں کے تحفظ کے لیے پبلک ٹرانسپورٹ کے کرایوں کو منجمد کر دیا۔ اس مقصد کے لیے موجودہ مالی سال میں پیپلز فیول سبسڈی پروگرام کے تحت 4 ارب روپے فراہم کیے گئے ہیں تاکہ 786,000 موٹر سائیکل مالکان کو دو مساوی قسطوں میں مدد دی جا سکے۔

اسی طرح ایندھن کی قیمتوں میں اضافے کے دوران سندھ میں زرعی استعداد کو مضبوط بنانے کے لیے مالی مدد کے طور پر سندھ گروئرز سپورٹ پروگرام کے تحت 3 ارب روپے فراہم کیے گئے ہیں۔

جبکہ، سندھ انٹرا ڈسٹرکٹ پیپلز بس سروسز کے تحت آپریشنز کے لیے فیول کاسٹ انڈیکسیشن کی مد میں 2.08 ارب روپے فراہم کیے گئے ہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ، ہم ایک ماحول دوست طرزِ زندگی کو اپنانے اور اسے فروغ دینے کے لیے پرعزم ہیں۔ہم نے پہلے مرحلے میں الیکٹرک بسیں چلا کر گرین ٹرانسپورٹ کا تصور متعارف کرایا ہے۔ پبلک ٹرانسپورٹ کے نظام میں اگلے مالی سال کے دوران مزید سو بسوں کا اضافہ کیا جائے گا۔

یہ ہدف پر مبنی سبسڈیز 69 ارب روپے کی اس سبسڈی کے علاوہ ہیں جو اجناس کے آپریشنز کو چلانے اور امدادی قیمت فراہم کرنے کے لیے دی گئی ہیں تاکہ کسانوں کو گندم کی کاشت کی طرف راغب کیا جا سکے اور موجودہ مالی سال میں صوبے کے لئے Strategic ذخائر کو برقرار رکھا جا سکے۔ اس طرح ہم نے اجناس کی مارکیٹ کے آپریشنز سے اپنا کردار کم کر کے خود کو ایک ریگولیٹر سے سہولت کار میں تبدیل کر دیا ہے۔

حکومت نے اس سے قبل توانائی بچانے کے لیے کاروباررات 9 بجے بند کرنے کا حکم دیا تھا۔ تاہم، معاشی ترقی اور تجارت کو فروغ دینے کے لیے، حکومتِ سندھ نے دکانوں، مالز اور ریسٹورانٹس کے لیے وقت کی ان مقررہ پابندیوں کو باقاعدہ طور پر ختم کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ ایندھن کی شدید قلت سنگین حد تک پہنچنے کی صورت میں شہریوں کی نقل و حرکت کو محدود کرنے اور عوامی اجتماعات پر سخت پابندی عائد کرنے کے لیے ایک ہنگامی اسٹریٹجک منصوبے کے طور پر مقامی سطح پر اسمارٹ لاک ڈاؤنزنافذ کیے گئے ہیں۔

جناب اسپیکر،

سندھ قومی اہداف کے حصول اور بین الاقوامی وعدوں کو پورا کرنے کے لیے اپنے کردار اور ذمہ داریوں سے پوری طرح واقف ہے۔ سندھ پاکستان انرجی ریلیف پلان - کنٹری بیوشن ٹو پرائم منسٹرز آسٹیرٹی فنڈ، 2026 کے تحت اپنا حصہ فراہم کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ وفاقی حکومت کے مطالبے پر بین الاضلاعی عوامی و مال بردار ٹرانسپورٹ کی سبسڈی سے متعلق چوتھے اقدام کے سلسلے میں ہم اب تک 807.245 ملین روپے فراہم کر چکے ہیں اور ہم اس مہم کی حمایت جاری رکھیں گے جب تک کہ ملک معاشی محاذ پر دوبارہ مستحکم نہیں ہو جاتا۔اس کے علاوہ آئی ایم ایف پروگرام 2025 کے تحت سندھ کے لیے موجودہ مالی سال کے اختتام پر 290 ارب روپے کا کیش بیلنس برقرار رکھنا لازمی ہے۔ سندھ نے دیگر صوبوں کے ساتھ مل کر زرعی انکم ٹیکس کا نیا نظام نافذ کیا ہے، خدمات پر سیلز ٹیکس کے لیے نیگیٹو لسٹ کا نظام اپنایا ہے، کرائے کی مالیت کی جگہ سندھ میں جائیدادوں کی کیپیٹل ویلیوایشن کا طریقہ کار نافذ کیا ہے، اور مربوط ای-پیڈز (E-PADs) سسٹم کے ذریعے ای-پروکیورمنٹ کو اپنایا ہے، جس کے تحت 'ای-پے سندھ' (E-Pay Sindh) اور دیگر متعلقہ اصلاحات کے ذریعے مختلف ٹیکسوں کو ڈیجیٹلائز کیا گیا ہے۔ اس کے متوازی تمام حکومتی ادائیگیاں (G2P) بشمول تنخواہیں، پنشن اور وینڈر

ادائیگیاں، اور عوام کی طرف سے کی جانے والی تمام ادائیگیاں (P2G) اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے 'راست/ مائیکرو پیمنٹ گیٹ وے' (RAAST/ MPG) کے طریقہ کار پر منتقل کر دی گئی ہیں۔

جناب اسپیکر،

یہ ایوان موجودہ مالی سال 2025-26 کے اختتام کے قریب پہنچ رہا ہے۔ اس اہم موڑ پر میں صوبائی کابینہ اور اس معزز ایوان کا تہہِ دل سے شکر گزار ہوں جنہوں نے دنیا بھر میں ایندھن کی قیمتوں میں اضافے کے پیشِ نظر اہم فیصلے کرنے اور کفایت شعاری کے اقدامات پر مؤثر عمل درآمد کے لیے تعاون اور رہنمائی فراہم کی جس میں توانائی کی بچت، کام کے اوقات میں کمی، اور وہ عوامی پالیسیاں شامل ہیں جنہوں نے عام عوام کو سیاسی، سماجی اور معاشی غیر یقینی صورتحال کے ایسے آزمائشی وقت کا دلیری سے مقابلہ کرنے میں سہولت فراہم کی۔

جناب اسپیکر،

مالیاتی نظم و ضبط کو برقرار رکھنے اور ترقی کی رفتار کو برقرار رکھتے ہوئے، موجودہ اور آئندہ دونوں مالی سالوں کے متوقع اخراجات کو پورا کرنے کے لیے وسائل کے ایک پائیدار اور مستحکم ڈھانچے (resource envelope) کو تیار کرنا ہماری حکمتِ عملی کا بنیادی حصہ رہا ہے۔ موجودہ مالی سال کے دوران، حکومت نے ٹیکس کے بہتر انتظام، محصولات (ریونیو) کے دائرہ کار میں توسیع اور وصولی کے نظام کو سہل بنا کر وسائل کو متحرک کرنے اور مضبوط بنانے کے لیے وسیع پیمانے پر اصلاحات کیں۔ محصولات پیدا کرنے والے اہم شعبوں، بالخصوص اسٹامپ ڈیوٹی اور خدمات پر سندھ سیلز ٹیکس (SST)۔ میں ڈیجیٹلائزیشن کے اقدامات پر خصوصی توجہ دی گئی تاکہ شفافیت کو بڑھایا جائے، انسانی مداخلت کو کم سے کم کیا جائے اور وصولی کی کارکردگی کو بہتر بنایا جا سکے۔فوری ڈیٹا شیئرنگ (real-time data sharing) اور محکموں کے مابین بہتر ہم آہنگی کو ممکن بنانے کے لیے جدید ڈیجیٹل پلیٹ فارمز، ای-پیمنٹ سسٹمز، خودکار نگرانی کے نظام اور مربوط ڈیٹا بیسز متعارف کرائے گئے ہیں۔ ان انقلابی اقدامات نے نہ صرف آپریشنل کارکردگی اور جوابدہی کو مضبوط کیا ہے بلکہ شواہد پر مبنی مالیاتی منصوبہ بندی اور محصولات کی زیادہ درست پیش گوئی کی بنیاد بھی رکھی ہے۔ ان مربوط کوششوں کے نتیجے میں، حکومت 11 ماہ میں 532.3 ارب روپے کے ٹیکس محصولات جمع کرنے میں کامیاب رہی ہے اور امید ہے کہ موجودہ مالی

سال 26-2025 کے دوران 625 ارب روپے کا ہدف حاصل کر لے گی جبکہ گزشتہ سال 505.9 ارب روپے جمع کیے گئے تھے جو سال بہ سال 6 فیصد کی نمو (growth) کو ظاہر کرتا ہے۔Non Tax محصولات (non-tax revenues) میں بھی نمایاں بہتری آئی ہے، جس کے گزشتہ سال کی 40.3 ارب روپے کی وصولی کے مقابلے میں 86.5 بلین روپے تک پہنچنے کا امکان ہے، جو کہ 50 فیصد اضافے کو ظاہر کرتا ہے۔ سندھ ریونیو بورڈ (SRB) نے موجودہ مالی سال کے 11 مہینوں کے دوران 300 بلین روپے جمع کر کے 22 فیصد کی شاندار نمو ریکارڈ کی ہے، اور موجودہ مالی سال کے اختتام تک اس میں مزید 360 ارب روپے تک اضافے کی توقع ہے۔چنانچہ، سندھ سیلز ٹیکس کے لیے مالی سال(BE) 2026-27 کا بجٹ تخمینہ 450 بلین روپے ہے، جبکہ بورڈ آف ریونیو اور ایکسائز کے اجزاء کے لیے اگلے سال کے تخمینے 234.060 بلین روپے ہیں۔

اسی طرح، 'انفرا اسٹرکچر سیس امینڈمنٹ ایکٹ 2026' کے تحت 25 بلین روپے کی تصفیہ وصولیوں (settlement recoveries) کے ساتھ ساتھ، اسٹامپ ڈیوٹی کی وصولی کا تخمینہ بڑھ کر 32 بلین روپے لگایا گیا ہے۔ جمود کا شکار معیشت کی وجہ سے درپیش چیلنجوں کے باوجود، ہماری توجہ اور اصلاحات پر مبنی نقطہ نظر نے ہمیں صوبائی محصولات میں خاطر خواہ اضافے کی پیش گوئی کرنے کے قابل بنایا ہے، جس کے اگلے پانچ سالوں میں 1.2 ٹریلین (بارہ سو بلین) روپے تک پہنچنے کی توقع ہے۔ اسی کے مطابق، ہم نے مالی سال 27-2026 کے لیے 775.060 بلین روپے کا ایک پرعزم ٹیکس ریونیو ہدف مقرر کیا ہے، جس میں خدمات پر سندھ سیلز ٹیکس سے 450 بلین روپے، اور ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن لیویز، بورڈ آف ریونیو، زرعی انکم ٹیکس اور دیگر کے تحت 240.06 بلین روپے شامل ہیں۔ اس کے ساتھ ہی، مالی سال 27-2026 کے لیے Non Tax محصولات کے بجٹ کا تخمینہ 85 بلین روپے لگایا گیا ہے۔

جنابِ عالی، اگرچہ سندھ اپنی مالیاتی ذمہ داریوں اور ترقیاتی وعدوں کو پورا کرنے کے لیے وفاقی منتقلی (Federal transfers) پر نمایاں طور پر انحصار کرتا ہے، تاہم سندھ کو وفاقی وصولیوں میں تقریباً 15 فیصد کی کمی (شارٹ فال) کا سامنا ہے، کیونکہ مئی 2026 تک ہماری وفاقی وصولیاں 1.644 ٹریلین (سولہ سو چوالیس ارب) روپے رہیں جبکہ مالی سال 25-26 کا بجٹ تخمینہ 2.095 ٹریلین روپے تھا۔ اس کے باوجود، صوبائی محصولات کے دائرہ

کار کو وسیع کرنے اور مالیاتی انتظام کو بہتر بنانے کی جانب ہماری مسلسل کوششیں بتدریج صوبے کی مالیاتی صلاحیت کو مضبوط بنا رہی ہیں۔یہ بہتر اور اضافی وسائل حکومت کو مزید مالیاتی گنجائش (fiscal space) فراہم کریں گے تاکہ معاشرے کے تمام طبقات میں عوامی خدمات کی منصفانہ فراہمی کو یقینی بنایا جا سکے۔ انھی خیالات کے ساتھ، اب میں اس معزز ایوان کے سامنے موجودہ مالی سال 2025-26 کے دوران حکومتِ سندھ کی کارکردگی اور کامیابیوں کا ایک مختصر احوال پیش کرتا ہوں۔

معزز اسپیکر،

مالی سال 2026-27 کا بجٹ اس اصول پر تیار کیا گیا ہے کہ مالیاتی ذمہ داری اور ترقی دونوں کو ساتھ ساتھ چلنا چاہیے۔ معاشی غیر یقینی صورتحال، مہنگائی کے دباؤ اور بیرونی خطرات حکومتوں سے احتیاط اور نظم و ضبط کا تقاضا کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی، سندھ جیسے ترقی پذیر صوبے کے لیے عوام اور انفرا اسٹرکچر میں سرمایہ کاری کو کم کرنا کوئی آپشن (انتخاب) نہیں ہے، پھر بھی ہمیں عوامی ریلیف اور عالمی احکامات (global diktats) کے درمیان ایک توازن قائم کرنا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ سیکیورٹی کے اخراجات کی ضروریات بڑھ رہی ہیں، اس کے باوجود عوامی خدمت ہماری 'اولین ترجیح' ہونی چاہیے، اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے ہم نے ایک متوازن طریقہ کار اپنایا ہے جو ضروری عوامی خدمات کا تحفظ کرتا ہے، معاشی سرگرمیوں کو سہارا دیتا ہے اور مالیاتی استحکام کو برقرار رکھتا ہے۔

بجٹ تخمینہ جات 2026-27 کی نمایاں خصوصیات

اب، میں اس معزز ایوان کے سامنے اگلے مالی سال 2026-27 کے بجٹ تخمینے، اور اس کے ساتھ ہی مجوزہ اخراجات کی نمایاں خصوصیات پیش کرنا چاہوں گا۔

جناب اسپیکر،

اگلے مالی سال 2026-27 کے لیے کُل بجٹ کا حجم (بجٹ آؤٹ لے) 3.525 ٹریلین (پینتیس سو پچیس ارب) روپے ہے۔ یہ گزشتہ سال کے بجٹ کے مقابلے میں مجموعی طور پر 4 فیصد اضافے کو ظاہر کرتا ہے۔

اخراجات کا پہلو (Expenditure Side)

کرنٹ ریونیو ایکسپینڈیچر (CRE - جاری ادائیگیاں و اخراجات) کے معاملے میں، مالی سال 27-2026 کے بجٹ تخمینے کا حجم 2.56 ٹریلین روپے رکھا گیا ہے، جو گزشتہ سال کے تخمینوں سے 20 فیصد زیادہ ہے۔

اگلے سال کے لیے کرنٹ کیپیٹل ایکسپینڈیچر (جاری سرمایہ کاری کے اخراجات) کو برقرار رکھا گیا ہے جس کا تخمینہ 281.673 ارب روپے ہے۔ اس میں وائلبیلیٹی گیپ فنڈ (VGF) کے ذریعے پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ (PPP) کے تحت چلنے والے منصوبوں کی فنڈنگ کے لیے 101 ارب روپے کی گنجائش شامل ہے، جبکہ سندھ پنشن فنڈ اور جنرل پروویڈنٹ (GP) فنڈ، ہر ایک کے لیے 50 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔

ترقیاتی اخراجات کے لیے مالی سال 27-2026 کا بجٹ تخمینہ 720.385 ارب روپے تجویز کیا گیا ہے، جو گزشتہ سال کے 1,018.326 ارب روپے کے ترقیاتی پورٹ فولیو کے مقابلے میں 30 فیصد کی نمایاں کمی کو ظاہر کرتا ہے۔ اس کمی کو تمام ترقیاتی اجزاء (development components) میں تقسیم کر کے پورا کیا جائے گا۔ اگلے مالی سال 27-2026 کے لیے صوبائی اے ڈی پی (Provincial ADP) کا بجٹ تخمینہ گزشتہ سال کے 520 ارب روپے کے بجٹ کے مقابلے میں کم کر کے 385 ارب روپے کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح، اگلے سال کے لیے ضلعی اے ڈی پی (District ADP) کا بجٹ تخمینہ 15 ارب روپے تجویز کیا گیا ہے۔

تاہم، مالی سال 27-2026 کے بجٹ میں ایف پی اے (FPA - غیر ملکی امداد والے منصوبوں) کے جزو کے لیے بجٹ تخمینہ 256.055 ارب روپے ہے اور اگلے سال کے بجٹ میں وفاقی پی ایس ڈی پی (PSDP - پبلک سیکٹر ڈویلپمنٹ پروگرام) کے لیے 64.33 ارب روپے تجویز کیے گئے ہیں۔

جناب اسپیکر،

یہاں میں صوبے کے ساتھ ساتھ پاکستان پیپلز پارٹی کے اصولی موقف کو دہرانا چاہوں گا کہ ہم ترقی کی رفتار کو تیز کرنے اور عوامی خدمات کی فراہمی کو بہتر بنانے کے لیے مکمل طور پر پرعزم ہیں، تاہم آنے والے مالی سال کے لیے تجویز کردہ ترقیاتی حجم (آؤٹ لے) ایک چیلنجنگ معاشی ماحول کی حقیقتوں کی عکاسی کرتا ہے۔ ملک کو سست معاشی ترقی، محدود عوامی محصولات (ریونیو) اور محدود مالیاتی وسائل پر بڑھتے ہوئے مطالبات کی وجہ سے اب بھی نمایاں مالیاتی دباؤ کا سامنا ہے۔ موجودہ علاقائی سیکیورٹی کی صورتحال نے دفاع اور اسٹریجک تیاریوں پر اعلیٰ قومی اخراجات کو ناگزیر بنا دیا ہے، جس کے نتیجے میں حکومت کے تمام طبقات میں ترقیاتی اخراجات کے لیے دستیاب مالیاتی گنجائش (fiscal space) کم ہو گئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی، عالمی توانائی کی مارکیٹوں میں اتار چڑھاؤ اور ایندھن کے بار بار آنے والے بحرانوں نے حکومتی آپریشنز، انفرا ا اسٹرکچر کے منصوبوں، ٹرانسپورٹ اور خدمات کی فراہمی کی لاگت میں اضافہ کر دیا ہے، جس سے قومی خزانے پر اضافی بوجھ پڑا ہے۔

مزید برآں، بین الاقوامی مالیاتی اداروں (آئی ایم ایف وغیرہ) کے ساتھ جاری انتظامات کے تحت درکار مالیاتی استحکام کے اقدامات اور اخراجات کے کنٹرول نے پبلک سیکٹر کے اخراجات پر حدود عائد کر دی ہیں۔ ان شرائط نے، اگرچہ ان کا مقصد میکرو اکنامک استحکام اور طویل مدتی معاشی پائیداری کو یقینی بنانا ہے، قلیل مدت میں ترقیاتی اخراجات کو بڑھانے کی گنجائش کو محدود کر دیا ہے۔ ان حالات کے پیشِ نظر، حکومت نے جاری منصوبوں کو ترجیح دے کر، ضروری عوامی خدمات کا تحفظ کر کے، اور دستیاب وسائل کو زیادہ اثر انگیز اقدامات پر مرکوز کرتے ہوئے ایک تدبر آمیز اور ذمہ دارانہ مالیاتی طریقہ کار اپنایا ہے۔ نسبتاً کم ترقیاتی فنڈز مختص کیے جانے کے باوجود، یہ یقینی بنانے کے لیے کوششیں جاری رہیں گی کہ خرچ ہونے والا ہر روپیہ زیادہ سے زیادہ افادیت فراہم کرے، سب کی شمولیت پر مبنی ترقی کو فروغ دے، اور سندھ کے عوام کی فلاح و بہبود اور خوشحالی میں اپنا حصہ ڈالے۔

جناب اسپیکر،

اب میں بجٹ تخمینہ جات 2026-27 کی نمایاں خصوصیات پیش کرنا چاہوں گا۔

کرنٹ ریونیو ایکسپینڈیچر (CRE - جاری ادائیگیاں و اخراجات) کے حوالے سے مالی سال 2026-27 کے بجٹ تخمینوں میں کچھ اہم شعبے درج ذیل ہیں:

صوبے میں امن و امان، جیل خانوں اور پولیسنگ (پولیس کے نظام) کے لیے 216.537 ارب روپے کے فنڈز تجویز کیے گئے ہیں؛

قانون اور پارلیمانی امور کے لیے 27.565 ارب روپے کے فنڈز تجویز کیے گئے ہیں؛

زراعت کے شعبے کے لیے 38.22 ارب روپے کے فنڈز تجویز کیے گئے ہیں؛

لائیو اسٹاک (مال مویشی) اور فشریز (ماہی گیری) کے شعبے کے لیے 11.6 ارب روپے کے فنڈز تجویز کیے گئے ہیں؛

آبپاشی کے شعبے کے لیے 41.1 ارب روپے کے فنڈز تجویز کیے گئے ہیں؛

توانائی (انرجی) کے شعبے کے لیے 66.48 ارب روپے کے فنڈز تجویز کیے گئے ہیں؛

ورکس اینڈ سروسز کے لیے 18.291 ارب روپے کے فنڈز تجویز کیے گئے ہیں؛

لوکل گورنمنٹ (بلدیاتی) خدمات کے لیے 201.39 ارب روپے کے فنڈز تجویز کیے گئے ہیں؛

پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی سرگرمیوں کے لیے 8.18 ارب روپے کے فنڈز تجویز کیے گئے ہیں؛

صحت کی خدمات (ہیلتھ سروسز) کے لیے 354.271 ارب روپے کے فنڈز تجویز کیے گئے ہیں؛

انفارمیشن اینڈ پبلسٹی (اطلاعات و تشہیر) کے لیے 10.856 ارب روپے کے فنڈز تجویز کیے گئے ہیں؛

اسکول ایجوکیشن سروسز بشمول پرائمری، مڈل، سیکنڈری اور ہائر سیکنڈری کے لیے 446.958 ارب روپے، کالجوں کے لیے 41.414 ارب روپے، اور یونیورسٹیز اینڈ بورڈز کے لیے 9.417 ارب روپے کے فنڈز تجویز کیے گئے ہیں؛

اگلے مالی سال 2026-27 کے لیے سبسڈیز (رعایتی امداد) کی مد میں 133.54 ارب روپے کے فنڈز رکھے گئے ہیں اور؛
ڈیبٹ سروسنگ (قرضوں کی ادائیگی) اور سود کی واپسی کے لیے 54.25 ارب روپے کے فنڈز کی گنجائش تجویز کی گئی ہے۔
مالی سال 2025-26 کی اہم جھلکیاں اور مالی سال 2026-27 کی نمایاں خصوصیات

ترقیاتی پورٹ فولیو (Development Portfolio)

مالی سال 2025-26 کے لیے صوبائی سالانہ ترقیاتی پروگرام (ADP) ابتدائی طور پر 520.00 ارب روپے کی لاگت سے منظور کیا گیا تھا۔ تاہم، علاقائی تنازعہ کے باعث وفاقی فنڈنگ میں ہونے والی تبدیلیوں کی وجہ سے، نظرثانی شدہ تخمینہ 433.451 ارب روپے مقرر کیا گیا ہے۔ اس میں ان اسکیموں کو ترجیح دی گئی جو تکمیل کے قریب تھیں، نیز اہم سماجی شعبے کے اقدامات اور صوبے بھر میں سیلاب سے تباہ شدہ انفراسٹرکچر کی بحالی پر مرکوز منصوبوں کو ترجیح دی گئی۔

رواں مالی سال میں، اے ڈی پی 2025-26 کے تحت مختلف محکموں کی 1,066 اسکیمیں مکمل کی گئی ہیں۔ متعارف کرائی گئی 473 نئی اسکیموں میں سے منظور شدہ منصوبے اے ڈی پی 2026-27 میں جاری اسکیموں کے طور پر جاری رہیں گے۔ مالی سال 2025-26 کے دوران، کُل ترقیاتی حجم (آؤٹ لے) 1,018.326 ارب روپے رہا، جس میں صوبائی اے ڈی پی کے لیے 520.00 ارب روپے، ضلعی اے ڈی پی کے لیے 55.00 ارب روپے، فارن پروجیکٹ اسسٹنس (FPA - غیر ملکی منصوبوں کی امداد) سے 366.745 ارب روپے، اور باقی رقم شامل ہے۔

ترقیاتی بجٹ حکومت کی ترجیحات سے ہم آہنگ ہونے اور ہدف شدہ سماجی و معاشی نتائج حاصل کرنے کے لیے مختص کیا گیا تھا۔ اگرچہ اے ڈی پی 2025-26 (ADP) میں 480 نئی اسکیمیں شامل کی گئیں، لیکن بنیادی توجہ موجودہ منصوبوں کو مکمل کرنے پر رہی، خاص طور پر 2022 کے سیلاب کے بعد۔ وسائل کو کمیونٹی انفرا اسٹرکچر کی بحالی کی طرف موڑ دیا گیا، جیسے کہ سڑکیں، تعلیم اور صحت کی سہولیات، ہاؤسنگ (رہائش)، واٹر سپلائی اور سینیٹیشن، زراعت، لائیو اسٹاک، اور بار بار آنے والے سیلاب سے متاثر ہونے والے آبپاشی کے نیٹ ورکس۔

مالی سال 2025-26 کے نظرثانی شدہ تخمینے

اس سال وسائل کی کمی اور آپریشنل چیلنجوں کی وجہ سے فنڈز کے محدود استعمال کے باعث اے ڈی پی (ADP) کے نفاذ کی رفتار سست رہی۔ 1,381 اسکیموں کو مکمل فنڈز فراہم کیے جانے اور ان کی تکمیل کے قریب ہونے کے ساتھ، مالی سال 2025-26 کے لیے کل ترقیاتی بجٹ کو 1,018.326 ارب روپے سے نظرثانی کر کے 980.442 ارب روپے کر دیا گیا ہے۔ نظرثانی شدہ بجٹ میں درج ذیل شامل ہیں:

- صوبائی اے ڈی پی (Provincial ADP) کے لیے 475.035 ارب روپے
- ضلعی اے ڈی پی (District ADP) کے لیے 44.00 ارب روپے
- فارن پروجیکٹ اسسٹنس (FPA) کے لیے 384.825 ارب روپے
- وفاقی پی ایس ڈی پی (PSDP) گرانٹس کے مقابل 76.582 ارب روپے
- غیر ملکی فنڈڈ منصوبے (Foreign-Funded Projects)

مالی سال 2025-26 کے دوران، ترقیاتی شراکت داروں کی مدد سے دو (02) ترقیاتی منصوبے شروع کیے گئے، جن کی کل تخمینی لاگت 127.98 ارب روپے ہے (ایف پی اے کا حصہ: 113.45 ارب روپے؛ حکومتِ سندھ کا حصہ: 14.53 ارب روپے)۔ دونوں منصوبوں کی باقاعدہ منظوری دی جا چکی ہے اور وہ اس وقت زیرِ تکمیل ہیں۔ اس وقت، سندھ میں 1,942.76 ارب روپے کی مجموعی مالیت کے ستائیس (27) غیر ملکی فنڈڈ منصوبے فعال طور پر نافذ العمل ہیں (ایف پی اے کا حصہ: 1,717.37 ارب روپے؛ حکومتِ سندھ کا حصہ: 225.39 ارب روپے)۔ مزید برآں، 715 ملین امریکی ڈالر مالیت کے چار (04) منصوبے پائپ لائن میں ہیں جو منظوری کے مختلف مراحل میں ہیں۔

مالی سال 2025-26 کے لیے حکومتی ترقیاتی ترجیحات

مالی سال 2025-26 کے لیے حکومت کی ترقیاتی حکمتِ عملی درج ذیل ترجیحی شعبوں کے گرد استوار تھی:

- صحت کی سہولیات کی بحالی اور اپ گریڈیشن، بشمول سندھ کے اضلاع میں ٹرشیری ہسپتالوں، ٹراما سینٹرز، اور ماں اور بچے کی صحت کی خدمات کی توسیع۔

- معیاری بیج و کھاد (inputs)، ویلیو چین کی ترقی، اور نجی شعبے کی شراکت داری کے ذریعے ماحولیاتی لچکدار زراعت اور بہتر زرعی پیداواری صلاحیت کا حصول۔
- پانی کی بچت اور سیلاب سے بچاؤ کی صلاحیت کو بحال کرنے کے لیے سیلاب سے تباہ شدہ آبپاشی اور نکاسیِ آب کے بنیادی ڈھانچے (انفرا اسٹرکچر) کی بحالی۔
- دیہی اور شہری علاقوں میں پینے کے صاف پانی اور محفوظ سینیٹیشن (نکاسی و صفائی) کی فراہمی۔
- صوبے بھر کے بڑے شہروں، قصبوں اور دیہی برادریوں کے درمیان سڑکوں کے رابطے (کنیکٹیویٹی) میں بہتری۔
- گرین انرجی (ماحول دوست توانائی) کے اقدامات، بشمول 'سندھ سولر انرجی پروجیکٹ' (SSEP) جس کے لیے تجدید پذیر توانائی کے خصوصی اقدام کے تحت 25 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں، اور سولر ہوم سسٹمز (گھریلو شمسی نظام) کی تقسیم۔
- کراچی کے لیے ماس ٹرانزٹ اور شہری انفراسٹرکچر کی ترقی، بشمول بی آر ٹی (BRT) ریڈ لائن اور یلو لائن، سیف سٹی فیز-I، کورنگی کاز وے برج، گجر نالہ فلائی اوور، اور لیاری ٹرانسفارمیشن پیکیج۔
- SUCCESS پروگرام اور 18 اضلاع میں دیہی ترقیاتی مراکز کے ذریعے غربت میں کمی، سماجی تحفظ اور کم لاگت والے مکانات کی فراہمی۔

کامیابیوں کا شعبہ وار جائزہ

سالانہ ترقیاتی پروگرام ADP 2025-26 سب کی شمولیت پر مبنی نمو اور پائیدار ترقی کے لیے ایک جامع حکمتِ عملی کی عکاسی کرتا ہے، جس کا مرکز عوامی خدمات کو مضبوط بنانا، انفرا اسٹرکچر کو جدید بنانا اور سماجی مساوات کو فروغ دینا ہے۔ سندھ نے صحت، تعلیم، شہری بنیادی ڈھانچے، آبپاشی، ٹرانسپورٹ، تجدید پذیر توانائی، ثقافت اور قانون کے نفاذ میں نمایاں پیش رفت کی ہے۔ درج ذیل اہم نکات رواں سال کی ترقیاتی سرگرمیوں کی وسعت اور گہرائی کا احاطہ کرتے ہیں:

1۔ شعبۂ زراعت (Agriculture Sector)

نتائج: شمسی توانائی سے چلنے والے ٹیوب ویل اور واٹر کورسز کو پکا کرنے کا کام مکمل ہو چکا ہے؛ عمودی کاشتکاری (vertical farming) اور بیماریوں کے خلاف مدافعت رکھنے والی فصلوں کی ٹیکنالوجیز متعارف کرائی گئی ہیں۔
عوامی سہولت: چھوٹے کسانوں کو اب رعایتی نرخوں پر سولر پمپس اور جدید زرعی آلات تک رسائی حاصل ہے، جس سے آبپاشی کے اخراجات میں نمایاں کمی آئی ہے۔
اثرات: تھرپارکر، لاڑکانہ اور خیرپور جیسے اضلاع میں فصلوں کی پیداوار میں اضافہ، Climatic Resilience اور کٹائی کے بعد ہونے والے نقصانات میں کمی آئی ہے۔
حکومت کا کردار: حکومتی سبسڈیز اور صلاحیت کار (capacity-building) کے اقدامات نے چھوٹے کسانوں کو بااختیار بنایا ہے، غذائی تحفظ کو بہتر کیا ہے، اور گرڈ بجلی پر انحصار کم کیا ہے۔

2۔ شعبۂ ثقافت، سیاحت، نوادرات اور آرکائیوز (Culture, Tourism, Archives Sector & Antiquities)

نتائج: ٹھٹھہ، بدین، جامشورو اور تھرپارکر میں ثقافتی کمپلیکس، عوامی لائبریریاں، ثقافتی ورثے کے تحفظ کے مقامات اور Tourist Resorts مکمل کر لیے گئے ہیں۔

عوامی سہولت: شہریوں کو اب جدید لائبریریوں، عجائب گھروں اور ثقافتی مراکز تک رسائی حاصل ہے؛ سیاح اپ گریڈ شدہ ریسٹ ہاؤسز اور ہیریٹیج ریزورٹس سے مستفید ہو رہے ہیں۔
اثرات: مقامی سیاحت کو فروغ ملا ہے، سندھ کے بھرپور ثقافتی ورثے کا تحفظ ہوا ہے، اور ماضی میں نظر انداز کیے گئے اضلاع میں تفریحی مقامات فراہم کیے گئے ہیں۔

حکومت کا کردار: ثقافتی انفراسٹرکچر میں اسٹریٹیجک سرمایہ کاری نے روزگار کے مواقع پیدا کیے ہیں، مقامی فنون کو فروغ دیا ہے، اور معاشرتی فلاح و بہبود کو بہتر بنایا ہے۔

3۔ شعبۂ تعلیم:

نتائج: 500 سے زائد اسکولوں کی بحالی کی گئی ہے، انہیں مڈل یا ہائی اسکول کی سطح پر اپ گریڈ کیا گیا ہے، اور وہاں پینے کے پانی کی سہولیات، واش رومز اور شمسی توانائی فراہم کی گئی ہے۔
عوامی سہولت: دیہی اور سیلاب سے متاثرہ علاقوں کے طلبہ کو اب محفوظ، قابلِ رسائی اور بہتر سہولیات سے لیس تعلیمی ماحول میسر ہے۔
اثرات: اسکولوں میں داخلوں میں اضافہ ہوا ہے، اسکول چھوڑنے کی شرح میں کمی آئی ہے، اوربالخصوص طالبات اور معذور بچوں کے لیے تعلیمی نتائج بہتر ہوئے ہیں۔
حکومت کا کردار: اسکولوں کے انفراسٹرکچر، خصوصی تعلیم اور اساتذہ کی تربیت میں بڑے پیمانے پر سرمایہ کاری نے شہری اور دیہی تعلیم کے فرق کو ختم کرنے میں مدد کی ہے۔

4. شعبۂ توانائی:

نتائج: سندھ سولر انرجی پروجیکٹ مکمل کر لیا گیا ہے، اس کے ساتھ بدین، سجاول اور تھرپارکر کے سینکڑوں اسکولوں اور دیہات کو شمسی توانائی پر منتقل کیا گیا ہے۔
عوامی سہولت: دور دراز کمیونٹیز کو اب گھروں، اسکولوں اور صحت کی سہولیات کے لیے قابلِ اعتماد بجلی دستیاب ہے۔
اثرات: روایتی ایندھن پر انحصار کم ہوا ہے، کم آمدنی والے خاندانوں کے لیے توانائی کے اخراجات کم ہوئے ہیں، اور اسکول جانے والے بچوں کے مطالعے کے اوقات میں بہتری آئی ہے۔
حکومت کا کردار: قابلِ تجدید توانائی کے فروغ نے توانائی کے تحفظ کو مستحکم کیا ہے اور ماحولیاتی تبدیلیوں کے اثرات کو کم کرنے کی کوششوں میں حصہ ڈالا ہے۔

. ماحولیات، موسمیاتی تبدیلی اور ساحلی ترقی:
نتائج: ٹھٹھہ، بدین، سجاول اور کراچی میں فلوٹنگ جیٹیز ، ساحلی سڑکیں اور ماحولیاتی نگرانی کے اسٹیشن تعمیر کیے گئے ہیں۔
عوامی سہولت: ساحلی آبادیوں کو اب مارکیٹوں، صحت کی دیکھ بھال اور ہنگامی انخلاء کے راستوں تک محفوظ اور زیادہ مؤثر رسائی حاصل ہے۔
اثرات: ماحولیاتی استعداد مضبوط ہوئی ہے، ساحلی دیہات کی تنہائی دور ہوئی ہے، اور شہری مراکز میں ہوا کے معیار کی مانیٹرنگ بہتر ہوئی ہے۔
حکومت کا کردار: ساحلی انفراسٹرکچر اور ماحولیاتی تحفظ میں فعال سرمایہ کاری نے مقامی روزگار اور ماحولیاتی نظام کو تحفظ فراہم کیا ہے۔
6۔ شعبۂ جنگلات اور جنگلی حیات (Wildlife Sector & Forest)
نتائج: حیدرآباد اور میرپورخاص ڈویژنوں میں غیر سرکاری جنگلاتی زمینوں پر شجرکاری اور کاربن کو جذب کرنے کے منصوبے (carbon sequestration projects) مکمل کیے گئے ہیں۔
عوامی سہولت: مقامی آبادیوں کو سبزے کے بڑھتے ہوئے دائرے، گرمی کی شدت میں کمی، اور حیاتیاتی تنوع (biodiversity) میں بہتری کے فوائد مل رہے ہیں۔
اثرات: کاربن جذب کرنے والے ذخائر (carbon sinks) وسیع ہوئے ہیں، مٹی کے کٹاؤ میں کمی آئی ہے، اور دیہی علاقوں میں ماحول دوست روزگار کے مواقع پیدا ہوئے ہیں۔
حکومت کا کردار: شجرکاری اور ماحولیاتی نظام کی بحالی کے ذریعے موسمیاتی تبدیلیوں کے خلاف فعال اقدامات نے ماحولیاتی معیار میں واضح بہتری لانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

7۔ شعبۂ صحت (Health Sector)
نتائج: کراچی، حیدرآباد، سکھر اور لاڑکانہ کے بڑے ہسپتالوں میں ماڈیولر آپریشن تھیٹرز، ویسکولر سرجری یونٹس، برن سینٹرز اور اپ گریڈ شدہ ایمرجنسی سروسز کا آغاز کر دیا گیا ہے۔
عوامی سہولت: مریضوں کو اب نجی ہسپتالوں میں جائے بغیراسپیشلائزڈ سرجیکل کیئر، ٹراما سروسز اور جدید تشخیصی سہولیات تک رسائی حاصل ہے۔

اثرات: طبی ہنگامی حالات میں اموات کی شرح میں کمی آئی ہے، ماں اور بچے کی صحت کے نتائج بہتر ہوئے ہیں، اور اپ گریڈ شدہ بنیادی ہیلتھ یونٹس اور رورل ہیلتھ سینٹرز کے ذریعے بنیادی صحت کے نظام کو مضبوط بنایا گیا ہے۔
حکومت کا کردار: ہیلتھ انفراسٹرکچر میں بڑے پیمانے پر سرکاری سرمایہ کاری نے شہریوں کے نجی جیب سے ہونے والے طبی اخراجات کو کم کیا ہے اور قیمتی جانیں بچائی ہیں۔

8۔ آبپاشی (Irrigation)

نتائج: میرپورخاص، سجاول، بدین، خیرپور اور نوشہرو فیروز میں نہروں کو سیمنٹ اور کنکریٹ سے پکا کرنے ، سولر ٹیوب ویل لگانے، نکاسیِ آب کی اسکیموں اور سیلاب سے بچاؤ کے بندوں کی تعمیر کا کام مکمل کر لیا گیا ہے۔
عوامی سہولت: کسانوں کو اب آبپاشی کے لیے پانی کی قابلِ اعتماد فراہمی میسر ہے، جبکہ مقامی آبادیوں کو سیم و تھور اور سیلاب کے خطرات کا کم سامنا ہے۔
اثرات: زرعی پیداواری صلاحیت میں اضافہ ہوا ہے، مٹی کی نمکیات میں کمی آئی ہے، اور سیلاب کے واقعات کے دوران جان و مال کے تحفظ کو یقینی بنایا گیا ہے۔
حکومت کا کردار: پانی کے انتظام کے بنیادی ڈھانچے میں اسٹریٹیجک سرمایہ کاری نے ماحولیاتی استعدادکو تقویت دی ہے اور غذائی تحفظ کو بہتر بنایا ہے۔

9. واش سیکٹر - پینے کا پانی اور صفائی (WASH Sector)

نتائج: تھرپارکر، سکھر، شہید بینظیر آباد، مٹیاری اور جامشورو میں دیہی واٹر سپلائی اسکیمیں، ریورس اوسموسس (RO) پلانٹس، نکاسی آب کے نظام اور سولر اسٹریٹ لائٹس لگائی گئی ہیں۔

عوامی سہولت: دیہی خاندانوں کو اب پینے کے صاف پانی، بہتر سینیٹیشن اور روشن سڑکوں کی سہولت حاصل ہے۔

اثرات: ہیضہ اور پانی سے پیدا ہونے والی دیگر بیماریوں کے پھیلاؤ میں کمی آئی ہے، رات کے وقت نقل و حرکت میں بہتری آئی ہے، اور مجموعی معیار زندگی بہتر ہوا ہے۔

حکومت کا کردار: دیہی ترقی میں توجہ مرکوز کر کے کی جانے والی سرمایہ کاری نے شہروں کی طرف ہجرت کو کم کرنے میں مدد دی ہے اور دیہات میں بنیادی خدمات کی فراہمی کو بہتر بنایا ہے۔

10. ٹرانسپورٹ اور ماس ٹرانزٹ (Transport & Mass Transit)

نتائج: کراچی، سکھر اور لاڑکانہ میں ٹریفک سگنلز کو اپ گریڈ کرنے کا کام مکمل کر لیا گیا ہے؛ ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے دفاتر قائم کیے گئے ہیں اور پیپلز بس سروس کے لیے بس لے-بیز تعمیر کیے گئے ہیں۔

عوامی سہولت: مسافروں کو اب ٹریفک کے بہتر بہاؤ، زیادہ محفوظ چوراہوں (junctions) اور بہتر طور پر منظم پبلک بس اسٹاپس کی سہولت میسر ہے۔

اثرات: سفر کے وقت میں کمی آئی ہے، سڑک کے حادثات کی شرح کم ہوئی ہے، پبلک ٹرانسپورٹ کے نظام پر اعتماد بڑھا ہے اور اس کی پائیداری میں بہتری آئی ہے۔

حکومت کا کردار: شہری نقل و حرکت (urban mobility) کے بنیادی ڈھانچے کو جدید بنانے سے مسافروں کے تحفظ اور سہولت میں اضافہ ہوا ہے۔

11۔ خواتین کی ترقی (Women Development)

نتائج: 15 اضلاع میں 'خواتین شکایات سیل' (Women Complaint Cells) قائم کیے گئے ہیں، جو صنفی بنیاد پر ہونے والے تشدد کی رپورٹنگ کے لیے محفوظ اور آسان رسائی کے طریقہ کار فراہم کرتے ہیں۔

عوامی سہولت: خواتین کو اب زیادتی کی رپورٹ درج کرانے اور قانونی امداد حاصل کرنے کے لیے خفیہ اور معاون ذرائع میسر ہیں۔

اثرات: گھریلو اور صنفی بنیاد پر ہونے والے تشدد کی رپورٹنگ میں اضافہ ہوا ہے، انصاف تک رسائی بہتر ہوئی ہے، اور کمزور و متاثرہ خواتین کے لیے سماجی تحفظ کو تقویت ملی ہے۔

حکومت کا کردار: صنفی بنیاد پر جوابدہ نظم و نسق (gender-responsive governance) کو ادارہ جاتی شکل دینے سے خواتین کو بااختیار بنانے اور صنفی مساوات کو فروغ دینے میں مدد ملی ہے۔

مجوزہ اے ڈی پی 2026-27 (ADP) کی نمایاں خصوصیات

سندھ ڈویلپمنٹ پورٹ فولیو مینجمنٹ سسٹم (SDPMS)

'سندھ ڈویلپمنٹ پورٹ فولیو مینجمنٹ سسٹم' (SDPMS) ایک انقلابی ڈیجیٹل پلیٹ فارم اور ڈیش بورڈ ہے جسے پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ (D&P) بورڈ سندھ نے تیار کیا ہے۔ سندھ حکومت اربوں روپے کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کا انتظام سنبھالتی ہے جس کے تحت صوبے بھر میں سینکڑوں منصوبے چل رہے ہیں۔ اس سے قبل، یہ تمام طریقہ کار بکھرے ہوئے کاغذی کام، غیر مربوط اسپرڈ شیٹس (spreadsheets) اور دستی (مینول) منظوریوں پر منحصر تھا، جس کی وجہ سے تاخیر، لاگت میں اضافہ اور نامناسب نگرانی جیسے مسائل پیدا ہوتے تھے۔

یہ نظام PC-I سے لے کر PC-V تک کے تمام بڑے پلاننگ پروفارماز کو ڈیجیٹلائز کرتا ہے، ڈی ڈی ڈبلیو پی (DDWP)، پی ڈی ڈبلیو پی (PDWP)، اور ایکنک (ECNEC) کے لیے منظوری کے عمل کو خودکار (آٹومیٹ) بناتا ہے، اور منصوبے کی لاگت کو کنٹرول کرنے کے لیے مربوط سی ایس آر (CSR) پر مبنی حساب کتاب کا استعمال کرتے ہوئے اسمارٹ لاگت کا تخمینہ متعارف کراتا ہے۔ یہ موجودہ تمام سافٹ ویئرز کو یکجا کر کے ایک ہی ڈیش بورڈ پر لے آئے گا۔ ایس ڈی پی ایم ایس (SDPMS) نگرانی اور جوابدہی کے نظام کو بھی بہتر بناتا ہے۔ ایم ای سی (MEC) فیلڈ مانیٹرنگ پورٹل کے ذریعے، معائنہ کے مقامات کو جیو ٹیگ (geo-tagged) کیا جاتا ہے اور وقت کا اندراج

(timestamped) ہوتا ہے، جبکہ ای وی اے (EVA)، ایس پی آئی (SPI) اور سی پی آئی (CPI) جیسے فوری تجزیاتی طریقے منصوبے کے سنگین حد تک پہنچنے سے پہلے ہی تاخیر اور لاگت کے ممکنہ اضافے کی پیش گوئی کرنے میں مدد کرتے ہیں۔
ایس ڈی پی ایم ایس (SDPMS) محض ایک سافٹ ویئر پلیٹ فارم یا ڈیش بورڈ نہیں ہے۔ یہ طرزِ حکومت (گورننس) کی اصلاح کا ایک بڑا اقدام ہے جسے سندھ بھر میں کارکردگی، شفافیت اور شواہد پر مبنی ترقیاتی منصوبہ بندی کو بہتر بنانے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔
تزویراتی پس منظر اور مالیاتی طریقہ کار (Strategic Context and Fiscal Approach)
حکومتِ سندھ صوبے کی ترقیاتی ضروریات سے پوری طرح واقف ہے اور متوازن و ہمہ گیر ترقی کے لیے انسانی سرمائے (human capital) میں سرمایہ کاری کی خاطر جامع اور کثیر الشعبہ حکمتِ عملیوں پر عمل پیرا ہے۔
بجٹ اسٹریٹیجی پیپر 2026-29 (BSP) میں ہر محکمہ کے لیے بجٹ کی حد (بجٹ سیلنگ) کا تعین ماضی کے رجحانات اور متعلقہ انتظامی محکموں کی کام کرنے کی صلاحیت (execution capacity) کی بنیاد پر کیا گیا تھا۔
جیسا کہ اصل میں بی ایس پی 2026-29 (BSP) کے تحت تصور کیا گیا تھا، مالی سال 2026-27 کے لیے کل ترقیاتی حجم (آؤٹ لے) کا تخمینہ 1,054.821 ارب روپے لگایا گیا تھا، جبکہ مالی سال 2025-26 میں یہ بجٹ تخمینہ 1,018.326 ارب روپے تھا۔ اس میں صوبائی اے ڈی پی (Provincial ADP) کے لیے 603.00 ارب روپے، ضلعی اے ڈی پی (District ADP) کے لیے 55.00 ارب روپے، فارن پروجیکٹ اسسٹنس (FPA) سے 384.825 ارب روپے، اور حکومتِ سندھ کے زیرِ انتظام چلنے والی اسکیموں کے لیے وفاقی پی ایس ڈی پی (PSDP) گرانٹس کے ذریعے 60.068 ارب روپے شامل تھے۔
تاہم، خلیج کے خطے (Gulf region) میں ابھرتی ہوئی جغرافیائی و سیاسی صورتحال، بڑھتی ہوئی معاشی غیر یقینی، مالیاتی دباؤ اور حکومتِ سندھ کے کفایت شعاری کے اقدامات کے باعث، اے ڈی پی 2026-27 میں کوئی نئی اسکیم شامل نہیں کی جائے گی، سوائے ان غیر منظور شدہ اسکیموں کے جنہیں اے ڈی پی 2025-26 سے آگے منتقل (کیری فارورڈ) کیا گیا ہے۔ اسی مناسبت سے، حکومتِ سندھ نے اے ڈی پی 2026-27 کی تیاری میں ایک محتاط اور

مالیاتی طور پر پائیدار طریقہ کار اپنایا ہے۔ اس کا بنیادی مقصد ترقیاتی نتائج کو زیادہ سے زیادہ بنانا، جاری منصوبوں کی تکمیل کو ترجیح دینا اور ضروری عوامی خدمات کا تحفظ کرنا ہے۔ تمام تر توجہ تزویراتی اہمیت کی حامل فلیگ شپ (نمایاں) اسکیموں پر مرکوز کی جائے گی۔

اے ڈی پی2026-27 (ADP) کے لیے ترقیاتی حکمتِ عملی

درج ذیل تزویراتی اصولوں نے اے ڈی پی 2026-27 کی تیاری میں رہنمائی فراہم کی ہے:

ماحولیاتی تبدیلیوں کے خلاف لچکدار انفراسٹرکچر (climate-resilient infrastructure) بشمول عمارات، سڑکوں اور رہائش کو فروغ دینا اور تیار کرنا، جنہیں گرین بلڈنگ کوڈز کے مطابق ڈیزائن کیا گیا ہو اور پائیداری کو بڑھانے اور موسمیاتی تبدیلی کے اثرات کو کم کرنے کے لیے ان میں بارش کا پانی جمع کرنے کا نظام (rainwater-harvesting systems) شامل ہو۔

ایک سخت اندرونی تشخیصی عمل (in-house assessment exercise) کی بنیاد پر، خاص طور پر تعلیم اور صحت کے شعبوں میں، سیلاب سے تباہ شدہ بنیادی ڈھانچے کو یکجا اور مکمل کرنا۔

صحت کی دیکھ بھال کی سہولیات اور انتظامی نظاموں کو بہتر اور منظم بنانا، جس میں غذائی تحفظ (nutrition security) اور بہبودِ آبادی کی خدمات شامل ہوں۔

ماحولیاتی لچکدار طریقوں کو یکجا کرتے ہوئے زرعی پیداواری صلاحیت کو بڑھانا اور ویلیو چینز کو مضبوط بنانا۔

زرعی، صنعتی اور میونسپل استعمال کے لیے پانی کے وسائل کو محفوظ کرنے کی خاطر آبپاشی کے بنیادی ڈھانچے کو اپ گریڈ کرنا۔

پینے کے صاف پانی اور نکاسیِ آب و صفائی (سیوریج اور سینیٹیشن) کے مؤثر نظام کی فراہمی کو یقینی بنانا۔

صوبے بھر کے بڑے شہروں، قصبوں اور برادریوں کے درمیان ٹرانسپورٹ کے رابطوں کو مضبوط بنانا۔

ایسے منصوبوں کو فروغ دینا جو پبلک سیکٹر اور پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ (PPP) کے ذریعے پائیدار ماحولیاتی طریقوں کے تحت کاربن جذب کرنے والے ذخائر (carbon sinks) کو وسعت دیں اور کاربن کریڈٹس پیدا کریں۔

غربت میں کمی کی حکمتِ عملی (PRS) کے مطابق سماجی تحفظ اور غربت میں کمی کے اقدامات کو آگے بڑھانا۔

پائیدار ترقی کے اہداف (SDGs) کے مطابق سب کی شمولیت پر مبنی، صنف کے لحاظ سے حساس (gender-sensitive)، منصفانہ اور عوامی شرکت سے ہم آہنگ ترقی کی حمایت کرنا۔

اے ڈی پی27-2026 (ADP)کے لیے شعبہ وار مختص رقم

بڑے شعبوں اور محکموں کے لیے فنڈز کی تخصیص کا خلاصہ درج ذیل ہے:

شعبۂ تعلیم: 25,860.679 ملین روپے (کل اے ڈی پی حجم کا تقریباً 6.80 فیصد)

شعبۂ صحت: 17,433.422 ملین روپے (کل اے ڈی پی حجم کا تقریباً 4.60 فیصد)

لوکل گورنمنٹ (بشمول میگا پروجیکٹس — واٹر اینڈ سینیٹیشن اور سڑکیں): 121,663.861 ارب روپے (کل اے ڈی پی حجم کا تقریباً 26.2 فیصد)

پبلک ہیلتھ انجینئرنگ اور آر ڈی PHE&RD: 40.86 ارب روپے (کل اے ڈی پی حجم کا تقریباً 10.70 فیصد)

زراعت (بشمول لائیو اسٹاک): 6.30 ارب روپے (کل اے ڈی پی حجم کا تقریباً 1.66 فیصد)

آبپاشی (Irrigation): 30.94 ارب روپے (کل اے ڈی پی حجم کا تقریباً 8.14 فیصد)

ٹرانسپورٹ اینڈ کمیونیکیشن (آمد و رفت و مواصلات): 39.536 ارب روپے (کل اے ڈی پی حجم کا تقریباً 10.4 فیصد)

شعبۂ تعلیم (Education Sector)

تعلیم کے شعبے کے لیے اے ڈی پی 27-2026 کی تمام تر توجہ بنیادی ڈھانچے (انفراسٹرکچر) کی جاری ترقی کو یکجا کرنے، پسماندہ طبقات کے لیے تعلیم تک رسائی کو وسعت دینے، اور بہتر سہولیات و ڈیجیٹل آلات کے ذریعے تعلیمی معیار کو بہتر بنانے پر مرکوز ہے — ان تمام اقدامات کا مقصد سندھ بھر میں تعلیم کی فراہمی کے سرکاری نظام کو تبدیل کرنا ہے۔

شعبۂ صحت (Health Sector)

لاڑکانہ میں 600 بستروں کے ہسپتال (فیز-I)، این آئی سی وی ڈی (NICVD) کراچی میں پیڈیاٹرک کارڈیک یونٹ (بچوں کے امراضِ قلب کا شعبہ)، اور ایس ایم بی بی (SMBB) انسٹی ٹیوٹ آف ٹراما کراچی میں برنز اینڈ پلاسٹک سرجری وارڈ کے ذریعے ٹرشیری کیئر (اعلیٰ علاج معالجے) کی وسیع پیمانے پر توسیع۔

پسماندہ اضلاع میں سیکنڈری کیئر (ثانوی نگہداشت) کو بہتر بنانے کے لیے سجاول، نوشہرو فیروز اور کشمور میں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز (DHQ) ہسپتالوں کی اپ گریڈیشن۔

شہریوں، بالخصوص شمالی سندھ (لاڑکانہ، سکھر، خیرپور) اور دور دراز کے اضلاع (تھرپارکر، سجاول، کشمور) کے رہائشیوں کو دل کے امراض، جھلسنے (برن) اور ہنگامی خدمات کے علاج کی ایسی مخصوص سہولیات تک رسائی حاصل ہوگی جو پہلے صرف کراچی میں دستیاب تھیں، جس سے مہنگے سفر کا بوجھ اور ریفرل (دوسرے ہسپتال بھیجنے) میں ہونے والی تاخیر کم ہوگی۔

آبپاشی، پانی اور نکاسیِ آب کا شعبہ (Irrigation, Water & Drainage Sector)

پانی کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بنانے کے لیے بیراجوں اور نہروں کو جدید بنانا

منصفانہ رسد کے لیے انفراسٹرکچر کی جدید کاری: سندھ عالمی بینک کے ایس بی آئی پی (SBIP) کے تحت اپنے قدیم بیراجوں (سکھر، گڈو، کوٹری) کی بحالی کر رہا ہے، جس میں پرانے گیٹوں اور مکینیکل نظاموں کو تبدیل کیا جا رہا ہے تاکہ ان کی ڈھانچہ جاتی زندگی (structural life) میں 50 سال کا اضافہ کیا جا سکے۔

اس سے 600,000 سے زائد غریب کسانوں کو براہِ راست فائدہ پہنچے گا، خاص طور پر ان کسانوں کو جو نہروں کے آخری سرے (ٹیل اینڈ) کے کمانڈ ایریاز میں واقع ہیں، کیونکہ اس سے پانی کی دیرینہ قلت کا خاتمہ ہوگا اور آبپاشی کے لیے قابلِ اعتماد اور ماحولیاتی تبدیلیوں کے موافق (climate-resilient) رسد یقینی بنے گی۔

واش سیکٹر - پینے کا پانی، صفائی اور ستھرائی (WASH Sector)

سندھ میں پینے کے صاف پانی، نکاسیِ آب اور صحت و صفائی (WASH) کی صورتحال اس حکومت کے لیے ایک اہم ترین ترجیح ہے۔ ماضی کی سرمایہ کاری کے باوجود، ہمارے دیہی اور نیم شہری (peri-urban) علاقوں میں 5.4 ملین (54 لاکھ) سے زائد لوگوں کو اب بھی پینے کے صاف پانی تک رسائی حاصل نہیں ہے، جبکہ کھلے عام رفعِ حاجت (اوپن ڈیفیکیشن) کا سلسلہ اب بھی تقریباً 15 فیصد خاندانوں کو متاثر کر رہا ہے، جس کا سب سے زیادہ اثر خواتین اور بچوں پر پڑتا ہے۔

تھرپارکر، دادو اور عمرکوٹ جیسے اضلاع میں ہسپتالوں کے آؤٹ پیشنٹ (OPD) دوروں میں سے 30 فیصد سے زیادہ کیسز ہیضہ اور ٹائیفائیڈ سمیت معدے کے امراض کے ہوتے ہیں۔ اس کے جواب میں، ماحولیاتی لچکدار واٹر سپلائی اسکیموں، غیر فعال ہینڈ پمپس کی بحالی، اور تمام سرکاری اسکولوں و بنیادی صحت کے مراکز (BHUs) میں خواتین اور مردوں کے لیے علاحدہ علاحدہ سینیٹیشن (ٹوائلٹ) کی سہولیات کی تعمیر پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے۔

کھیل اور امورِ نوجوانان (Youth Affairs & Sports)

تمام تر توجہ مقامی سطح پر کھیل کے میدانوں کی فراہمی، رات کے وقت استعمال کے لیے فلڈ لائٹ اسٹیڈیمز، نوجوانوں کے لیے ڈیجیٹل روزگار کے مواقع، اور خواتین و خصوصی افراد (معذوروں) کے لیے مخصوص محفوظ مقامات فراہم کرنے پر ہوگی۔ ان اقدامات کا مقصد صحت مند طرزِ زندگی کو فروغ دینا، نوجوانوں کے فارغ وقت کو مثبت سرگرمیوں میں بدلنا، اور معاشی خودمختاری کے لیے واضح راہیں پیدا کرنا ہے۔

ٹرانسپورٹ اور ماس ٹرانزٹ (Mass Transit & Transport)

یہ شعبہ بی آر ٹی (BRT) کے ذریعے تیز تر سفری سہولیات، جدید ٹریفک سگنلز کے ساتھ محفوظ سڑکوں، درمیانے درجے کے شہروں میں منظم بس ٹرمینلز کے قیام، اور ای وی (EV - الیکٹرک گاڑیوں) کے انفراسٹرکچر کے ذریعے صاف ستھرے شہری ماحول پر توجہ مرکوز کرے گا۔ ان اقدامات سے سفر کے وقت میں کمی، ٹرانسپورٹ کے اخراجات میں بچت، سڑک کے حادثات میں کمی، اور پورے سندھ میں ایک زیادہ رہنے کے قابل شہری ماحول پیدا ہونے

کی توقع ہے۔بی آر ٹی کوریڈور کی ترقی اور جدید بسوں کے بیڑے کی خریداری کے ذریعے شہری نقل و حرکت (urban mobility) کو بہتر بنایا جائے گا۔

سماجی تحفظ (Social Protection)

'مدر اینڈ چائلڈ سپورٹ پروگرام' (MCSP)، جسے عام طور پر 'ممتا پروگرام' کے نام سے جانا جاتا ہے، سندھ میں 'اسٹرینتھننگ سوشل پروٹیکشن ڈیلیوری سسٹم' (SSPDS) پروجیکٹ کے تحت نافذ کیا جا رہا ہے۔ 19 دسمبر 2025 کو پروجیکٹ میں ہونے والی نظرثانی کے بعد، اس پروگرام کا دائرہ کار مزید سات اضلاع تک بڑھا دیا گیا ہے جن میں شہید بینظیر آباد، جامشورو، خیرپور، دادو، نوشہرو فیروز، سکھر اور لاڑکانہ شامل ہیں۔ اس توسیع کے ساتھ، ممتا پروگرام اب کراچی اور حیدرآباد کے علاوہ تقریباً پورے صوبۂ سندھ کا احاطہ کرتا ہے۔

کنیکٹیویٹی اور مختصر سفری اوقات

- **شامل اسکیمیں:** اہم سڑکوں کی کشادگی اور مرمت و بحالی، بشمول عمرکوٹ سے رتنور روڈ (40 کلومیٹر)، ٹھٹھہ سے جھمپیر روڈ (40 کلومیٹر)، وارہ سے مہر براستہ گاجی کھاوڑ (29.8 کلومیٹر)، اور لاڑکانہ، قمبر اور حیدرآباد میں ڈبل کیریج وے (دو رویہ سڑک) کے منصوبے۔

ماحولیاتی مستعد بنیادی ڈھانچہ اور تباہی کے بعد بحالی

- بارشوں سے متاثرہ سڑکوں کی بحالی (جوہی سے چھنی، بید سے میاں نصیر محمد کلہوڑو، نوابشاہ سعید آباد روڈ)، نہروں اور دریاؤں پر نئے پلوں کی تعمیر، اور ایشیائی ترقیاتی بینک (ADB) کے قرضے کے تعاون سے 'سندھ فلڈ ایمرجنسی ریکنسٹرکشن پروجیکٹ' (EFAP)۔

شہری نقل و حرکت اور معیارِ زندگی میں بہتری

- سجاول شہر میں ڈبل کیریج وے، کندھ کوٹ، شکارپور، لاڑکانہ اور جیکب آباد جیسے شہروں میں پیور بلاک گلیاں، نکاسیِ آب کا نظام اور ٹف پیور کے کام؛ بائی پاسز کی تعمیر (قمبر سے شہداد کوٹ، لاڑکانہ-میروخان سے قمبر-سجاول)اور ریلوے کراسنگز (ٹنڈو آدم، کوٹری) پر اوور ہیڈ پلوں کی تعمیر۔

نئے اخراجات کا شیڈول (Schedules New Expenditure)

صوبے کے تمام بڑے محکموں پر مشتمل نئے شیڈولڈ اخراجات کے لیے مالی سال 2026-27 کا بجٹ تخمینہ 12.4 ارب روپے ہے، جبکہ مختلف محکموں میں 864 نئی آسامیاں پیدا کی گئی ہیں۔

علم پر مبنی معیشت کے لیے یونیورسٹیوں کی معاونت

جناب اسپیکر،

اعلیٰ تعلیم میں سرمایہ کاری پائیدار معاشی ترقی، سماجی ترقی اور انسانی فلاح و بہبود کو فروغ دینے کے مؤثر ترین ذرائع میں سے ایک ہے۔ شہری اور دیہی علاقوں کے درمیان مطلوبہ سطح پر تعلیم کی فراہمی کو یکساں بنانے کے لیے، یونیورسٹیوں کو دی جانے والی گرانٹس معیاری تعلیم تک رسائی کو وسعت دینے اور اکیسویں صدی کے لیے درکار ہنر مند افرادی قوت تیار کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

سندھ میں شرحِ خواندگی میں بتدریج اضافے کے متوقع رجحان کے پیشِ نظر، تعلیمی نتائج کو بہتر بنانے اور سستی، قابلِ رسائی اور معیاری اعلیٰ تعلیم کی فراہمی، جدت طرازی کو فروغ دینے اور نوجوانوں کو علم پر مبنی عالمی معیشت میں مقابلہ کرنے کے لیے ضروری مہارتوں سے لیس کرنے کے لیے یونیورسٹیوں کی مسلسل معاونت ناگزیر ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے سندھ کی سرکاری یونیورسٹیوں کو گرانٹس کی مد میں 45.1 ارب روپے فراہم کیے گئے ہیں۔

غریب دوست اقدامات (Pro-Poor Initiatives)

حکومتِ سندھ معاشرے کے کمزور اور پسماندہ طبقات کی زندگیوں کو بہتر بنانے کے لیے غریب دوست اقدامات کے ایک جامع پورٹ فولیو کے ذریعے سب کی شمولیت پر مبنی اور منصفانہ ترقی کو فروغ دینے کے لیے مضبوطی سے پرعزم ہے۔ موجودہ معاشی چیلنجوں کے پیشِ نظر، یہ اقدامات روزگار کے تحفظ، سماجی تحفظ کے نیٹ ورکس کو مضبوط بنانے اور صوبے بھر کے محروم طبقات کے لیے پائیدار معاشی مواقع پیدا کرنے کے حکومتی عزم کا ثبوت ہیں۔

مالی سال 2026-27 کے لیے، غریب دوست پورٹ فولیو کے تحت 13.3 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں، جبکہ مالی سال 2025-26 کے دوران 19.6 ارب روپے مختص کیے گئے تھے۔ اگرچہ مجموعی تخصیص صوبائی مالیات کو درپیش حالیہ مالیاتی رکاوٹوں کی عکاسی کرتی ہے، تاہم حکومت نے ان اہم اقدامات کے تسلسل کو ترجیح دی ہے جو کم آمدنی والے خاندانوں، خواتین، معذور افراد، چھوٹے کسانوں، مزدوروں اور چھوٹے کاروباریوں (مائیکرو انٹرپرینیورز) کو براہِ راست فائدہ پہنچاتے ہیں۔

اس پورٹ فولیو میں اقدامات کا ایک وسیع دائرہ شامل ہے جس میں سماجی تحفظ، زرعی معاونت، ہاؤسنگ ، معذور افراد کے لیے امداد، خواتین کو بااختیار بنانا، چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروبار کی ترقی، مہارتوں میں اضافہ اور فلاحی بہبود شامل ہیں۔ بڑے اقدامات میں 'سندھ پیپلز سپورٹ پروگرام'، 'بینظیر ہاری کارڈ'، غریب اور بے زمین کسانوں کے لیے کچن گارڈننگ کٹس، 'بینظیر ہاؤسنگ' اقدامات، مال مویشیوں کی تقسیم کی اسکیمیں، معاون آلات کے ذریعے معذور افراد کی مدد، 'سندھ انٹرپرائز ڈویلپمنٹ فنڈ' (SEDF) کے ذریعے چھوٹے کاروباروں کی فنڈنگ، زرعی شعبے سے وابستہ خواتین ورکرز کی مدد، صلاحیت بڑھانے کے پروگرام، اور بیواؤں و یتیموں کے لیے امداد شامل ہیں۔

حکومت نے اسٹریٹیجک طور پر وسائل کو ایسے پروگراموں پر مرکوز کیا ہے جن کے براہِ راست سماجی و معاشی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ 'بینظیر ہاری کارڈ پروگرام' (جسے مالی سال 2025-26 میں 8.0 ارب روپے دیے گئے تھے اور مالی سال 2026-27 میں 3.0 ارب روپے کی تخصیص کے ساتھ جاری رکھا جا رہا ہے) چھوٹے کسانوں کی مدد اور زرعی روزگار کے تحفظ کے لیے ایک تاریخی اقدام ہے۔ اسی طرح، 'سندھ پیپلز سپورٹ پروگرام' اور 'بینظیر ہاؤسنگ' کے اقدامات کے لیے بھی 2-2 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں، تاکہ کمزور

خاندانوں کو مسلسل امداد کی فراہمی یقینی بنائی جا سکے۔ روزگار کی فراہمی اور مقامی معاشی ترقی میں چھوٹے کاروباروں کے کردار کو تسلیم کرتے ہوئے، ایس ای ڈی ایف (SEDF) کے ذریعے چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری شعبے (SME) کے لیے بھی 2.0 ارب روپے کی مدد برقرار رکھی گئی ہے۔

ہیومن کیپیٹل ڈولپمنٹ اور سماجی شمولیت پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ صلاحیت کار بڑھانے کے اقدامات کے لیے مختص فنڈز 500 ملین روپے سے نمایاں طور پر بڑھا کر 2.0 ارب روپے کر دیے گئے ہیں، جو حکومت کے اس اعتراف کو ظاہر کرتا ہے کہ مہارت اور علم طویل مدتی غربت میں کمی کے لیے بنیادی محرک ہیں۔ اسی طرح، بیواؤں اور یتیموں کے لیے امداد کو 200 ملین روپے سے بڑھا کر 700 ملین روپے کر دیا گیا ہے، تاکہ معاشرے کے سب سے زیادہ کمزور ارکان کے لیے سماجی تحفظ کے طریقہ کار کو مزید مضبوط کیا جا سکے۔

ان اقدامات سے نمایاں سماجی و معاشی فوائد حاصل ہونے کی توقع ہے۔ زرعی امدادی پروگرام غذائی تحفظ کو مضبوط کریں گے، دیہی آمدنی میں اضافہ کریں گے، اور چھوٹے و بے زمین کسانوں کی مشکلات کو کم کریں گے۔ رہائشی اقدامات کم آمدنی والے خاندانوں کو چھت اور تحفظ فراہم کریں گے جبکہ تعمیراتی شعبے میں معاشی سرگرمیوں کو فروغ دیں گے۔ ایس ایم ای (SME) اور اسٹارٹ اپ امدادی پروگرام انٹرپرینیورشپ کو فروغ دیں گے، نجی سرمایہ کاری کو متحرک کریں گے، اور خاص طور پر نوجوانوں اور خواتین کے لیے روزگار کے مواقع پیدا کریں گے۔ معذور افراد، بیواؤں اور یتیموں کی مدد سے سماجی شمولیت کو فروغ ملے گا اور ضروری خدمات تک رسائی بہتر ہوگی۔

صوبے کے موجودہ معاشی ماحول میں، جہاں بہت سے خاندانوں کو اب بھی مہنگائی اور آمدنی میں محدود اضافے کے اثرات کا سامنا ہے، یہ غریب دوست اقدامات معاشی مشکلات کے خلاف ایک اہم حفاظتی حصار کا کام کرتے ہیں۔ سماجی تحفظ کو روزگار کی بہتری اور معاشی خودمختاری کے ساتھ یکجا کر کے، حکومتِ سندھ ایک زیادہ پائدار، ہمہ گیر اور خوشحال معاشرے کی بنیاد رکھ رہی ہے۔ چنانچہ، یہ غریب دوست پورٹ فولیو محض ایک اخراجاتی پروگرام

نہیں ہے بلکہ یہ سندھ بھر میں انسانی ترقی، غربت میں کمی اور پائیدار معاشی ترقی میں ایک تزویراتی سرمایہ کاری کی نمائندگی کرتا ہے۔

مختلف اداروں کے لیے گرانٹ ان ایڈ

مالی سال 2026-27 کے لیے حکومتِ سندھ کا 'گرانٹ ان ایڈ' پورٹ فولیو سماجی تحفظ، صحت کی دیکھ بھال، تعلیم، مقامی طرزِ حکومت، اعلیٰ تعلیم، آفات کے بعد بحالی اور عوامی خدمات کی فراہمی کے تئیں حکومتی عزم کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ مختص کئے ہوئے وسائل انسانی ترقی اور فلاحی اقدامات پر گہری توجہ کو ظاہر کرتی ہیں جن کا مقصد صوبے بھر کے شہریوں کے معیارِ زندگی کو بہتر بنانا ہے۔

گرانٹس کی شعبہ وار تقسیم

شعبۂ صحت

بڑے ادارے اور پروگرام درج ذیل ہیں:

- نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیو ویسکولر ڈیزیزز (NICVD - قومی ادارہ برائے امراضِ قلب)
- سندھ انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیو ویسکولر ڈیزیزز (SICVD - سندھ ادارہ برائے امراضِ قلب)
- پیپلز پرائمری ہیلتھ انیشی ایٹو (PPHI)
- سندھ انسٹی ٹیوٹ آف یورولوجی اینڈ ٹرانسپلانٹیشن (SIUT)
- پیر عبدالقادر شاہ جیلانی انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز، گمبٹ
- سندھ انسٹی ٹیوٹ آف چائلڈ ہیلتھ اینڈ نیونیٹولوجی (SICHN)
- انڈس ہسپتال
- چائلڈ لائف فاؤنڈیشن
- ٹراما سینٹرز اور ایمبولینس سروسز
- ایکسپینڈڈ پروگرام آن امیونائزیشن (EPI - حفاظتی ٹیکہ جات کا وسیع پروگرام)
- جناح پوسٹ گریجویٹ میڈیکل سینٹر (JPMC - جناح ہسپتال)

مختص وسائل (Allocation)

- **مالی سال 2025-26:** 117.61 بلین روپے
- **مالی سال 2026-27:** 144.75 بلین روپے
- **اضافہ:** 27.14 بلین روپے (23.1 فیصد)

شعبۂ تعلیم (Education Sector)

اسکول ایجوکیشن (School Education)

- مفت درسی کتب (ٹیکسٹ بکس)
- نویں سے بارہویں جماعت (Classes IX-XII) کے لیے رجسٹریشن اور امتحانی فیس کی مد میں امداد
- سندھ ایجوکیشن فاؤنڈیشن (SEF) کے پروگرام
- اسکالرشپس (وظائف)
- دینی مدارس کے لیے گرانٹس

اعلیٰ تعلیم (Higher Education)

- جامعہ کراچی (یونیورسٹی آف کراچی)
- سندھ یونیورسٹی
- این ای ڈی (NED) یونیورسٹی
- مہران یونیورسٹی
- سکھر آئی بی اے (IBA) یونیورسٹی
- ڈاؤ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز
- جناح سندھ میڈیکل یونیورسٹی
- شاہ عبداللطیف یونیورسٹی
- سندھ ایگریکلچر (زرعی) یونیورسٹی اور دیگر

مشترکہ تخصیص (Combined Allocation)

- **مالی سال 2025-26:** 33.39 بلین روپے
- **مالی سال 2026-27:** 58.14 بلین روپے
- **اضافہ:** 24.75 بلین روپے (74 فیصد)

بلدیاتی حکومت اور میونسپل خدمات (Local Government and Municipal Services)

- سندھ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ بورڈ
- کراچی واٹر اینڈ سیوریج کارپوریشن (K-IV پاور کمپوننٹ)
- مقامی اداروں (لوکل باڈیز) کو فنڈز کی منتقلی

تخصیص (Allocation)

- **مالی سال 2025-26:** 193.18 ارب روپے
- **مالی سال 2026-27:** 193.61 ارب روپے

اگرچہ مقامی اداروں کو فنڈز کی منتقلی میں 10 ارب روپے کی کمی آئی ہے، تاہم شہری بنیادی ڈھانچے اور میونسپل خدمات کے لیے خطیر فنڈز فراہم کیے گئے ہیں۔

زراعت اور غریب دوست اقدامات (Agriculture and Pro-Poor Initiatives)

- 'بینظیر ہاری کارڈ پروگرام' کے لیے مالی سال 2026-27 کی مختص رقم: 2.5 ارب روپے

رہائش اور سماجی تحفظ (Housing and Social Protection)

- بینظیر ہاؤسنگ سیل
- غریب خاندانوں کے لیے رہائشی مکانات
- سیلاب سے متاثرہ مکانات کی دوبارہ تعمیر کے لیے مالی سال 2026-27 کی مختص رقم: 5.22 ارب روپے

ڈیزاسٹر مینجمنٹ اور بحالی (Disaster Management and Rehabilitation)

- پرووِنشل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (PDMA)
- سندھ ایمرجنسی ریسکیو سروسز

تخصیص (Allocation)

- **مالی سال 2025-26** 1.98 ارب روپے
- **مالی سال 2026-27** 3.05 ارب روپے
- **اضافہ** 1.06 ارب روپے

خصوصی صلاحیتوں کے حامل افراد - (Persons with Disabilities)

- مخصوص افراد کے لیے انکلوسو سٹی
- غیر سرکاری تنظیموں اور مخصوص افراد کی تنظیموں کے لیے گرانٹس؛ مالی سال 2025-26 کے لیے مختص رقم: 7.35 ارب روپے اور مالی سال 27-2026 کے لیے: 5.95 ارب روپے

فنی اور پیشہ ورانہ تعلیم (Technical and Vocational Education)

- STEVTAاور بینظیر بھٹو شہید ہیومن ریسورس ڈویلپمنٹ بورڈ؛ مالی سال 26-2025 کے لیے مختص رقم: 2.71 ارب روپے اور مالی سال 2026-27 کے لیے: 3.08 ارب روپے

پبلک ٹرانسپورٹ

- الیکٹرک بس پروجیکٹ
- پبلک بس سروسز کے لیے ایندھن کی لاگت میں سبسڈی، دونوں سالوں میں مالی سال 2026-27 کے لیے مختص رقم: 3.33 ارب روپے

سندھ کے عوام کے لیے گرانٹس کی اہمیت

پبلک ہیلتھ کا استحکام

گرانٹس کا سب سے بڑا حصہ صحت کے اداروں کے لیے مختص کیا گیا ہے۔ این آئی سی وی ڈی (NICVD)، ایس آئی یو ٹی (SIUT)، ایس آئی سی وی ڈی (SICVD)، پی پی ایچ آئی (PPHI) اور ایس آئی سی ایچ این (SICHN) کے لیے فنڈنگ دل کے امراض، گردوں کے امراض، کینسر کے علاج، ماں کی صحت اور بچوں کی دیکھ بھال کے لیے مفت یا انتہائی رعایتی علاج کی

مسلسل فراہمی کو یقینی بناتی ہے۔ یہ ادارے بنیادی طور پر ان کم آمدنی والے خاندانوں کی ضروریات پوری کرتے ہیں جو نجی ہسپتالوں کے علاج کا خرچ برداشت نہیں کر سکتے۔

تعلیم تک رسائی میں بہتری

یونیورسٹیوں کے لیے گرانٹس میں اضافہ، مفت درسی کتب، اسکالرشپس اور امتحانی فیس کی مد میں امداد سے تعلیم کی راہ میں حائل مالیاتی رکاوٹیں کم ہوں گی۔ اس طرح کے اقدامات سندھ میں خاص طور پر اہم ہیں جہاں شرحِ خواندگی اور اعلیٰ تعلیم میں شمولیت کی شرح کو مستقل بہتری کی ضرورت ہے۔

مقامی حکومتوں کی معاونت

مقامی اداروں اور بلدیاتی اداروں کو فنڈز کی منتقلی سے ضروری شہری خدمات جیسے کہ سینیٹیشن ، سالڈ ویسٹ مینجمنٹ ، واٹر سپلائی، نکاسیِ آب اور کمیونٹی انفراسٹرکچر کی فراہمی میں سہولت ملتی ہے۔ یہ خدمات براہِ راست عوامی صحت اور شہری پیداواری صلاحیت کو متاثر کرتی ہیں۔

سماجی تحفظ کو فروغ دینا

'بینظیر ہاری کارڈ' اور ہاؤسنگ اسکیمیں کسانوں، غریب خاندانوں اور خطروں ست دوچار افراد کو براہِ راست امداد فراہم کرتی ہیں۔ ایسے اقدامات مہنگائی، ماحولیاتی جھٹکوں اور معاشی مشکلات کے اثرات کو کم کرنے میں مدد کرتے ہیں۔

آفات سے نمٹنے کی تیاریاں :

پی ڈی ایم اے (PDMA) اور ریسکیو سروسز کے فنڈز میں اضافہ صوبے کی سیلاب، خشک سالی اور دیگر ہنگامی حالات سے نمٹنے کی صلاحیت کو مضبوط بناتا ہے، جو کہ ماحولیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے اب تواتر کے ساتھ رونما ہو رہے ہیں۔

روزگار کے مواقع کو وسعت دینا

فنی اور پیشہ ورانہ اداروں کے لیے مالی امداد نوجوانوں کی مہارتوں کو نکھارنے، روزگار کے حصول اور معاشی شمولیت میں اہم کردار ادا کرتی ہے، جس سے بے روزگاری کو کم کرنے میں مدد ملتی ہے۔

ریونیو ایکٹ اصلاحات

جناب اسپیکر،

اب میں خدمات پر سندھ سیلز ٹیکس (Sindh Sales Tax on Services) سے متعلق کچھ اقدامات کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ جیسا کہ یہ معزز ایوان واقف ہے، ہم نے ایکٹ 2011 کے پہلے شیڈول میں استشنا کو واضح کر کے سیلز ٹیکس کے نظام کو پازیٹو لسٹ ٹیرف سے نیگیٹو لسٹ ٹیرف کے نظام میں تبدیل کر دیا تھا۔ اس طرح وہ خدمات جو مذکورہ پہلے شیڈول میں شامل نہیں تھیں ، وہ ٹیکس کی معیاری شرح کے لیے قابلِ ادائیگی بن گئیں، بشرطیکہ ایکٹ کے 'دوسرے شیڈول' کے پارٹ-II میں انہیں کم یا فکسڈ ریٹ کے لیے قابلِ ادائیگی قرار نہ دیا گیا ہو۔ ٹیرف کے اس نظام کے نتیجے میں نہ صرف ٹیکس نیٹ کا دائرہ کار وسیع ہوا ہے بلکہ سروسز کی کلاسیفکیشن کے تنازعات اور قانونی چارہ جوئیوں میں بھی کمی آئی ہے۔طریقہ کار کو سادہ بنانے اور Input tax credit کی سہولت دینے کی غرض سے، چند خدمات کے حوالے سے ٹیکس کی شرح کو Rationalized بنایا گیا ہے۔

ان اقدام سے ٹیکس کی شرحوں کے تضاد کا بھی خاتمہ ہوگا۔ تعلیمی امدادی خدمات (بشمول طلبہ کے لیے تعلیمی مشاورت، ٹیسٹنگ اور تشخیصی خدمات) کو فروغ دینے کے لیے، سیلز ٹیکس کی شرح کو کم کر کے5 فیصد کرنے کی تجویز ہے۔ اسی طرح، پاکستانی ورکرز کی بیرونِ ملک ملازمت کے لیے بھرتی کرنے والے ایجنٹوں کی خدمات پر5 فیصد سیلز ٹیکس کی رعایت کو مزید دو سال کے لیے جاری رکھنے کی تجویز ہے۔ بین الاقوامی امدادی اداروں کے فنڈز سے سندھ میں ہونے والی ترقیاتی سرگرمیوں کو فروغ دینے کے لیے، اس سلسلے میں سیلز ٹیکس میں مخصوص ریلیف دینے کی بھی تجویز ہے۔

ریٹیل کے شعبے میں دستاویزات کی تیاری اور digitalization کو فروغ دینے کے لیے، بیوٹی پارلرز اور سیلونز کی جانب سے پوائنٹ آف سیل (POS) سسٹم کو اپنے ساتھ منسلک کرنا اب سے لازمی قرار دینے کی تجویز ہے، جبکہ ایسی خدمات پر8 فیصد کی کم کردہ شرح سے ٹیکس کا نفاذ برقرار رہے گا۔

جناب اسپیکر،

انشورنس کا شعبہ (خاص طور پر لائف انشورنس، ہیلتھ انشورنس، ری انشورنس اور انشورنس بروکرز) کسی نہ کسی بہانے سندھ سیلز ٹیکس کی ادائیگی سے گریز کرتا رہا ہے۔ انشورنس کمپنیوں نے اس سلسلے میں عدالتوں کے قانونی دائرہ اختیار سے بھی رجوع کیا ہے۔ اس تعطل کو ختم کرنے اور عام عوام تک انشورنس خدمات (خاص طور پر ہیلتھ اور لائف انشورنس) کی رسائی کو آسان بنانے کے لیے، صنعت کے نمائندوں کے ساتھ کامیاب مذاکرات کیے گئے ہیں اور مسائل کے حل کے لیے ایک ایسا فریم ورک تیار کیا گیا ہے جس سے تمام طبقات کے لوگ اس ریلیف سے مستفید ہو سکیں گے، مذکورہ انشورنس سیکٹر ٹیکس قوانین کی تعمیل کرے گا، اپنے عدالتی مقدمات واپس لے گا اور ماضی کے واجبات ادا کرے گا۔ اس کے علاوہ، انشورنس ایجنٹوں اور بروکرز پر ٹیکس کی شرح کو بالترتیب 5 فیصد سے مزید کم کر کے2 فیصد اور 3 فیصد کرنے کی تجویز ہے۔اس سے نہ صرف ایسے ایجنٹوں اور بروکرز کی انشورنس کوششوں کی حوصلہ افزائی ہوگی بلکہ ان کے لیے زیادہ آمدنی بھی حاصل ہوگی۔ انفرادی لائف انشورنس کے سلسلے میں ٹیکس چھوٹ کی حد کو 0.5 ملین روپے کی انشورنس کوریج سے بڑھا کر 3.5 ملین روپے کی کوریج کر کے ایک بڑا ریلیف دینے کی تجویز بھی پیش کی گئی ہے۔

جہاں تک سندھ میں زرعی آمدنی پر ٹیکس کے نفاذ کا تعلق ہے، National fiscal pact کے تحت یہ تجویز ہے کہ ٹیکس ریٹرنز جمع نہ کرانے پر جرمانے کی مقدار کو logical بنایا جائے اور اس میں کمی کی جائے۔ مزید برآں زرعی آمدنی پر سپر ٹیکس کی شرح کے حوالے سے چھوٹ کی حد کو 150 ملین روپے سے بڑھا کر 500 ملین روپے کر کے اور شرح کو بھی10 فیصد سے کم کر کے8 فیصد کر کے بڑا ریلیف دیا جا رہا ہے، تاکہ اسے اس سلسلے میں وفاقی انکم ٹیکس کی شرحوں کے برابر لایا جا سکے۔

مذکورہ بالا اقدامات کو عملی جامہ پہنانے کے لیے، حکومت نے سندھ سیلز ایکٹ، 2011 کے تحت ان اصلاحی تجاویز کو قانونی شکل دینے کے لیے ایک فنانس بل پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس شاندار ماضی کی بنیاد پر، حکومت اپنے ترقیاتی سفر کے اگلے مرحلے کا آغاز کر رہی ہے۔

کیٹی بندر میری ٹائم اینڈ اکنامک کوریڈور

جناب اسپیکر،

تاریخ گواہ ہے کہ عظیم معیشتیں ہمیشہ بندرگاہوں اور تجارتی راستوں کے گرد ہی پروان چڑھی ہیں۔ کیٹی بندر سندھ کو ساحلی ترقی کا ایک بڑا مرکز بنانے کا ایک نادر موقع فراہم کرتا ہے۔ صدر آصف علی زرداری کے وژن کی روشنی میں حکومت اسے مستقبل کے بحری، لاجسٹکس، صنعتی اور توانائی کے مرکز کے طور پر پرکھ رہی ہے۔ ایک Integrated Economic Viability Assessment کے ذریعے بندرگاہ کے بنیادی ڈھانچے، صنعتی زونز، لاجسٹکس، برآمدی صنعتوں اور مواصلاتی راستوں کی منصوبہ بندی کی جائے گی، جس کے رابطے دھابیجی اسپیشل اکنامک زون (SEZ)، تھر کے وسائل اور علاقائی تجارتی راہداریوں سے جوڑے جائیں گے۔ اس کا مقصد ایک ایسا وسیع معاشی ماحول تیار کرنا ہے جو سرمایہ کاری، ملازمتوں اور برآمدات کو فروغ دے، اور سندھ کی معیشت کو اسی طرح بدلنے کی صلاحیت رکھتا ہو جیسے پورٹ قاسم نے پاکستان کے لیے کیا۔ اس بڑے اقدام کے لیے وفاقی حکومت کے تعاون کی بھی توقع ہے۔

سندھ انٹرنیشنل فنانشل سینٹر (SIFC)

جناب اسپیکر،

کراچی طویل عرصے سے پاکستان کا commercial and financial heartرہا ہے۔ یہ ملک کے سب سے بڑے بینکوں، کیپٹل مارکیٹوں، مالیاتی اداروں اور کارپوریٹ ہیڈ کوارٹرز کا مرکز ہے۔ بین الاقوامی تجارت اور سرمایہ کاری کے لیے پاکستان کے دروازے کے طور پرکراچی میں وہ تمام خوبیاں

موجود ہیں جو اسے خطے کا ایک نمایاں مالیاتی مرکز بنانے کے لیے ضروری ہیں۔ اسی تاریخی طاقت کی بنیاد پر، اور پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے جدید منصوبوں کو تیار کرنے میں سندھ کی بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ مہارت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے، مجھے یہ اعلان کرتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے کہ حکومتِ سندھ نے سرمایہ کاری، مالیات، جدت طرازی اور تنازعات کے حل کے لیے ایک عالمی معیار کے پلیٹ فارم کے طور پر 'سندھ انٹرنیشنل فنانشل سینٹر' (SIFC) کے قیام کا عمل شروع کر دیا ہے۔ حکومت اس سینٹر کو ایک ایسے جدید مالیاتی نظام کے طور پر دیکھتی ہے جو ملکی اور بین الاقوامی سرمایہ کاری کو آسان بنائے گا، سرمایہ کاروں کے اعتماد کو مضبوط کرے گا، اور انفراسٹرکچر، توانائی، ہاؤسنگ، ٹیکنالوجی، climatic resilienceک اور صنعتی ترقی کے لیے سرمایہ اکٹھا کرنے میں مدد فراہم کرے گا۔

آنے والے سال کے دوران، حکومت قومی اور بین الاقوامی اسٹیک ہولڈرز، مالیاتی اداروں، سرمایہ کاروں اور ترقیاتی شراکت داروں کے ساتھ مشاورت سے اس فنانشل سینٹر (SIFC) کے قیام کے لیے ضروری قانونی، ریگولیٹری اور ادارہ جاتی بنیادی کام انجام دے گی۔

معزز اسپیکر،

مجوزہ ایس آئی ایف سی (SIFC) کا مقصد کراچی کو انفراسٹرکچر فنانس، اسلامی فنانس، کلائمیٹ فنانس، فنانشل ٹیکنالوجی (فن ٹیک) اور بین الاقوامی تجارتی خدمات کے لیے خطے کے ایک بڑے مرکز کے طور پر پیش کرنا ہے۔ اس اقدام کے تحت جدید تجارتی عدالتوں، بین الاقوامی ثالثی و مفاہمت کی سہولیات، اور سرمایہ کار دوست ریگولیٹری فریم ورکس کے قیام کا جائزہ بھی لیا جائے گا، تاکہ تنازعات کا تیز رفتار حل، تجارتی لین دین میں مینوفیکچرنگ اور شفافیت، اور سرمایہ کاروں کے اعتماد میں اضافہ یقینی بنایا جا سکے۔ اس فنانشل سینٹر کے ذریعے حکومت کا مقصد عالمی سرمائے کو راغب کرنا، اعلیٰ مالیت کے روزگار کے مواقع پیدا کرنا، کراچی کی مسابقتی صلاحیت کو مضبوط بنانا اور پاکستان اور وسیع تر خطے میں سرمایہ کاری اور معاشی ترقی کے دروازے کے طور پر سندھ کے کردار کو مزید تقویت دینا ہے۔

اس Strategic Step اقدام کے کامیاب قیام کے لیے، صوبائی حکومت وفاقی حکومت اور متعلقہ قومی اداروں کے ساتھ مل کر کام کرے گی تاکہ ایک سازگار قانونی، ریگولیٹری اور سرمایہ کاری کا فریم ورک تیار کیا جا سکے۔ اس میں سرمایہ کاروں کی آسان رجسٹریشن، ویزا اور لائسنسنگ کی سہولت، تیز رفتار ریگولیٹری منظوریاں، مسابقتی سرمایہ کاری کی ترغیبات اور سرحد پار سرمائے کے بہاؤ کو آسان بنانے کے طریقہ کار شامل ہوں گے۔
کراچی کے تجارتی کوریڈور کے اندر تین ممکنہ مقامات کی نشان دہی پہلے ہی کی جا چکی ہے، جو ایئرپورٹ، ایم-9 (M-9) موٹروے اور شہر کے کاروباری اضلاع تک بہترین رسائی فراہم کرتے ہیں۔ ایک جامع فزیبلٹی رپورٹ کے ذریعے موزوں ترین مقام کو حتمی شکل دی جائے گی۔ اس وژن کو حقیقت کا روپ دینے کے لیے، بجٹ میں بین الاقوامی سطح پر قابلِ قبول فزیبلٹی اسٹڈی اور نفاذ کے فریم ورک کی تیاری کے لیے فنڈز مختص کر دیے گئے ہیں۔

جناب اسپیکر،

سندھ انٹرنیشنل فنانشل سینٹر محض کوئی رئیل اسٹیٹ یا انفراسٹرکچر کا منصوبہ نہیں ہے۔ یہ کراچی کو خطے کے ابھرتے ہوئے مالیاتی مراکز میں شامل کرنے، عالمی سرمایہ کاری کو راغب کرنے، مالیاتی مارکیٹوں کو وسعت دینے اور آنے والی نسلوں کے لیے نئے مواقع پیدا کرنے کا ایک اسٹریٹجک قدم ہے۔ یہ سندھ کو عالمی سرمائے، عالمی جدت طرازی اور عالمی مواقع سے جوڑنے کے ہمارے عزم کی عکاسی کرتا ہے۔

سندھ گرین ڈیٹا انفرا اسٹرکچر انیشی ایٹو (گرین ڈیٹا بنیادی ڈھانچے کا اقدام)

جناب اسپیکر،

معیشت کو متحرک کرنے والی قوتیں روایتی صنعتوں کے برعکس AI Cloud Computing, اور ڈیجیٹل انفرا اسٹرکچر ہونگی۔دنیا بھر میں حکومتیں Computing Storage اور ڈیجیٹل سروسز میں ہونے والی ترقی کے باعث ڈیٹا مراکز میں بڑے پیمانے پر سرمایہ کاری کر رہی ہیں ۔سندھ مستحکم سولر پو ٹینشیل ($5.5\text{-}6.5kWh/m^2$ /day) جھمپیر ونڈ کوریڈور اور تھر انرجی جیسے منصوبوں کے باعث ایک مضبوط مقام رکھتا ہے ۔میں اس موقع پر قابل تجدید توانائی پارک اور ٹیکنالوجی زونز برائے ڈیٹا مراکز کے لئے Sindh Green Data Infrastructure Initiative کا اعلان کرتا ہوں ۔ اس کے قیام سے Global Tech Firms ، Cloud ،اے آئی کمپنیوں اور ڈیٹا انفرااسٹرکچر ڈیولپرز کو صاف توانائی، ٹرانسمیشن کے شعبوں میں سرمایہ کاری کی تر غیب ملے گی ۔ اس اقدام سے Desalination Plants، صنعتی زونز اور اسپیشل اکنامک زون جیسا کہ سائٹ کراچی ،کورنگی ،پورٹ قاسم ،دھابیجی اور نوری آباد کو زائد توانائی مہیا کرنے مدد ملے گی اور اس سے لاگت میں کمی اور مسابق میں بہتری آئے گی اس کے قیام سے سرمایہ کاری کے لئے مواقع میسر ہونگے ،ہنر مندوں کے لئے روزگار کے مواقعے مہیا ہونگے اور Knowledge –Based معیشت کو سپورٹ ملے گی اور اسلسلے میں گرین انرجی کے استعمال اور سرمایہ کاری کی سہولیات کی فراہمی کے لئے ریگولیٹری اصلاحات کی ضرورت ہے ۔

توانائی کا تحفظ، تجدید پذیر منتقلی اور سولر امپاورمنٹ (شمسی توانائی سے خودمختاری)

جناب اسپیکر،

توانائی معاشی ترقی کا پہیہ چلاتی ہے۔ پاکستان کو کبھی بجلی کی شدید قلت کا سامنا تھا، جس نے صنعت اور سرمایہ کاری کو محدود کر دیا تھا۔ سندھ نے SECMC کے ذریعے تھر کول (تھر کے کوئلے) کو ترقی دے کر اس کا حل نکال لیا، اور ایک غیر فعال وسائل کو توانائی کے بڑے ایسے ذریعے میں تبدیل کر دیا جو اب سستی بجلی فراہم کر رہا ہے اور توانائی کے تحفظ کو بہتر بنا رہا

ہے۔ ٹرانسپورٹ کے اخراجات کو کم کرنے اور کارکردگی کو بڑھانے کے لیے ایک نئے ریلوے لنک کی بھی منصوبہ بندی کی گئی ہے۔

اگرچہ کوئلے نے فوری ضروریات کو پورا کیا، لیکن سندھ اب تجدید پذیر (ماحول دوست) توانائی کی طرف منتقل ہو رہا ہے۔ بہترین سولر پوٹینشل (شمسی صلاحیت) اور جھمپیر ونڈ کوریڈور (ہوائی کوریڈور) کے ساتھ، صوبہ صاف توانائی کو وسعت دے رہا ہے۔ ایک بڑے پروگرام کے تحت کم آمدنی والے خاندانوں کو 275,000 مفت سولر ہوم سسٹمز (گھریلو شمسی نظام) فراہم کیے جائیں گے۔ درمیانی آمدنی والے خاندانوں کے لیے، ایس ای ڈی ایف (SEDF) اور سندھ بینک کے ذریعے رعایتی سولر فنانسنگ اسکیم چھتوں پر سولر پینلز لگانے کی حمایت کرے گی، جس سے اخراجات کم ہوں گے اور صاف توانائی تک رسائی کو فروغ ملے گا۔

Sindh Farmers Agriculture Collectives Initiative

جناب اسپیکر،

سندھ کی خوشحالی کا دارومدار اس کے کسانوں پر ہے، لیکن ان میں سے اکثر کے پاس زمین کے چھوٹے ٹکڑے ہیں اور جدید آلات، فنانس (سرمائے) اور مارکیٹوں تک ان کی رسائی محدود ہے۔ حکومت کسانوں کی زیرِ قیادت زرعی تعاون کے ادارے Farmers –led agriculture collectives قائم کرنے کے لیے ایک تاریخی قانون سازی متعارف کرائے گی، جس سے چھوٹے کسان اپنی زمین کی ملکیت کھوئے بغیر بڑے پیمانے کی کاشتکاری کے فوائد حاصل کر سکیں گے۔ یہ تعاون کے ادارے کسانوں کو مشینری، ٹیکنالوجی، فنانس، اسٹوریج (ذخیرہ اندوزی) اور مارکیٹوں تک مشترکہ رسائی فراہم کریں گے، جبکہ حکومت اس میں ایک سہولت کار کا کردار ادا کرے گی۔

بینکاری کے ادارے اور شراکت دار فنڈز فراہم کریں گے، جس سے یہ گروپ رعایتی قرضوں، لیزنگ (پٹے پر لینے) اور انشورنس کے لیے قابلِ اعتبار (کریڈٹ ورتھی) بن جائیں گے۔ کسان اپنی طلب کے مطابق ماڈل کے تحت خود اپنی ضرورت کی کھاد، بیج اور خدمات کا انتخاب کریں گے۔ یہ اصلاحات جدید مشینری، آبپاشی، سولر پمپس اور اسٹوریج تک رسائی کو وسعت دیں گی، جس سے پیداواری صلاحیت، Resilience اور دیہی آمدنی میں بہتری آئے گی، اور سندھ کی Fragmented Farming ایک منظم، جدید زراعت میں تبدیل ہو جائے گی۔

انٹیگریٹڈ ویسٹ ٹو ویلیو اینڈ سرکولر اکانومی پروگرام (کچرے سے کارآمد اشیاء کی تیاری اور سرکولر اکانومی کا مربوط پروگرام)

جناب اسپیکر،

تیزی سے بڑھتی ہوئی اربنائزیشن (شہری آبادی) ویسٹ مینجمنٹ کی ضرورت کو بڑھا رہی ہے۔ سندھ پہلے ہی بلدیاتی کچرے کے نظام میں سرمایہ کاری کر چکا ہے اور اب پی پی پی (PPP) موڈ کے تحت ایک نیا Integrated Waste to value program شروع کرنے کی منصوبہ بندی کر رہا ہے۔ یہ صرف کچرا جمع کرنے کے بجائے اس کی سائنسی پروسیسنگ کی طرف منتقل ہوگا، جس میں 'ریفیوز ڈیرائیوڈ فیول' (RDF - کچرے سے بننے والا ایندھن) کی تیاری، ری سائیکلنگ اور لینڈ فل گیس کو محفوظ کرنا شامل ہے۔ اس سے زہریلی گیسوں کے اخراج میں کمی آئے گی، Climatic Resilience بہتر ہوگی اور Economic value پیدا ہوگی۔ یہ اقدام کاربن کریڈٹس، RDF کی فروخت اور ری سائیکلنگ کے ذریعے آمدنی پیدا کرے گا، جبکہ سرکولر اکانومی اور ماحول دوست (گرین) ملازمتوں کو فروغ دے گا۔ یہ کچرے کو ایک کارآمد واثاثے میں تبدیل کر دے گا، جس سے شہر زیادہ صاف ستھرے اور پائیدار بنیں گے۔ دیگر اصلاحات کے ساتھ مل کر—جیسے تجارت کے لیے کیٹی بندر، فنانس کے لیے ایس آئی ایف سی (SIFC)، گرین ڈیٹا انفراسٹرکچر، تجدید پذیر توانائی، زرعی تعاون کے ادارے اور ویسٹ ٹو ویلیو سسٹمز—سندھ سب کی شمولیت پر مبنی، سرمایہ کاری سے لیس اور پائیدار معاشی ترقی کے ایک نئے مرحلے میں داخل ہو رہا ہے۔

ریلیف اقدامات (Relief Measures)

تنخواہ اور الاؤنسز (Pay and Allowances)

پاکستان کے باقی حصوں کی طرح، سندھ میں بھی سرکاری ملازمین کا تنخواہوں کا ڈھانچہ اس وقت بڑھتی ہوئی مہنگائی، یوٹیلیٹی بلوں (بجلی، گیس وغیرہ) کے اخراجات میں اضافے اور مجموعی معاشی سست روی کی وجہ سے شدید دباؤ میں ہے۔ حکومتِ سندھ نے مختلف پے اسکیل کیٹیگریز کے لیے تنخواہوں میں اضافے کی تجویز پیش کی ہے:

گریڈ 1 سے 16 (BS-1 to BS-16) کے ملازمین کی تنخواہ میں ______ فیصد اضافہ۔

گریڈ 17 اور اس سے اوپر (BS-17 and above) کے ملازمین کی تنخواہ میں____ فیصد اضافہ۔

مزدوروں کے لیے کم از کم اجرت (Minimum Wages for Workers)

حکومتِ سندھ نے سندھ میں مزدوروں کے لیے کم از کم اجرت________ روپے تجویز کی ہے۔

اختتامیہ (Conclusion)

جناب اسپیکر،

مالی سال 2026-27 کا یہ بجٹ ایک ایسے وقت میں پیش کیا گیا ہے جب ہمارا صوبہ، دنیا کے بیشتر حصوں کی طرح، معاشی غیر یقینی، بڑھتی ہوئی مہنگائی، جغرافیائی و سیاسی تناؤ (geopolitical tensions) اور عالمی مارکیٹ میں ایندھن کی قیمتوں میں مسلسل اضافے کے اثرات جیسے دور سے گزر رہا ہے۔ ان چیلنجوں نے ناگزیر طور پر ہمارے مالیاتی وسائل اور ہمارے شہریوں کی زندگیوں پر دباؤ ڈالا ہے۔

ان مشکل حالات کے باوجود، حکومتِ سندھ نے مالیاتی نظم و نسق اور عوامی بہبود کے درمیان توازن برقرار رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے۔ یہ بجٹ کمزور طبقات کے تحفظ، ضروری عوامی خدمات کو برقرار رکھنے، اور ایسی ترقی میں سرمایہ کاری جاری رکھنے کے ہمارے عزم کی عکاسی کرتا ہے جو طویل المدتی استحکام اور ترقی کی بنیاد رکھتی ہے۔

سب سے بڑھ کر، یہ بجٹ تین بنیادی عزموں پر استوار ہے: ایک بہتر مستقبل کی امید، ہمہ گیر ترقی کے لیے اقدامات، اور شفافیت و ذمہ داری کے ذریعے عوام کا اعتماد۔ ہم اپنے لوگوں کے معیارِ زندگی کو بہتر بنانے اور صوبے کو زیادہ لچک اور خوشحالی کی طرف لے جانے کے لیے مضبوطی سے پرعزم ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں میں برکت عطا فرمائے، ہمیں نظم و نسق (گورننس) میں حکمت عطا کرے، اور سندھ اور پاکستان کے عوام کی زندگیوں میں آسانی، استحکام اور بہتری لائے۔

آپ کا شکریہ!

سندھ سدا آباد – پاکستان پائندہ باد

www.finance.gos.pk

Printed at Sindh Govt, Press Karachi